UNIVERSAL LIBRARY
OU_222593
UNIVERSAL LIBRARY

ان من الشعر لحکمۃ

بلبل ہندوستان استاد نظام دکن جناب نواب مرزا خان صاحب داغ دہلوی

# دیوان داغ

معروف بہ

# انتخاب داغ

حسب فرمایش و باہتمام نور احمد مالک مطبع

محمدی تیغ بہادر لکھنؤ میں چھپا

٢ ٣١٣٦
CHECKED. 1951
Checked 1969.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برنگ بوئے گل ہے ہر نفس یاد الٰہی مین
قیامت تک بھریگی دم نسیم صبحدم میرا

سلامت منزل مقصود تک اللہ پونہچادے
مجھے آنکھیں دکھاتا ہے ہر اک نقش قدم میرا

ہمین سے دائیان عشق کو تفریح ہوتی ہے
بہت چھانا ہوا ہے باغ فردوس و ارم میرا

الٰہی کعبہ تسلیم مین یون باریابی ہو
بڑھے لبیک کہکر پیشتر سب سے قدم میرا

مجھے آباد کرتا ہے مجھے برباد کرتا ہے
خدایا دین و دنیا مین کرم تیرا ستم میرا

تری بندہ نوازی ہفت کشور بخش دیتی ہے
جو تو میرا جہان میرا عرب میرا عجم میرا

الٰہی نقش ہو کلمہ رسول اللہ کا دل پر
چلے کونین مین نام محمد سے درم میرا

جلونگا حشر تک ای داغ مین سوز محبت سے
نہ دیگی ساتھ تا روز جزا شمع حرم میرا

اسد رے مرتبہ مرے عجز و نیاز کا
گویا جواب ہے یہ تحت سر کبر و ناز کا

یوسف کو چاہ مین تو مسیحا کو چرخ پر
عالم دکھا دیا ہے نشیب و فراز کا

ہجا نہ کیونکر اوسکی غلامی سی فخر ہو
محمود ایک بردہ ہو جس کے ایاز کا

کونین جسکے ناز سے چکرا رہے ہین داغ
مین ہون نیازمند اوسی بے نیاز کا

تو جو اللہ کا محبوب ہوا خوب ہوا
یا نبی خوب ہوا خوب ہوا خوب ہوا

شب معراج یہ کہتے تھے فرشتے باہم
سخن طالب و مطلوب ہوا خوب ہوا

حشر مین امت عاصی کا ٹھکانا ہی نہ تھا
بخشوانا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا

تھا سبھی پیش نظر معرکہ کرب و بلا
صبر مین ثانی ایوب ہوا خوب ہوا

داغ ہی روز قیامت مری شرم اوسکے ہاتھ
مین گناہون سے جو محجوب ہوا خوب ہوا

دونون جہان مین لوبی محسد ہے عطر بیز
کونین مین ہی رنگ فقط ایک پھول کا

طاعت خدا کی اور اطاعت رسول کی
یہ ہے طریق دولت دین کے حصول کا

یہ داغ ہے صحابہ عظام کا مطیع
یہ داغ جان نثار ہے آل رسول کا

یہان بھی تو وہان بھی تو زمین تیری فلک تیرا
کہین ہم نے پتا پایا نہ ہرگز آج تک تیرا

صفات و ذات مین یکتا ہے تو ای واحد مطلق
نہ کوئی تیرا ثانی ہے نہ کوئی مشترک تیرا

جمال احمد و یوسف کو رونق تو نے بخشی ہے
ملاحت تجھسے شیرین حسن شیرین مین نمک تیرا

ترے فیض و کرم سے نور و نار آپس مین یکدل ہین
ثنا گر یک زبان ہر ایک ہے جن و ملک تیرا

کسی کو کیا خبر کیون خیر و شر پیدا کیے تو نے
کہ جو کچھ ہے خدائی مین وہ ہے لاریب و شک تیرا

نہ جلتا طور کیونکر کس طرح موسی نہ غش کھاتا
کہان یہ تاب و طاقت جلوہ دیکھے مردمک تیرا

دعا یہ ہے کہ وقت مرگ اوس کی مشکل آسان ہو
زبان پر داغ کی نام آئے یارب یک بیک تیرا

بیخود رہے وصال مین بیہوش ہجر مین
کیا جانے مجھسے کب وہ ملا کب جدا ہوا

جس سے کیا تپاک اوسی نے کیا ہلاک
جو آشنا ہوا وہی نا آشنا ہوا

آباد کس قدر ہے الٰہی عدم کی راہ
ہر دم مسافرون کا ہے تانتا لگا ہوا

ای کاش میرے تیرے لیے کل یہ حکم ہو
لیجاؤ ان کو خلد مین جو کچھ ہوا ہوا

کس کس طرح سے اوس کو جلاتے ہین رات دن
وہ جانتے ہین داغ سے ہم پر مٹا ہوا

اتنا تو بتادے مجھے اے ناصح مشفق
دیکھا ہے کہ اوس مہ لقا کو نہین دیکھا

ایسی نظر شوخ مین تمکین نہین دیکھی
اس طرح تغافل مین حیا کو نہین دیکھا

یا اوسکو رہی خاک نشینون ہی کدورت
اپنے بھی تو نقش کف پا کو نہین دیکھا

جب داغ کو ڈھونڈھا کسی تنہائی مین پایا
گھر مین کبھی اوس مرد خدا کو نہین دیکھا

زبان ہلا دو تو ہو جاے فیصلہ دل کا
اب آچکا ہے لبون پر معاملہ دل کا

خدا کی واسطے کر تو معاملہ دل کا
کہ گھر کے گھر ہی مین ہو جای فیصلہ دل کا

اگرچہ جان پہ بن بن گئی محبت مین
کسی کی منہ پہ نہ رکھا کبھی گلہ دل کا

کچھ اور بھی تجھے اے داغ بات آتی ہے
وہی بتون کی شکایت وہی گلہ دل کا

اوس بزم مین شریک تو جا پائیگا
مین جاؤنگا اگر مرا سایہ نہ جائیگا

دل لیکی اوس کی بزم مین جایا نہ جائیگا
یہ مدعی بغل مین چھپایا نہ جائیگا

ای حشر امتیاز کہ ہم ہین شہید ناز
مُردون کی طرح ہمکو اوٹھایا نہ جائیگا

دل کیا ملاؤگے کہ ہمین ہو گیا یقین
تم سے تو خاک مین بھی ملایا نہ جائیگا

ای داغ تجھکو رزق کی خواہش ہی غیر سے
اتنا یہ غم کھلائیگا کھایا نہ جائے گا

کہے مجھے کو سین بلا سے گالیان دین — اگر وہ نام لین ہر بار میرا
کہونگا حشر مین یہ کون مین کون — سزا دیجائیے گا انکار میرا
خدا سے حشر کے دن وہ پکارے — کہان ہے طالب دیدار میرا
قیامت ہے سُنے وہ سر جھکائے — خدا کے سامنے اظہار میرا

مجھے تم جانتے ہو داغ مین ہون
کہین جاتا ہے خالی وار میرا

کوئی تجھ پر بے غرض مرتا نہین — جانفشانی کا مزا جاتا رہا
آپ وہ اپنے نگہبان بن گئے — پاسبانی کا مزا جاتا رہا
دوسرا کوئی نہ تجھسا بن سکا — نقش ثانی کا مزا جاتا رہا
نامہ بر نے طے کیے سارے پیام — منہ زبانی کا مزا جاتا رہا

داغ ہی کے دم سے تھا لطف سخن
خوش بیانی کا مزا جاتا رہا

دیکھو جو مسکرا کے تم آغوش نقش پا — گستاخیان کرے لب خاموش نقش پا
پائی مری سراغ سی دشمن نی راہ دوست — ای بیخودی مجھے نہ رہا ہوش نقش پا
مین خاکسار عشق ہون آگاہ راز عشق — میری زبان سی حال سُنی گوش نقش پا

آئے بھی وہ چلے بھی گئے میری راہ سے — مین نامراد والہ و مدہوش نقش پا
یہ کون میرے کوچے سے چھپکر نکل گیا — خالی نہین ہی فتنون سی آغوش نقش پا

یہ داغ کی تو خاک نہین کوی یار مین
اک تشنۂ وصال ہے آغوش نقش پا

یہ بات ہے بہار چمن ہی کی واسطے — آیا نہین پلٹ کے زمانہ شباب کا
مین اک سوال کرکے پشیمان ہوگیا — لچھا بندھا ہوا ہے ہزارون جواب کا
جب مین کرون سوال تو کہتے ہو چپ رہو — کیا بات ہی جواب نہین اس جواب کا

ای زلف یار وجہ بھی کچھ پیچ و تاب کی
ای چشم یار کوئی سبب ہے عتاب کا

آج راہی جہان سے داغ ہوا — خانۂ عشق بے چراغ ہوا
ایسی کیا بو سنگھا گئی لتکو — ہمسے جو اس قدر دماغ ہوا
کیا اثر ہے کہ غنچۂ تصویر — اوس کے ہنسنے سے باغ باغ ہوا
آسمان گر گیا نظر سے مری — عرش پر جب مرا دماغ ہوا

بعد اوستاد ذوق کے کیا کیا
شہرت افزا کلام داغ ہوا

آخر کو عشق کفر سے ایمان ہو گیا
مین بُت پرستیون سے مسلمان ہو گیا

مے تو حلال ہی جو پیے ڈھب سے بادہ نوش
مین توبہ کر کے اور پشیمان ہو گیا

رندان بے ریا کی ہی صحبت کسی نصیب
زاہد بھی ہم مین بیٹھ کے انسان ہو گیا

امید ہے کہ بہرِ عیادت وہ آئین گے
آزار میری جان کو ارمان ہو گیا

لو ای بُتو سنو کہ وہ داغ صنم پرست
مسجد مین جا کے آج مسلمان ہو گیا

تجھے نامہ بر قسم ہے یہین دن سے رات کرنا
کوئی ایک بات پوچھے تو ہزار بات کرنا

نہین اور خوف قاصد مگر ایک بات کرنا
جو رقیب بھی وہان ہو بہت التفات کرنا

ہین گلشنِ جہان مین یہی داغ آخری ہے
ادی باغبان کو واپس ثمرِ حیات کرنا

وہ کریم کیا نہین ہی وہ رحیم کیا نہین ہے
کبھی داغ بھول کر بھی نہ غم نجات کرنا

چھپ رہین گے حیا سے وہ کب تک
قصد الزام سے تو آئے گا

دل کا آنا ہے کام سے جانا
جائے گا کام سے تو آئے گا

کبھی اپنا بھی روز خوش ای داغ
دورِ ایام سے تو آئے گا

ستم ہی کرنا جفا ہی کرنا نگاہِ اُلفت کبھی نہ کرنا
تمھین قسم ہے ہمارے سر کی ہمارے حق مین کمی نہ کرنا

ہماری میت پہ تم جو آنا تو چار آنسو گرا کے جانا
ذرا رہے پاس آبرو بھی کہین ہماری ہنسی نہ کرنا

کہان کا آنا کہان کا جانا وہ جانتے ہی نہین یہ رسمین
وہان ہے وعدے کی بھی یہ صورت کبھی تو کرنا کبھی نہ کرنا

لیے تو چلتے ہین حضرتِ دل تمھین بھی اوس انجمن مین لیکن
ہمارے پہلو مین بیٹھکر تم ہمین سے پہلو تہی نہ کرنا

نہین ہی کچھ قتل ان کا آسان یہ سخت جان ہین بڑی بلا کے
قضا کو پہلے شریک کرنا یہ کام اپنی خوشی نہ کرنا

ہلاک اندازِ وصل کرنا کہ پردہ رہجائے کچھ ہمارا
غمِ جدائی مین خاک کرکے کہین عدو کی خوشی نہ کرنا

مری تو ہے بات زہر اونکو وہ اونکے مطلب ہی کی نہ کیون ہو
کہ اون سے جو التجا سے کہنا غضب ہے اونکو وہی نہ کرنا

ہوا اگر شوق آئینے سے تو رُخ رہے راستی کی جانب

شال عارض صفائی رکھنا برنگ کاکل کبھی نہ کرنا
وہ ہے ہمارا طریق الفت کہ دشمنون سے بھی مل کے چلنا
یہ ایک شیوہ ترا ستمگر کہ دوست سے دوستی نہ کرنا
ہم ایک رستہ گلی کا اوسکی دکھاکے دل کو ہوئے پشیمان
یہ حضرتِ خضر کو جتادو کسی کی تم رہبری نہ کرنا
بیان دردِ فراق کیسا کہ ہے وہان اپنی یہ حقیقت
جو بات کرنی تو نالہ کرنا نہین تو وہ بھی کبھی نہ کرنا
مدار ہے ناصحو تمھین پر تمام اب اوسکی منصفی کا
ذرا تو کہنا خدا لگی بھی فقط سخن پروری نہ کرنا

روئے ہم پاس مین اس رنگ کا رونا کیسا
پانی ہو ہو کے بہا خون تمنا کیسا
بخش دی اوس بتِ سفاک کو ای داورِ حشر
خون ہی مجھ مین نہ تھا خون کا دعوی کیسا
ڈھونڈھتے پھرتی ہو بازار مین کیا ہم دینگے
مفت ہاتھ آئے تو فرماؤ وہ سودا کیسا
ڈوبتے ہین عرق شرم مین غیرت والے
ڈوب مرنے ہی پہ جب آئے تو دریا کیسا
تیرے قربان کوئی دم ہی تکرار رہے
دل ہمارا ہے ہمارا ہے تمھارا کیسا
قیس و فرہاد کے قصے تو سنا کرتے ہو
داد دو اسکی کہ ہمنے تمھین چاہا کیسا

ہم حقیقت مین سمجھتی ہین اسی تکیہ کلام ۔ آپ دل لیکی کہے جائیے کیسا کیسا

مجھکو یہ شکوہ کہ اقرار وفا جھوٹا تھا ۔ اون کو یہ ناز کیا ہم نے یہ وعدہ کیسا

مجھسے بھی دل نہ لیا غیر کی بھی جان نہ لی ۔ آگیا ہے تمھین یہ اپنا پرایا کیسا

غیر کا ذکرِ وفا اور ہمارے آگے

داغ اس بات سے جلتا ہے کلیجا کیسا

بُرا ہے شاد کو ناشاد کرنا ۔ سمجھکر سوچ کر بیداد کرنا

غمِ دنیا و دین مین مبتلا ہون ۔ مرے مولا مری امداد کرنا

چھپانا رازِ وصل احباب سے داغ

پھر ارمان مبارکباد کرنا

تو ہی اپنے ہاتھ سی جب دلربا جاتا رہا ۔ دل کی بھی پروا نہین جاتا رہا جاتا رہا

جس توقع پر تھی اپنی زندگی وہ مٹ گئی ۔ جو بھروسا تھا ہمین وہ آسرا جاتا رہا

مینے دیکھا اونکی زلفون کو تو فرمانی لگے ۔ آپکا دل کھل پڑا گم ہو گیا جاتا رہا

مرگ دشمن کا زیادہ تمسے ہی مجھکو ملال ۔ دشمنی کا لطف شکوون کا مزا جاتا رہا

دیکھو دیکھو مجھپہ برساتے رہو تیرِ نگاہ ۔ صید جس دم آنکھ ہی اوجھل ہوا جاتا رہا

کس قدر اونکو فراقِ غیر کا افسوس ہے ۔ ہاتھ ملتے ملتے سب رنگ حنا جاتا رہا

اب کئی دن سے وہ رسم وراہ بھی موقوف ہے
ورنہ برسون نامہ برآتا رہا جاتا رہا

اے نزاکت ترے قربان کہ وقت رخصت
وہ کہین ہم سے کہ گھر تک نہین جایا جاتا

فتنہ سازی مرے دل کی بھی قیامت ہوتی
گر ترے کوچے کی مٹی سے بنایا جاتا

بلا سے جو دشمن ہوا ہے کسی کا
وہ کافر صنم کیا خدا ہے کسی کا

دعا مانگ لو تم بھی اپنی زبان سے
کہ پورا ہو جو مدعا ہے کسیکا

ادھر آ کلیجے سے تجھکو لگا لون
تجھی پر تو دل آگیا ہے کسیکا

کسی کی تپش مین خوشی ہے کسی کی
کسی کی خلش مین مزا ہے کسیکا

ذرا ڈال دو اپنی زلفون کا سایہ
مقدر بہت نارسا ہے کسیکا

مری بزم مین آکے وہ پوچھتے ہین
برا حال ہم نے سنا ہے کسیکا

ستم ہی کیے جاؤ ہم بھی ہین حاضر
ہمین حوصلہ دیکھنا ہے کسیکا

بچے جان کس طرح تیری ادا سے
قضا پر کہین بس چلا ہے کسیکا

مری التجا پر بگڑ کر وہ بولے
نہین مانتے اسمین کیا ہے کسیکا

سنا کرتے ہین چھیڑ کر گالیان ہم
وگرنہ کوئی سر پھرا ہے کسیکا

بظاہر نہ جانے ۔ نہ جانے نہ جانے
تجھے داغ دل جانتا ہے کسیکا

دل کوتا کا تو سری جان جگر چھوڑ دیا
اس طرف بھی نہ کوئی تیر نظر چھوڑ دیا

کیا نزاکت کی شکایت ہی غنیمت جانو
ہمنے لپٹا کے گلے وقت سحر چھوڑ دیا

داغ وارفتہ طبیعت کا ٹھکانا کیا ہے
خانہ برباد نے مدت ہوئی گھر چھوڑ دیا

جو تونی ہوش سنبھالا جہان شعور آیا
بڑے دماغ بڑے ناز سے غرور آیا

ادھر سے حیا ادھر آئی اودھر غرور آیا
مرے جنازے کے ہمراہ دور دور آیا

جہان مین لاکھ حسین ہون تو انکو رشک نہین
قیامت آگئی جسوقت نام حور آیا

عدو کو دیکھکے آنکھون مین اپنی خون اترا
وہ سمجھے بادۂ گل رنگ کا سرور آیا

قسم بھی وہ کبھی قرآن کی نہین کھاتی
یہ رشک ہی اونھین کیون اسمین ذکر حور آیا

کہا جب اوسنے تہ تیغ کون آتا ہے
پکار اوٹھا دل مشتاق وناصبور آیا

لگاوٹین ہین تجلی کی یہ تو ای موسی
کہ سرمہ بنکے جو آنکھون مین کوہ طور آیا

الٰہی اشک مصیبت کی آبرو رکھنا
یہ بیکسی مین برے وقت پر ضرور آیا

شہید ناز بھی عاشق مزاج بھی مین ہون
اسی لیے ملک الموت بنکے حور آیا

ایسا جانا مری روٹھ کے جانا تیرا
ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا

تو جو ائی زلف پریشان رہا کرتی ہی
کسکے اجڑے ہوئے دل مین ہی ٹھکانا تیرا

اپنی آنکھون مین ابھی کوندھ گئی بجلی سی
ھم نہ سمجھے کہ یہ آنا ہے کہ جانا تیرا

کیا لطف ستم یون وہ نہین حاصل نہین ہوتا
غنچے کو وہ ملتے ہین اگر دل نہین ہوتا

انکار رہا خواب مین بھی وصل سی اوسکو
معشوق کسی حال مین غافل نہین ہوتا

ایسا تو نہو حشر مین تکرار کی ٹھیرے
تو اپنی خطا پر کبھی قائل نہین ہوتا

غمزہ بھی ہو سفاک نگاہین بھی ہون خونریز
تلوار کے باندھے سے تو قاتل نہین ہوتا

انکار تو کرتے ہو مگر یہ بھی سمجھ لو
بے وجہ کسی سے کوئی سائل نہین ہوتا

مزہ ہر ایک کو تازہ ملا ہی عشق جانان کا
نگہ کو دید کا لب کو فغان کا دل کو ارمان کا

نہین معلوم اک مدت سی قاصد حال کچھ ونکا
مزاج اچھا تو ہی یا دشمن بخیر اوس آفت جان کا

یہ کیا ہی آج غیرون سی مری تعریف ہوتی ہی
یہ کیا ہی خود بیان ہوتا ہی اپنی جو نہان کا

فلک پردہ بنا اہل زمین کی پردہ پوشی کو
مگر اس دشمن جان نے کسی کا عیب ڈھانکا

اپنا کر اپنا دیوانہ الگ نیچ کر چلے جانا
ترے دامن سی لینا ہی ہمین بدلہ گریبان کا

کسی کی شرم آلودہ نگاہو نمین یہ شوخی ہی — اسے دیکھا اوسے دیکھا ادھر کا اودھر اچھالا

تری آتش بیانی **داغ** روشن ہی زمانے پر
پگھل جاتا ہے مثل شمع دل ہر اک سخندان کا

سر محفل مجھی سی تجھکو ظالم پردہ کرنا تھا — پھر اوس پر یہ قیامت غیر کی دامن سی منھ ڈھکنا

بہت آنکھین ہین فرش راہ چلنا دیکھکر ظالم — کف نازک مین کانٹا چبھ نہ جائی کوئی مژگان کا

رہی وہ کی ہماری دل ہی دل مین گفتگو جبتک — مزا آتا رہا کیا کیا شکایتہاے پنہان کا

ہمارے داغ عصیان **داغ** کیا کیا رنگ لائینگے
گمان گذریگا دوزخ پر بھی جنت کے گلستان کا

محبت مین کری کیا کچھ کسی سی ہو نہین سکتا — مرا مرنا بھی تو میری خوشی سی ہو نہین سکتا

کیا ہی وعدۂ فردا انھون نی دیکھیے کیا ہو — یہان صبر و تحمل آج ہی سے ہو نہین سکتا

چمن مین ناز بلبل نی کیا جب اپنی نالی پر — چٹک کر غنچہ بولا کیا کسی سی ہو نہین سکتا

نہ رونا ہے طریقے کا نہ ہنسنا ہے سلیقے کا — پریشانی مین کوئی کام جی سی ہو نہین سکتا

ہوا ہون اس قدر محجوب عرض مدعا کرکے — کہ اب تو عذر بھی شرمندگی سی ہو نہین سکتا

خدا جب دوست ہی ای **داغ** کیا دشمن سی اندیشہ
ہمارا کچھ کسیکی دشمنی سے ہو نہین سکتا

وہ بُت کری خدائی کی باتین خدا کی شان
جو حرف پڑھ سکے نہ کلام مجید کا

زاہد کمال پیر مغان تجھسے کیا کہون
مُرشد وہان خطاب ہے ادنے مُرید کا

اس دل کا کوئی نقش وفا مین نہین جواب
بیٹھا ہوا ہے سکہ ترے زر خرید کا

کشش تھی حسن جانان کی کہ اوسکی بزم مین
شمع کے نزدیک شب کو کوئی پروانہ تھا

ستے کیا شکوہ کہ دل بھی دشمن جان ہوگیا
یہ تو اپنا دوست ہی تھا کوئی بیگانہ تھا

تم تو اوسکو پیچ مین سو سو طرح لائے مگر
مفت دیتا دل تمھین داغ ایسا دیوانہ نہ تھا

تھی نہ تاب ستم تو حضرتِ دل
عاشقی کو سلام کرنا تھا

کیون کیا غیر پر ستم تو نے
یہ ہمین پر تمام کرنا تھا

داغ مہمان سرائے دنیا مین
او جینسکے قیام کرنا تھا

بلا سے اضطراب درد ہی بن کر ٹھہر رہنا
کسی صورت سی تم رہنا مری دل مین مگر رہنا

بُرائی او بھلائی جبکہ تیری ہاتھ ہے اپنی
تو چھوڑا ہمنے رہنی آج سے تقدیر پر رہنا

گذاری مینے ساری رات یہ کہکر وہ آئے
ذرا ای چشم تر تھمنا ذرا ای دل جگر رہنا

تجھی وہ جانکر بیخود کہینگی غیر سے دل کی
خبردار ای دل وسکی بزم مین تو بیخبر رہنا

ڈرو اللہ سے اے داغ دیکھو ہوش مین آؤ
بتون کی یاد مین غافل خدا سے اس قدر رہنا

تری خرام سے برپا ہے شور و شر کیسا
اوٹھا یہ فتنہ قیامت سے پیشتر کیسا

سنبھل سنبھل کے بگڑتا ہے کچھ دل بیتاب
الٰہی آج یہ صدمہ ہے جان پر کیسا

یقین تھا کہ بس مرگ چین آئیگا
قرار اس دل بیتاب کو مگر کیسا

نکل سکی نہ مرے منھ سے آہ بھی پوری
اثر کی کس کو توقع ہی یان اثر کیسا

ہم اپنے دل کی حقیقت تمھین سے پوچھتے ہین
اب اسکا حال ہی کیا۔ تھا یہ پیشتر کیسا

کمال عشق ہے اے داغ محو ہوجانا
مجھے خبر ہی نہین نفع کیا ضرر کیسا

پیکان یار سینے سے کیونکر نکال دون
یہ ہے خدا کی دین کہ دل دوسرا دیا

تا حشر منکرین قیامت نہ مانتے
تجھکو بنا کے اوسکا نمونہ دکھا دیا

سمجھینگے خوب اوس بت نا آشنا سے داغ
گر ایک بار اور خدا نے دکھا دیا

نہ آیا نامہ بر ابتک گیا تھا کل۔ اب آیا
الٰہی کیا ستم ٹوٹا خدا یا کیا غضب آیا

غضب ہے جن پہ دل آئے کہیں انجان بنکر وہ
کہاں آیا کدھر آیا یہ کیون آیا یہ کب آیا

بسر کیونکر کرینگے خلد مین ہم واعظ نادان
ہمارے جد امجد کو نہ وان رہنے کا ڈھب آیا

گیا جب داغ مقتل مین کہا خوش ہو کے قاتل نے
مرا آفت نصیب آیا مرا ایذا طلب آیا

دل نے مجھے تڑپایا آنکھون نے کیا سودا
اپنون سے ہوا یہ کچھ بیگانون سے کیا ہوتا

غیرونکی شکایت پر فرقت کی حکایت کیون
گر تم نہ خفا ہوتے تو کون خفا ہوتا

تھا غیر بھی ساتھ اونکے کترا کے گئے مجھسے
یہ خیر ہوئی ورنہ جھگڑا ہی ہوا ہوتا

محفل مین سنایا تھا افسانۂ غم مین نے
الزام یہ رکھا ہے خلوت مین کہا ہوتا

انکار میکشی نے عجب کیا مزا دیا
سینے پہ چڑھکے اوس نے خم مے پلا دیا

جو کچھ ہو۔ اب تو دل تجھے اے بیوفا دیا
تقدیر نے بگاڑ دیا یا بنا دیا

احسان مانتا ہون ستمہائے غیر کا
بگڑا ہوا مزاج تمہارا بنا دیا

بخشا گیا جو داغ سیہ کار دیکھنا
جنت کبھی آگ لگا دی جلا دیا

جال زلف سیاہ نے مارا
تیر کافر نگاہ نے مارا

کھا گیا مغز ناصح نادان — مجھکو اس خیرخواہ نے مارا

ضبط کر درد عشق کو آئی دل — اس تری آہ آہ نے مارا

خوش ہی کافر بھی اوسکی حسرت پر — ہای اس اشتباہ نے مارا

دیکھا اے داغ - اہلِ دنیا کو
ہوسِ عزوجاہ نے مارا

عاشقی سخت تر مصیبت ہے — ہمکو یہ کام عمر بھر مین پڑا

گر نہین تھا کوئی جبین فرسا — کیون نشان تیری سنگِ در مین پڑا

جلوہ گر دل ادھر اودھر رخسار — فرق اونکی تری نظر مین پڑا

جب چلا داغ کوے قاتل کو
ایک کہرام اوسکے گھر مین پڑا

دل پُر اضطراب نے مارا — اسی خانہ خراب نے مارا

میری آنکھون سے ہے عیان پس مرگ — نرگسِ نیم خواب نے مارا

یاد کرتے ہو غیر کے اشعار — ہاے اس انتخاب نے مارا

دل لگاوٹ نے کردیا بسمل — اور بھی اجتناب نے مارا

مجھکو بیتاب دیکھکر بولے — آپ کے اضطراب نے مارا

دیکھکر جلوہ غش ہوئے موسیٰ
داغ مجھکو حجاب نے مارا

گر ذوقِ سیر ہی کچھ تو دیکھ میرے دل کو
یہ بھی ہے اک نمونہ جامِ جہان نما کا

گا ہے فلک پہ پھینکا گاہی زمین پہ ٹپکا
مشتِ غبار اپنا بازیچہ ہے صبا کا

جس راہ سے وہ گذرے ڈالی بنای محشر
فتنہ بنا نگہبان ہر چشمِ نقشِ پا کا

اس پردہ نے تمھارا نام اور بھی نکالا
یہ بھی کوئی حیا ہے جو نام ہو حیا کا

دستِ ہوس بڑھا کر کیون قرب گھٹایا
سمجھی نہ یہ زلیخا دامن ہے پارسا کا

گم ہوگا داغ سا بھی مکار اب جہان مین
اوس بت پہ شیفتہ ہو اور نام لے خدا کا

لِللہ مجھسے آنکھ چرایا نہ کیجیے
ملتی نہین ہی دل کی طرح سے نظر بھی کیا

سنکر فسانہ قیس کا ظالم نے یہ کہا
عاشق خراب خستہ ہو بیشتر بھی کیا

ملتے ہی اوس سے آنکھ جو غش آگیا مجھے
غل مچ گیا کہ سخت بلا ہے نظر بھی کیا

کیون داغ کی سوال سے چپ لگ گئی تمھین
آیا نہین جواب سمجھ بوجھکر بھی کیا

آنکھ کے ملتے ہی باہم چھا گئین حیرانیان
آئینے کی شکل یان عالم وہان تصویر کا

ہای وہ دن ہو کہ تو دل تھام کر مجھے کہی
آہ ظالم تیرا نالہ بھی ہے کس تاثیر کا

عشق اوس رعنا جوان کا داغ کرتا ہی ستم
نام ہے بدنام ناحق آسمانِ پیر کا

کیا ذوق ہی کیا شوق ہی سو مرتبہ دیکھون
پھر بھی یہ کہون جلوۂ جانان نہین دیکھا

محشر مین وہ نادم ہون خدا یہ نہ دکھائے
آنکھون نے کبھی اوسکو پشیمان نہین دیکھا

ہر چند تری ظلم کی کچھ حد نہین ظالم
پر ہمنے کسی شخص کو نالان نہین دیکھا

ملتا نہین ہمکو دل گم گشتہ ہمارا
تو نے تو کہین ای غمِ جانان نہین دیکھا

لو اور سنو کہتے ہین وہ دیکھ کی مجھکو
جو حال سنا تھا وہ پریشان نہین دیکھا

کیون پوچھتے ہو کون ہے یہ کس کی ہی شہرت
کیا تمنے کبھی داغ کا دیوان نہین دیکھا

وہ قتل کرکے مجھے ہر کسی سے پوچھتے ہین
یہ کام کسنے کیا ہے یہ کام کس کا تھا

وفا کرینگے نباہین گے بات مانینگے
تمھین بھی یاد ہے کچھ یہ کلام کس کا تھا

اگرچہ دیکھنے والے ترے ہزارون تھے
تباہ حال بہت زیر بام کس کا تھا

ہر اک سے کہتے ہین کیا داغ بے وفا نکلا
یہ پوچھے اون سے کوئی یہ غلام کس کا تھا

غضب کیا ترے وعدے پہ اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا

ہنسا ہنسا کے شبِ وصل اشکبار کیا
تسلیان مجھے دے دے کے بیقرار کیا

یہ کس نے جلوہ ہمارے سر مزار کیا
کہ دل سے شور اوٹھا ہاے بیقرار کیا

کہان کا صبر کہ دم پر ہے بن گئی ظالم
بتنگ آئے تو حالِ دل آشکار کیا

تڑپ پھر اے دلِ نادان کہ غیر کہتے ہین
اخیر کچھ نہ بنی صبر اختیار کیا

نہ پوچھ دل کی حقیقت مگر یہ کہتے ہین
وہ بیقرار رہے جس نے بیقرار کیا

فسانۂ شبِ غم اونکو اک کہانی تھی
کچھ اعتبار کیا کچھ نہ اعتبار کیا

کسی کے عشق نہان مین یہ بدگمانی تھی
کہ ڈرتے ڈرتے خدا پر بھی آشکار کیا

بنے گا مہرِ قیامت بھی ایک خالِ سیاہ
جو چہرہ داغ سیہ رو نے آشکار کیا

دلِ عاشق اسیرون گیسوون کی جال مین دیکھا
طلسمِ عشق تو دیکھو کہ شیشہ بال مین دیکھا

گنہ تھا عشق تو اے داورِ محشر مقر ہون مین
یہی اک تو نے میرے نامۂ اعمال مین دیکھا

ہوئے ہین داغ کی مذہب سے حیران کافر و مومن
کبھی اس حال مین دیکھا کبھی اوس حال مین دیکھا

باقی جہان مین قیس نہ فرہاد رہ گیا
افسانہ عاشقون کا فقط یاد رہ گیا

یون آنکھ اوٹھی کہ کرکے اشارہ پلٹ گئی
گویا کہ لب سی ہو کی کچھ ارشاد رہ گیا

صورت کو تیری دیکھکی کھنچتی ہی جان خلق
دل اپنا تھام تھام کی بہزاد رہ گیا

ای داغ دل ہی دل مین گھلی ضبط عشق کے
افسوس شوق نالۂ و فریاد رہ گیا

اس سلیقی کی عداوت کہین دیکھی نہ سنی
تو زمانے کا عدو دوست زمانہ تیرا

قتل عشاق کیا کھیل سمجھکر تو نے
ابھی باقی ہے لڑکپن کا زمانہ تیرا

تو نے مارا سہی عاشق کو مگر یہ تو بتا
نام لیتا ہے مری جان زمانہ تیرا

جھونک سی سائے کے بھی آیا توان لاغر گرا
جس جگہ سایہ گرا میرا مجھے لیکر گرا

دل سنبھالا پر نہ سنبھلا پاؤن اوٹھا سر گرا
اونکے آگے آج مین اکثر اوٹھا اکثر گرا

اس نزاکت پر ہمارے قتل کا دعوی ہے جو پیش
دیکھیے لیجیے خبر وہ ہاتھ سے خنجر گرا

کم نصیبی اسکو کہتے ہین کہ میری واری پر
دست ساقی سی ادھر شیشہ ادھر ساغر گرا

پہلے کیون ای داغ اتنی پی گئی فرمائیے
سر پکڑکر اب جو ہے فریاد میرا سر گرا

مری بزم مین آکے وہ پوچھتے ہین
برا حال ہم نے سنا ہے کسی کا

تجاہل تغافل سے دزدیدہ نظرین — یہ کیا دیکھنا دیکھنا ہے کسیکا

بچے جان کس طرح تیری ادا سے
قضا پر کہین بس چلا ہے کسیکا

ارے بیباک کیا کہنا ہی تیری اس اشارے کا — ٹھکانا ہی ٹھکانی کا سہارا ہی سہارے کا
الٰہی دیکھیے کافر نگاہین کیا دکھاتی ہین — برا ایکا پڑا ہی اوسکی آنکھون کو اشارے کا
مرے اشکون مین ہی یا تیرے دندان مصفا مین — گہر کی آب ہیرے کی تجلی نور تارے کا

گذر جائیگی ہر صورت کرون کیون داغ اندیشہ
مرے مولا کو ہر دم فکر ہے میرے گذارے کا

تیرا بھی تو حسن ہی دغا باز — ہوتا ہے نہین کوئی کسیکا
لیتے نہین بزم مین مرا نام — کہتے ہین خیال ہی کسیکا

ایسے سے جو داغ نے نباہی
سچ ہے کہ یہ کام تھا اوسی کا

کیا مرے ہاتھ سے کھنچکر ترا دامان نکلا — تو بھی آغوش سے شب یون نہ مری جان نکلا
دل سوزان کی کہین آگ نہ چھوڑے شب ہجر — صبح خورشید کے بدلے مہ تابان نکلا
قول پورا تھا یہ اوس عہد شکن کی منھ سے — ٹکڑے ہوکر سخن وعدہ و پیمان نکلا

شرمگین چشم مین اوس برق نظر کا جلوہ ۔ ایک شعلہ سا تہ دامن مژگان نکلا
سختی دل کا مزا تجھکو چکھاتا کافر ۔ پر کرون کیا کہ خدا تیرا نگہبان نکلا
رونیوالونکو بھی اب مجھپہ ہنسی آتی ہی ۔ دیدۂ تر سے مرے اشک بھی خندان نکلا
**داغ** دل چیر کے اوس بت کو دکھانا ہی تھا
آرزو نکلی تو نکلی مگر ایمان نکلا

یارب ہے بخشندہ بندے کو کام تیرا ۔ محروم رہ نہ جائے کل یہ غلام تیرا
جبتک ہی دل بغل مین ہردم ہو یاد تیری ۔ جبتک زبان منہ مین جاری ہو نام تیرا
شمس الضحیٰ محمد بدر الدجیٰ محمد ۔ ہی نور پاک روشن ہر صبح و شام تیرا
یہ **داغ** بھی نہ ہوگا تیرے سوا کسیکا
کونین مین ہے جو کچھ وہ ہے تمام تیرا

تو ہے مشہور دل آزار یہ کیا ۔ تجھپر آتا ہے مجھے پیار یہ کیا
جانتا ہون کہ مری جان ہے تو ۔ اور مین جان سے بیزار یہ کیا
پاؤن پر اون کے گرا مین تو کہا ۔ دیکھ ہشیار خبردار یہ کیا
تیری آنکھین تو بہت اچھی ہین ۔ سب انھین کہتے ہین بیمار یہ کیا
کیون مرے قتل سے انکار یہ کیون ۔ اسقدر ہے تمھین دشوار یہ کیا

سر اوڑاتے ہین وہ تلوارون سی
کوئی کہتا ہین سرکار یہ کیا

لے لیے ہم نے لپٹ کر بوسے
وہ تو کہتے رہے ہر بار یہ کیا

وحشتِ دل کی سوا الفت مین
اور ہین سیکڑون آزار یہ کیا

ضعف رخصت نہین دیتا افسوس
سامنے ہے درِ دلدار یہ کیا

باتین سنیے تو بھڑک جائیے گا
گرم ہین داغ کے اشعار یہ کیا

جو اُف کی دل جلون نے تیری تو جا کر آن پھونکا
زمین کیا آسمان پھونکا مکین کیا لامکان پھونکا

تری الفت کی چنگاری نے ظالم اک جہان پھونکا
دہر چمکی ادھر سلگی یہان پھونکا وہان پھونکا

مری حالِ زبون پر ہای کس کسکو نہ رحم آیا
اثر کچھ بھی تو کچھ پڑھ پڑھ کی ہر حفظِ جان پھونکا

ترے دزدِ حنا نے مایۂ صبر و خرد لوٹے
تری برقِ نگہ نے خرمنِ تاب و توان پھونکا

کہون منہ سی نہ گو مین سوزِ نہان کا دم پرستش
اشارے کرتی ہین دل کی طرف انکھین بہا پھونکا

سنا جاتا نہین اے داغ تیرا سوز دل ہمسے
تری آتش زبانی نے تو اے آتش زبان پھونکا

نگہ یار نے کی خانہ خرابی ایسی
نہ ٹھکانا ہے جگر کا نہ ٹھکانا دل کا

حور کی شکل ہو تم نور کی پتلی ہو تم
اور اوسپر تمھین آیا ہے جلانا دل کا

ان حسینوں کو لڑکپن ہی رہے یا اللہ
ہوش آتا ہے تو آتا ہے ستانا دل کا

جان جاتی دکھائی دیتی ہی
اون کا آنا نظر نہین آتا

دل پہ بیٹھا کہان سے تیر نگاہ
یہ نشانہ نظر نہین آتا

تم ملاؤ گے خاک مین ہمکو
دل ملانا نظر نہین آتا

آپ ہی دیکھتے ہین ہمکو تو
دل کا آنا نظر نہین آتا

دل پُر آرزو لُٹا اے داغ
وہ خزانہ نظر نہین آتا

روکتا دل کو کہ شوق زلف دلبر لیچلا
تھامتا مجھکو کہ یہ سودا اسیر لیچلا

اوسکی محفل سی کہون کیا دل کو کیونکر لیچلا
ہار کر اک بار چھوڑا پھر مکر لیچلا

نالہ جنکر دل کی باتین دل سی باہر لیچلا
یہ بشارت یہ خبر یہ مژدہ گھر گھر لیچلا

باندھکر مشکین خیال زلف دلبر لیچلا
سانپ کے منہ مین مرا مجھکو مقدر لیچلا

چل دیا وہ شعبدہ گر مین یہی کہتا رہا
اسکو لینا وہ کوئی دل کو چرا کر لیچلا

خوب رضوان سی در فردوس پہ جھگڑے ہوے
جب بت کافر کو مین دل مین چھپا کر لیچلا

کوئی دامنگیر تھا کوئی گریبان گیر تھا
اوسکو اپنے ساتھ جب مین روز محشر لیچلا

منزل مقصود تک پونھچی بڑی مشکل سے ہم
ضعف نے اکثر بٹھایا شوق اکثر لیچلا

سبب کھلا یہ ہمین اونکے منھ چھپانی کا
اوڑا نہ لے کوئی انداز مسکرانی کا

جفائین کرتی ہین تھم تھم کی اس خیال سے وہ
گیا تو پھر یہ نہین میرے ہاتھ آنی کا

خطا معاف تم اے **داغ** اور خواہش وصل
قصور ہے یہ فقط اون کے منھ لگانے کا

غیر کے ساتھ دل مین بھی دیکھا
کبھی تنہا نظر نہین آتا

کوئی دل تیرے عہد مین ظالم
بے تمنا نظر نہین آتا

دل کا آئینہ دیکھنے کو بنا
پر جو چھپا ہے نظر نہین آتا

ہمین اے **داغ** کور باطن ہین
ورنہ وہ کیا نظر نہین آتا

کس نے کہا کہ داغ وفادار مر گیا
وہ ہاتھ مل کے کہتے ہین کیا یار مر گیا

دام بلای عشق کی وہ کشمکش رہی
اک اک پھڑک پھڑک کے گرفتار مر گیا

آنکھین کھلی ہوئی ہین پس مرگ اس لیے
جانے کوئی کہ طالب دیدار مر گیا

جس سے کیا ہے آپ نے اقرار جی گیا
جسنے سنا ہے آپ سے انکار مر گیا

کس بیکسی سی داغ نی افسوس جان دی
پڑھکر ترے فراق کے اشعار مر گیا

دو دن بھی کسی سے وہ برابر نہین ملتا
یہ اور قیامت ہی کہ مل کر نہین ملتا

انکار سے امید ہی اقرار سی ہے یاس
جب وعدہ کیا پھر وہ مکرر نہین ملتا

یارب مرے اشکون سے نہ تاثیر جدا ہو
اس قافلے سے کوئی بچھڑ کر نہین ملتا

شانہ جب زلف معنبر سی اولجھکر نکلا
ہم یہ سمجھے کہ ہمارا دل مضطر نکلا

زلف برہم عرق آلودہ جبین دامن چاک
کسکی آغوش سی تو جان چھڑا کر نکلا

عشق نی خوب کیا ظاہر و باطن یکسان
داغ جو سینے پہ دیکھا وہی دل پر نکلا

زلف ہی دام بلا گیسوی پیچان زنجیر
یہی پھندی ہین تو کہیئے کوئی کیونکر نکلا

ہم تو بے نام و نشان آپکی الفت مین ہوے
آپکا نام نکلتا تھا ستمگر نکلا

نام اوسکا تو مری دل مین نہان تھا ناصح
ہای کمبخت ترے منہ سی یہ کیونکر نکلا

آفرین داغ تجھے خوب نباہی تو نے
مرحبا کوچۂ دلدار سے مر کر نکلا

جگر کو تھام کے مین بزم یار سی اوٹھا
ہر اک قرار سے بیٹھا قرار سے اوٹھا

ہماری دل نی وہ تنہا اوٹھا لیا ظالم
ترا ستم جو نہ اک روزگار سے اوٹھا

ہوا نہ پھر کہین روشن یہ رشک تو دیکھو
کوئی چراغ جو میرے مزار سے اوٹھا

نہ چھوڑتا اگر اونکے قدم وہ کیون جاتے
مگر نہ ہاتھ دل بیقرار سے اوٹھا

عدو کی بزم مین دیکھو تو داغ کے تیور
ذلیل ہو کے بڑے افتخار سے اوٹھا

کبھی تڑپا کے دل پر ہاتھ رکھنا
کبھی کہنا اسے یہ ہو گیا کیا

ذرا دم لو کہین گے حال دل بھی
ہمارے لب پہ رکھا ہے گلا کیا

کہا ظالم نے سن کر داغ کا حال
بہت اچھے ہین اون کا پوچھنا کیا

ذکر مجنون سے مجھے آگ لگی جاتی ہے
گرچہ ظاہر ہے تمھارا وہ طلبگار نہ تھا

یا نہ آتے تھے حسینون کو یہ انداز جفا
یا کوئی اگلے زمانے مین خطاوار نہ تھا

سحر تھی چشم فسون ساز کہ ملتے ہی نظر
مینے پہلو مین جو دیکھا تو دل زار نہ تھا

ایک ہی جلوہ دکھا کر مجھے دھوکے مین ڈال
دل کہی یار ہی تھا مین کہون یار نہ تھا

دل کا سودا اور اس اغماز سے اور ایسی جگہ
داغ وہ انجمن ناز تھی بازار نہ تھا

دل مبتلائے لذت آزار ہی رہا
مرنا فراق یار مین دشوار ہی رہا

احسان عفو جرم سے وہ شرمسار ہین
بخشا گیا مین تو بھی گنہگار ہی رہا

جلوہ کے بعد وصل کی خواہش ضرور تھی
وہ کیا رہا جو عاشق دیدار ہی رہا

کہتے ہین جل کے غیر محبت سے داغ کی
معشوق اس کے پاس وفادار ہی رہا

عرش و کرسی پہ کیا خدا ملتا
آگے بڑھتے تو کچھ پتا ملتا

روز اک دل لگی نئی ہوتی
روز اک دل مجھے نیا ملتا

تم کو یہ مل گیا ہے قسمت سے
داغ سا ورنہ دوسرا ملتا

کسکا طرہ کسکا گیسو کسکی کاکل کسکی زلف
سب بلائین ہو گئین جب دل پریشان ہو گیا

دل مین لی دیکر رہا تھا ایک قطرہ خون کا
کچھ نثار غم ہوا کچھ صرف مژگان ہو گیا

بوسہ لیکر دل دیا ہی اور پھر نالان ہین داغ
کوئی جانے مفت مین حضرت کا نقصان ہو گیا

دل سی بھی باتین نہین کرتا کبھی مین اس لیے
وہ ستمگر بدگمان یہ رازدان ہو جائیگا

حسن تیرا عشق میرا ہے بلائے روزگار
آفت آجائیگی پرچرچا جہان ہو جائیگا

داغ کو ہم یہ نہ سمجھے تھے کہ تیرے عشق میں
ہائے ایسا شخص یون ڈخانمان ہو جائیگا

بے عشق تو جینا مجھے دم بھر نہیں ہوتا / سودا جو نہ ہوتا تو مرا سر بھی نہ ہوتا
کیون رنج دیے دل کو جو فریاد کا ڈر ہے / تھی آپ کی مرضی کہ یہ مضطر بھی نہ ہوتا
ظالم جو کہا اوسکو یہ ہے حسن کی خوبی / بہتر تو یہی تھا کہ وہ بہتر بھی نہ ہوتا

غارتگر ایمان تو ہے اے داغ یہ کافر
گر عشق نہ ہوتا کوئی کافر بھی نہ ہوتا

یہ مجھسے کہنے کو ظالم سر فرار آیا / مرے بغیر تجھے کس طرح قرار آیا
خدا کے واسطے جھوٹی نہ کھائیے قسمین / مجھے یقین ہوا مجھکو اعتبار آیا
کمال عشق کو فرہاد و قیس کب پہونچے / وہ تیشے کا رہے دل جن کا بار بار آیا
یہ عقدہ عاشق و معشوق کی جلن سے کھلا / سمجھ مین مسئلہ جبر و اختیار آیا

ڈرے جو حشر مین وہ تجھکو دیکھتے ہی کہا
مرا رفیق مرا داغ جان نثار آیا

آئینہ تصویر کا تیری نہ لیکر رکھدیا / بوسے لینے کے لیے کعبہ مین پتھر رکھدیا
ہمنے اونکے سامنے اول تو خنجر رکھدیا / پھر کلیجا رکھدیا دل رکھدیا سر رکھدیا

زندگی مین پاس سی دم بھر نہو تے تھی جدا
قبر مین تنہا مجھے یارون نے کیونکر رکھدیا

دیکھیے اب ٹھوکرین کھاتی ہی کس کسکی نگاہ
روزن دیوار مین ظالم نے پتھر رکھدیا

زلف خالی ہاتھ خالی کس جگہ ڈہونڈہین اوسی
تم نے دل لیکر کہان اے بندہ پرور رکھدیا

داغ کی شامت جو آئی اضطراب شوق مین
حال دل کمبخت نے سب اونکی منھ پر رکھدیا

جہان مین کیا نہ ڈہونڈھا کیا نہ پایا
مزاج اون کا دماغ اونکا نہ پایا

اگرچہ قیس نے عشق و جنون کا
مزا پایا مگر ایسا نہ پایا

سفارش ہم تری کرتے پر اے داغ
کچھ اون کا تجھسے رخ اچھا نہ پایا

کب ہوا ہے بت بیگانہ منش تو اپنا
دل جو اپنا ہی نہین ویسے بھی قابو اپنا

تمکو آشفتہ مزاجون کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوے گیسو اپنا

نہ بنا ہو یہ کہین غیر کے سر کا تکیہ
مسکراتے ہین وہ کیون دیکھکی زانو اپنا

حق مین عاشق کی بھلا ہو کہ برا ہو کچھ ہو
فائدہ دیکھ لیا کرتے ہین خوش رو اپنا

لگ گئی چپ تجھے اے داغ حزین کیون ایسی
مجھکو کچھ حال تو کمبخت بتا تو اپنا

دیکھ لیگا یہ مزا حشر مین جو جائیگا
آپ جو حکم کرینگے وہی ہو جائیگا

لیکے دل دوگی تو دم بھر مجھی ہو جائیگا
تم ذرا اوس سے بھی یہ پوچھ تو لو جائیگا

نامہ بر دیدۂ بیدار ہمارا لیجا
یہ تو جاگیگا جو تو راہ مین سو جائیگا

یہ وہ حالت ہی کہ ہنستون کو رُلا دیتی ہے
جو ہنسانے مجھے آئیگا وہ رو جائیگا

وصل کی بات مین کی عرض تو ہنسکر بولے
کیون مرے جاتے ہو ہو جائیگا ہو جائیگا

داغ تم داغ جدائی کے گلے کرتے ہو
چار چھینٹون مین وہ چلتے ہوے دھو جائیگا

عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقے ہوتی کبھی دل نثار ہوتا

کوئی فتنہ تا قیامت نہ پھر آشکار ہوتا
تری دل پہ کاش ظالم مجھے اختیار ہوتا

جو تمھاری طرح تم سی کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمھین منصفی سے کہدو تمھین اعتبار ہوتا

یہ مزہ تھا دل لگی کا کہ برابر آگ لگتی
نہ تجھے قرار ہوتا نہ مجھے قرار ہوتا

یہ مزہ ہے دشمنی مین نہ ہی لطف دوستی مین
کوئی غیر غیر ہوتا کوئی یار یار ہوتا

ترے وعدے پر ستمگر ابھی اور صبر کرتے
مگر اپنی زندگی کا ہمین اعتبار ہوتا

تمھین ناز ہو نہ کیونکر کہ لیا ہے داغ کا دل
یہ رقم نہ ہاتھ لگتی نہ یہ افتخار ہوتا

ظلم کس کس غریب پر نہ کیا — تم نے اس کام سے حذر نہ کیا
دل کے ہاتھون ہے سخت مجبوری — اب کیا وہ جو عمر بھر نہ کیا
ہوگئی چوک ہم سے اے ناصح — تجھکو اپنا پیام بر نہ کیا

تمکو ہم باوفا تو کہدینگے
داغ نے اعتبار اگر نہ کیا

ایک ہی شکوی مین سامان وصل کا برہم ہوا — کیا ہنسی مین رنج پھیلا کس خوشی مین غم ہوا
نا امیدی تیری صدقی تونے دی راحت مجھے — کم ہوا جب ایک ارمان ایک دشمن کم ہوا
صبح ہجران مین ادھر غمگین ادھر ویکا یہ حال — آئینے سے کہتے ہین یہ کیا مرا عالم ہوا

داغ پھر اس آفت جان سی بڑھائی رسم و راہ
پہلے تھوڑا رنج پایا پہلے تھوڑا غم ہوا

خاطر سے یا لحاظ سے مین مان تو گیا — جھوٹی قسم سے آپ کا ایمان تو گیا
دل لیکی مفت کہتی ہین کچھ کام کا نہین — اولٹی شکایتین ہوئین احسان تو گیا
ڈرتا ہون دیکھکر دل بی آرزو کو مین — سنسان گھر یہ کیون نہ ہو مہمان تو گیا
افشای راز عشق مین گو ذلتین ہوئین — لیکن اوسے جتا تو دیا جان تو گیا
گو نامہ بر سے خوش نہ ہوی پر ہزار شکر — مجھکو وہ میرے نام سے پہچان تو گیا

بزم عدو مین صورت پروانہ دل مرا | گو رشک سی جلا ترے قربان تو گیا

ہوش و حواس و تاب و توان داغ جا چکے
اب ہم بھی جانے والے ہین سامان تو گیا

مرا دل وہ تیر نظر لیگیا | جگر لینے والا جگر لیگیا
کلیجہ جواب منہ کو آتا نہین | ترا تیر شاید جگر لیگیا

یہ کیا ایسی وحشت ہوئی داغ کو
اوٹھا کر کہان گھر کا گھر لیگیا

داغ تھا درد تھا غم تھا کہ الم تھا کچھ تھا | لے لیا عشق مین جو ہمکو میسر آیا
عشق تاثیر ہی کرتا ہی کہ اوس کافر کی | جب مرا حال سنا سنتے ہی جی بھر آیا
غیر نے آج کیا مہر و وفا کا دعوی | تمھین انصاف سی کہدو تمھین باور آیا
وصل مین ہای وہ اترا کی مرا دل وہ اٹھنا | ای فلک دیکھ تو یہ کون مری گھر آیا (گیا ۱۲)
راہ مین وعدہ کرین جاؤن مین گھر پر تو کہین | کون ہے کس نے بلایا ای کیونکر آیا

داغ کے نام سے نفرت ہی وہ جل جاتی ہین
ذکر کمبخت کا آنے کو تو اکثر آیا

کسکے آنے کا تصور ہی کہ ہر دم ہر وقت | ہے ترا تکیہ کلام ای دل ناشاد آیا

یہ وہ گھر ہے کہ خوشی کا تو یہان ہے مذکور
غم بھی آیا مرے دل مین تو بہت شاد آیا

رات بھر شور رہا ہے ترے ہمسائے مین
کس کے ارمان بھرے دل کو خدا یاد آیا

میرے قابو مین نہ پہرون دل ناشاد آیا
وہ مرا بھولنے والا جو مجھے یاد آیا

کوئی بھولا ہوا اندازِ ستم یاد آیا
کہ تبسم تجھے ظالم دم بیداد آیا

چین کرتی ہین وہان رنج اوٹھانیوالے
کام عقبےٰ مین ہمارا دل ناشاد آیا

دی مؤذن نے شب وصل اذان پچھلی رات
ہائے کمبخت کو کس وقت خدا یاد آیا

لیجیے سُنیے اب افسانۂ فرقت مجھسے
آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا

آپ کی بزم مین سب کچھ ہے مگر داغ نہین
ہمکو وہ خانہ خراب آج بہت یاد آیا

کیا چھپے رازِ الٰہی دل شیدائی کا
عرصۂ حشر تو بازار ہے رسوائی کا

وان شبِ وعدہ ملی پاؤن مین مہندی اونسنے
یان کلیجہ کوئی ملتا ہے تمنائی کا

ہوگیا پرتوِ رخسار سے کچھ اور ہی رنگ
مینے مُنھ چوم لیا اوسکے تماشائی کا

بن گیا داغ جگر مہر قیامت اے داغ
پر ابھی رنگ وہی ہے شب تنہائی کا

ذرا وصل پر ہو اشارا تمھارا
ابھی فیصلہ ہے ہمارا تمھارا

بتو دین و دنیا مین کافی ہے مجھکو
بھروسہ خدا کا۔ سہارا تمھارا

ان آنکھون کی آنکھون سے لون مین بلائین
میسّر ہے جن کو نظارا تمھارا

محبت کے دعوے ملی خاک مین سب
وہ کہتے ہین کیا ہے اجارا تمھارا

رکاوٹ نہ ہوتی تو دل ایک ہوتا
تمھارا ہمارا۔ ہمارا تمھارا

برائی جو کی تمنے غیرون کی ہمسے
ہوا حال سب آشکارا تمھارا

نکل کر مرے گھر سے یہ جان لو تم
نہ ہوگا کسی گھر گذارا تمھارا

سنا ہے کسی اور کو چاہتا ہے
وہ دشمن ہمارا وہ پیارا تمھارا

کرین گے سفارش ہم اے داغ اونکی
اگر ذکر آیا دوبارا تمھارا

دوست دشمن کو ترے ناز نے اکثر مارا
ایک ہی وار مین دونون کو برابر مارا

یہ ستم طرفہ ستم ہے کہ تڑپتا ہی رکھا
جان سے تو نے کسی کو نہ ستمگر مارا

سخت جانی سے یقین تھا نہ مری مرنی کا
موت سے پوچھتے ہین وہ۔ اسے کیونکر مارا

مدعی کوئی بھی میدان سخن مین نہ رہا
تو نے کیا معرکہ اے داغ سخنور مارا

روز جاتا ہون نئی روپ سی اوسکی در پر
روز رکھتا ہون نیا نام بدل کر اپنا

ہم کسی کام مین تقدیر کی قائل ہی نہ تھے
کچھ نہ بن آئی تو کہتے ہین مقدر اپنا

داغ اوسکا - الم اوسکا - غم ہجران اوسکا
سینہ اپنا جگر اپنا - دل مضطر اپنا

وہ زمانہ بھی تمھین یاد ہے تم کہتے تھے
دوست دنیا مین نہین **داغ** سے بہتر اپنا

کچھ سعی سے اقبال میسر نہین ہوتا
ہر آئینہ گر داغ سکندر نہین ہوتا

دنیا مین مزا عشق سے بہتر نہین ہوتا
یہ ذائقہ وہ ہے کہ میسر نہین ہوتا

کیا کوئی زمانے مین ستمگر نہین ہوتا
ہوتا ہے مگر تیری برابر نہین ہوتا

بیداد تری دیکھکے یہ حال ہوا ہے
عاشق کوئی دنیا مین کسی پر نہین ہوتا

تم کہتے ہو معشوق اطاعت نہین کرتے
عاشق بھی تو معشوق کا نوکر نہین ہوتا

ہم جانتے ہین آتے ہین ماتم کو فرشتے
جس بزم مین شغل مے و ساغر نہین ہوتا

ای **داغ** نہ دی جان محبت مین کہ نادان
پھر زندہ جہان مین کوئی مرکر نہین ہوتا

ہم بوسہ کی اونسے عجب چال کر گئے
یون بخشوا لیا کہ یہ پہلا قصور تھا

کیون تونے چشم لطف سی دیکھا غضب کیا
قربان اوس نگاہ کے جسمین غرور تھا

دیکھا سلف سے آج تک انداز عشق کا
تقصیر وار تھا وہی جو بے قصور تھا

احمد کے غم مین دیدہ و دل کیون نہون تباہ
دل کا سرور تھا مری آنکھون کا نور تھا

اے داغ صدمۂ غم ہجران بجا درست
یہ سب سہی مگر تمھین جینا ضرور تھا

اس جفا پر یہ وفا ہے کہ تمھارا شکوہ
دل مین رہنے نہ دیا منھ سے نکلنے نہ دیا

شوق نے راہ محبت مین ابھارا لیکن
ضعف نے ایک بھی گرتے کو سنبھلنے نہ دیا

کسی صورت نہ بچا عشق کی رسوائی سے
کہ مجھے نام بھی غیرت نے بدلنے نہ دیا

چھین لیتا اوسی مین حشر کے دن ضد کر کے
کیا کرون مجھکو فرشتون نے مچلنے نہ دیا

بزم اغیار مین اوس شوخ نے عیاری سے
کیا ہی اعجاز کیا داغ کو جلنے نہ دیا

کھینچا غم فرقت کا دل تو نے عذاب ایسا
ہم تجھکو سمجھتے تھے اے خانہ خراب ایسا

نیند آتی نظر آتی تا حشر نہین ہم کو
دیکھا ہے پریشان سا کچھ رات کو خواب ایسا

جو عرض تمنا پر ظالم نے کہا مجھسے
اب تک نہ ملا ہوگا سائل کو جواب ایسا

تن تنکے جو چلتا ہے وہ شوخ کمان ابرو
اک ایک سے کہتا ہی ہوتا ہی شباب ایسا

پوچھا تھا محبت مین ہوتا ہے قلق کیسا
قسمت نے کہا دیکھ اے خانہ خراب ایسا

قسمت نے مری پایا جو رنج محبت مین
مرنے بھی نہین دیتے جینے بھی نہین دیتے
مین شوق مین بیخود ہون وہ غیر سے کہتے ہین
جب خواب مین آتے ہو منہ مجھسے چھپاتے ہو

دوزخ کے بھی حصے مین آیا نہ عذاب ایسا
احسان ترحم وہ انداز عتاب ایسا
کر دیتی ہے انسان کو بدمست شراب ایسا
مشتاق سے شرم ایسی عاشق سے حجاب ایسا

اے حضرت داغ اوسکو غیرون سے غرض کیا ہے
وہ اور یہ رسوائی سمجھین نہ جناب ایسا

شوق ہے اوس کو خود نمائی کا
اب خدا حافظ اس خدائی کا
کسی بندے کو درد عشق نہ دے
واسطہ اپنی کبریائی کا
پھنس گیا دل بُری جگہ افسوس
کوئی پہلو نہین رہائی کا
آج وہ امتحان کرتے ہین
وقت ہے قسمت آزمائی کا
بتکدے کی جو سیر کی ہمنے
کارخانہ ہے اک خدائی کا

صلح کے بعد وہ مزا نہ رہا
اور سامان تھا لڑائی کا

ہین زمانے مین بدنام تیری خو نے کیا
دل فریفتہ - جو کچھ کیا سو تو نے کیا
ستم کیا تو مرے دل کی آرزو نے کیا
مجال ہی یہ کہون تجھسے - جور تو نے کیا

[illegible] گل کو بو نے کیا
جہان مین شہرہ تمھارا رخ نکو نے کیا

وہ عرض وصل پہ رکھتی ہین ہاتھ کانون پر
اثر یہ خوب مری طرز گفتگو نے کیا

گیا رقیب کے گھر یار رات شب وعدہ
بہت ذلیل مجھے تیری جستجو نے کیا

اوٹھیگی گردن قاتل نہ بار خون سی کبھی
ستم شعار کو نازک مرے لہو نے کیا

وہ آج ناز سے لائے تھے خنجر فولاد
اوسے بھی موم مری سختی گلو نے کیا

اوسی کو گردش دوران سمجھ گئی مے کش
جو دور شیشہ و پیمانہ و سبو نے کیا

فرشتہ بنگی نہ اوڑ جاے عرش پہ زاہد
اوسے جو خاک سی پاک اسقدر وضو نے کیا

ہماری دوست کی ہم پر یہ مہربانی ہے
ہمارے واسطے جو کچھ ہر اک عدو نے کیا

کھلا مین اونسے تو وہ اور داغ مجھسے کھلے
غضب تو اون کو مری شرح آرزو نے کیا

آشنا ہے تو اپنے مطلب کا
فیصلہ ہو چکا ہے یہ کب کا

روز محشر ہے یہ دلیل اون کی
کہتے ہین مجھسے وعدہ تھا شب کا

داغ مے کو نہ دیکھ اے زاہد
دل تو ہے پاک رند مشرب کا

کافر عشق کیون مسلمان ہو
سب کو ہے پاس اپنے مذہب کا

پہلے انکار اور پھر دشنام
یہ نتیجہ ہے عرض مطلب کا

شکر ہے داغ کامیاب ہوا
حق تعالے بھلا کرے سب کا

وہ رسوائی سے ڈر جائے تو اچھا
برائی کام کر جائے تو اچھا

کہا ظالم نے میرا حال سن کر
وہ اس جینے سے مر جائے تو اچھا

خدا جانے کہے کیا جا کے قاصد
دل اوس سے پیشتر جائے تو اچھا

غضب ہے انتظار وعدہ حشر
یہین کہکر مکر جائے تو اچھا

وہ تکلیف عیادت کیون کرین داغ
مری اون کو خبر جائے تو اچھا

بزم اغیار مین تعریف مری ہوتی ہے
آج یہ طرفہ تماشا سر محفل دیکھا

کیا سمجھتے نہین ظاہر کی ملاقات کو ہم
دل تمھارا نہ ملا ہمسے گلے مل دیکھا

گالیان دیتے ہو پھر کہتے ہو یہ بھی سمجھے
ہمنے تجھکو اسی لائق اسی قابل دیکھا

مست تھی آنکھ تری دل تھا ہمارا بیخود
ہمنے دونون کو دم معرکہ غافل دیکھا

اوس نے جب حکم دیا تھا تجھے مرجانا تھا
داغ تو دے نہ سکا جان ترا دل دیکھا

کوئی آگے نکل نہین سکتا
تجھسے فتنہ بھی چل نہین سکتا

زور قسمت سے چل نہین سکتا — دل سنبھالے سنبھل نہین سکتا
آسمان دوست ہو گیا تیرا — اب زمانہ بدل نہین سکتا
تم تو سو بار مان جاؤ گے — دل ہمارا بہل نہین سکتا

نام کو داغ ہون مگر ظالم
تو جلائے تو جل نہین سکتا

پھرا کے دل کوئی چلتا ہوا ای ہمدم — سراغ چور کا ہر اک مقام پر لینا
شکار تیر نظر دل ہوا جگر نہ ہوا — یہ بچ رہا ہے ذرا اسکی بھی خبر لینا
قناعت آپکو ہوتی نہین کسی شئی پر — یہ کیا کہ دل کبھی لینا کبھی جگر لینا
ہمین تو شوق ہے بے پردہ تمکو دیکھینگے — تمھین ہے شرم تو آنکھون پہ ہاتھ دھر لینا

غرض تمھین جو سنواؤن سے غیر کا شکوہ
یہ قصہ مول نہ اے داغ اپنے سر لینا

عیش بھی اندوہ فزا ہو گیا — ہای طبیعت تجھے کیا ہو گیا
یاد ہے کہنا وہ کسی وقت کا — ہوش مین آؤ تمھین کیا ہو گیا
یہ تو نہ تھی کوئی بگڑنیکی بات — حرف خوشامد بھی گلا ہو گیا
ای دل بیتاب خدا کی قسم — عشق مین جی تجھسے برا ہو گیا

دم مری سینے مین جو رکتا ہے آج
کون خدا جانے خفا ہو گیا

حال مرا دیکھکے کہتے ہین وہ
کوئی حسین اس سے جدا ہو گیا

داغ قیامت مین یہ مژدہ سُنے
جا تجھے فردوس عطا ہو گیا

عشق مین دل نے بہت کام نکالا اپنا
سچ ہے ملتا ہے کہان چاہنے والا اپنا

اپنی نظرون مین تو پھرتا ہے وہ قد بوٹا سا
سرو گلچین کو دکھائے قد بالا اپنا

دیکھکر اوسکو تعجب سے جناب ناصح
مجھسے فرماتے ہین کیون دل نہ سنبھالا اپنا

ہین برے حال کی سب دیکھنے والے اے داغ
کوئی دنیا مین نہین پوچھنے والا اپنا

یہ قول کسی کا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا
وہ کچھ نہین کہتا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

اونکا یہی سننا ہے کہ وہ کچھ نہین سنتے
میرا یہی کہنا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

دیکھو تو ذرا چشم سخنگو کے اشارے
پھر تمکو یہ دعوے ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

خط مین مجھے اول تو سنائی ہین ہزارون
آخر یہی لکھا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

تمکو یہی شایان ہے کہ تم دیتے ہو دشنام
مجھکو یہی زیبا ہے کہ مین کچھ نہین کہتا

مشتاق بہت ہین مری کہنے کے پر اے داغ
یہ وقت ہے ایسا ہی کہ مین کچھ نہین کہتا

کشتۂ ناز کو کیون زندہ کرین آ کے مسیح
تھین ٹھکرا دو کہ ہے اسمین کرامات ہی کیا

عالم وجد مین بیخود نہین ہوتے صوفی
نشہ مین چور ہین رندان خرابات ہی کیا

مے انگور فرشتون کی بھی قسمت مین نہین
اس سے محروم ہین اک قبلۂ حاجات ہی کیا

دیکھکر تیری ادا جی سے گذر جائیگا
مرنے والا تو قیامت مین بھی مر جائیگا

عاقبت پاک ہی میخوار کی سن اے زاہد
یہ تو میخانے سے اللہ کے گھر جائیگا

کرکے برباد مجھے چرخ کہان جاتا ہے
مین بھی ہمراہ اوسی کے ہون جدھر جائیگا

ہنوائی داغ مری غم سے وہ خوش ہین بھر کیا
آخر اک دن یہ زمانہ بھی گذر جائے گا

مین ہر طرح سے مورد الزام ہوگیا
تقصیر کی کسی نے مرا نام ہوگیا

شیشہ مرا سبو ہے مے عشق کی لیے
آنکھین پیالہ بن گئین دل جام ہوگیا

بس شرح اسکی حضرت ناصح نہ کیجیے
معلوم ہمکو عشق کا انجام ہوگیا

قاصد کے ہاتھ چوم لیے مینے لیکے خط
یہ اک طرح کا بوسہ پیغام ہوگیا

جو ابتدائے عشق مین تھے کام نا درست
انجام سب کا ٹھیک سر انجام ہوگیا

ہمسے تغافل اور ہی غیر و نسی تاک جھانک
تیرا و تیرہ نرگس مستانہ کھل گیا

رکھا تھا ہمنے پردہ کہ اوسپر کھلی نہ حال
سب راز دل ہنساتے ہی افسانہ کھل گیا

چوبین ہے پیرہن جو تمھارے شہید کا
اوسپر یہ سرخ خلعت شاہانہ کھل گیا

پوچھا مزاج اون سے تو وحشت کی ہانسی لی
آخر کو پردۂ دل دیوانہ کھل گیا

ای داغ وقت مرگ ہوا امتحان ہمیں
اس وقت مین یگانہ و بیگانہ کھل گیا

جو یونہی وصل ہو مٹ جاے سب رنج و محن اپنا
زبان اپنی دہن اونکا زبان اونکی دہن اپنا

نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون اثر دونون کی دیکھین
لب معجز نما اپنا نگاہ سحر فن اپنا

یہ سینہ یہ جگر یہ دل یہ سر یہ حلق حاضر ہے
نکالے حوصلہ ناوک فگن شمشیر زن اپنا

روز قیامت وہ دم بازپرس
چشم غضب سے مجھے دیکھا کیا

قتل جہان اوسکے لیے کھیل تھا
کون سے آپ نے یہ کیا کیا

مین ستم غیر کا شکوہ کرون
اور وہ سن کر کہیں اچھا کیا

داغ نے دیکھے ہین ہزارون حسین
آپ نے کس شخص سے دعوے کیا

چمکے گا مرا داغ جگر صورت خورشید — کیا روز قیامت شب ہجران مین نہوگا
ہوتا ہے جدائی مین ضرر جان کا ناصح — ہے یہ تو یقین تو مرے نقصان مین نہوگا

اپنے بھی تو بیگانے نظر آئین گے ای داغ
اپنا تو کوئی حشر کے میدان مین نہ ہوگا

تمکو کیا ہر کسی سے ملنا تھا — دل ملاکر مجھی سے ملنا تھا
[استفہام بمعنی نفی ۱۲]
عید کے دن خفا خفا ہی رہے — آج کی دن خوشی سے ملنا تھا

آپ کا مجھسے جی نہین ملتا
اس محبت یہ جی سے ملنا تھا

یہ شکوۂ فرقت پہ کہا پیار سے اوس نے — مجھکو بھی بہت رنج ترے سر کی قسم تھا
مجنون کے طرفدار بنے ہین کئی دن سے — فرماتے ہین وہ آپ سی کس بات مین کم تھا

دل خون ہوا خاک ہوا خوب ہوا داغ
ہر آن کی تکلیف تھی ہر وقت کا غم تھا

ادھر آئینہ ہے ادھر دل ہے — جسکو چاہا اوٹھا کے دیکھ لیا

داغ نے خوب عاشقی کا مزا
جل کے دیکھا جلا کے دیکھ لیا

کری انصاف دنیا مین اگر آفت کی مارون کا
بنے خود آسمان پہالا تمہاری دلفگارونکا

ستم وہ چشم کافر سی تری چلنا اشارون کا
غضب وہ دل پکڑ کر بیٹھ جانا بیقرارون کا

تمہین چاہا اگر چاہا خطا الفت پرستونکی
تمہین دیکھا اگر دیکھا گنہ امیدوارون کا

بتو نسی عفو جرم عشق بھی چاہین تو کہتی ہین
خدا تو ہم نہین بخشین گنہ تقصیروارونکا

قسم ہے تجھکو زاہد کیا کرے گر آنکھ سی دیکھی
چھلکنا ساغر مے کا چہکنا بادہ خوارونکا

سنو افسانۂ فرہاد دیکھو قصۂ مجنون
غرض کیا تم کو پوچھو حال ہم حسرت کی مارونکا

کبھی بیٹھے کبھی اوٹھے کبھی لوٹے کبھی تڑپے
تماشا دید کے قابل ہی تیری بیقرارون کا

نہ فرصت ہے نہ راحت ہے غزل ای داغ کیونکر ہو
مگر کیا کیجیے مجبور جو ارشاد یارون کا

ہای مہمان کہان یہ غم جانان ہوگا
خانۂ دل تو کوئی روز مین ویران ہوگا

کوستا ہون جو نصیبون کو تو کہتا ہی وہ شوخ
پھر محبت نہ کریگا اگر انسان ہوگا

زندگی عشق مین مشکل ہے تو مرجائینگے
اب سی وہ کام کرینگے کہ جو آسان ہوگا

اب کہان لذت جگر سینے مین ای دیدۂ تر
اور ہوگا تو سر گوشۂ دامان ہوگا

آپ کے سر کی قسم داغ کو پروا بھی نہین
آپ کے ملنے کا ہوگا جسے ارمان ہوگا

ادھر دیکھ لینا اودھر دیکھ لینا
لنکھیون سے اوس کو مگر دیکھ لینا

فقط نبض سے حال ظاہر نہوگا
مرا دل بھی اے چارہ گر دیکھ لینا

نہ دینا خط شوق گھبرا کے پہلے
محل موقع اے نامہ بر دیکھ لینا

تغافل مین شوخی نرالی ادا تھی
غضب تھا وہ منھ پھیر کر دیکھ لینا

ہمین جان دینگے ہمین مر مٹین گے
ہمین تم کسی وقت پر دیکھ لینا

دیے جاتے ہین آج کچھ لکھ کے تمکو
اسے وقتِ فرصت مگر دیکھ لینا

اوسکی طرف سی دل نہ پھریگا کہ ناصحو
اب ہوگیا یہ جس کا طرفدار ہوگیا

کس کس کی چاہ کیجیے کس کس کی آرزو
اک دل ہزار غم مین گرفتار ہوگیا

اک حرف آرزو پہ وہ مجھسے خفا ہوے
اتنی سی بات کہتے گنہگار ہوگیا

ای داغ کیا بتائین محبت مین کیا ہوا
بیٹھے بٹھائے جان کو آزار ہوگیا

نالہ ہر اک لشہ کے جگر سے نکل گیا
جی ہی نکل گیا وہ جدھر سے نکل گیا

اللہ رے اوسکا حسن ترقی بلا کی ہے
ہر موی زلف موے کمر سے نکل گیا

جس دل پہ وہ نگاہ پڑی دل کی یار تھی
یہ نیچہ ہزار سپر سے نکل گیا

الہی جوش گریہ کا ان جذب وضبط پر | دریا ہمارے دیدۂ تر سے نکل گیا

وہ داغ بیوفا تو نہو آج دھوم ہے
کوئی غلام آپ کے گھر سے نکل گیا

وہ جانا پھیر کر چتون کسیکا | ہمارے ہاتھ مین دامن کسیکا
غبار آلودہ ہین پائے حنائی | مٹا کر آئے ہو مدفن کسیکا
زمانے کے چلن سیکھے ہین تونے | کسی کا دوست ہے دشمن کسیکا
کلیجا تھام لوگے جب سنوگے | نہ سنوائے خدا شیون کسیکا
مرے ماتم مین وہ آئین تو کہنا | کرین غم آپکے دشمن کسیکا

وہ پہرون دیکھتے ہین داغ کے داغ
کسیکی سیر ہے گلشن کسیکا

گیا ہے عرش معلے پہ شور نالون کا | خدا بھلا کرے آزار دینے والونکا
وہ اپنا دست حنائی بھی رکھتے ڈرتے ہین | علاج کون کرے میرے دل کی چھالونکا
ہمین نہین تری درگاہ کی سوا یارب | فلک نہ دون کا ٹھکانا خراب حالون کا

وہ پھول والون کا میلہ وہ سیر یاد ہے داغ
وہ روز جھرنے پہ جمگھٹ پری جمالون کا

## ردیف الباء

ہم مٹ گئی تو پرسشِ نام و نشان ہی اب
اسکی تلاش کر کہ محبت کہان ہی اب

مین کیا کرون بلا سی جو تو مہربان ہی اب
وہ دل کہان ہی اب وہ طبیعت کہان ہی اب

ہرگز نہ تھا زمانۂ سابق مین یہ فلک
جس آسمان کی دھوم تھی وہ آسمان ہی اب

بی مہری و وفا و دل آزار و دل ستان
جی ڈھونڈھتا ہی جسکو وہ پیدا کہان ہی اب

تم یار سا سہی مگر اتنا تو سوچ لو
کچھ دیکھ ہی لیا ہے جو دل بدگمان ہی اب

دو ظالمون مین لاگ ہوئی میری واسطے
نامہربان ہی وہ تو فلک مہربان ہی اب

ظالم کہین خدا نہ کرے تو سُنے اوسی
جو کچھ شبِ فراق مین وردِ زبان ہی اب

اللہ وہ زمانہ تاثیر کیا ہوا
کہنے کے واسطے مرے لب پر فغان ہی اب

بیٹھے ہین ہم بھی گوش بر آواز کہہ تو دو
آنا ہے جسکو آئے یہان امتحان ہی اب

قربان جاؤن دردِ جگر کے وہ کہلی تھی
یہ پوچھتے ہین مجھسے بتا تو کہان ہی اب

ملنے کے بعد رنج اوٹھائے ہین اس قدر
شکرِ وصال بھی مری لب پر فغان ہی اب

کیا کیا ملائے خاک مین انسان چاند سے
سچ پوچھیے اگر تو زمین آسمان ہی اب

مدت ہوئی کہ داغ کو سنتے تھے سوئے دیر
کیا جانئے وہ خدائی کا مارا کہان گیا

نہین سنتا ستم ایجاد ہماری یارب — تجھسے ہر وقت ہی فریاد ہماری یارب

پھر کوئی مانے نہ مانے ہمین پروا کیا ہے — مان لے گر دل ناشاد ہماری یارب

ہجر مین زندہ رہا داغ تو وہ کہتے ہین
ہاے بیکار ہوئی بیداد ہماری یارب

کیسے ہی دم ہی مہر و وفا کا نشان ہی اب — تجھسا اگر نہین ہی تو مجھ سا کہان ہی اب

اک اک گھڑی ہی وعدی کی اک اک برس مجھے — تم دو گھڑی کہو مری درد زبان ہی اب

کیا مر گیا ہون دیکھ تو اے چارہ گر مجھے — اونکی زبان سی میری وفا کا بیان ہی اب

آخر یہ ہوگیا دہن تنگ کا جواب — گنجائش اپنی آپکے دل مین کہان ہی اب

باقی ہی آدھی رات مگر اسکا کیا جواب — گھبرا کے وہ یہ کہتے ہین وقت اذان ہی اب

سینے سے میرے دست تسلی اوٹھائیے — یہ بھی دل نحیف کو بار گران ہی اب

دیکھو ذرا سی شرم نے سب کچھ مٹا دیا — وہ آنکھ وہ نگاہ وہ چتون کہان ہی اب

کیا لطف دوستی کہ نہین لطف دشمنی — دشمن کو بھی جو دیکھیے پورا کہان ہی اب

یہ کیا کہا کہ حشر کے دن آزمائینگی — مین خوب جانتا ہون مرا امتحان ہی اب

تمکو یقین نہین تو نہو اس کا کیا علاج
کمبخت داغ تجھسے بہت بدگمان ہی اب

دل ناکام کے ہین کام خراب — کر لیا عاشقی مین نام خراب
زلف ہے چور چشم یار شریر — حسن کا سب ہے انتظام خراب
واہ کیا منھ سے پھول جھڑتے ہین — خوبرو ہو کے یہ کلام خراب
داغ ہے بدچلن تو ہونے دو
سو مین ہوتا ہے اک غلام خراب

## ردیف باے فارسی

مہربان ہو کے جب ملین گی آپ — جو نہ ملتے تھے سب ملین گی آپ
ہجر کا شکوہ حشر مین کرتا — وان تو ہے یہ غضب ملینگے آپ
ڈرتے ڈرتے کہونگا راز نہان — خواب مین مجھسے جب ملینگے آپ
دم رخصت یہ چھیڑ دیکھو تو — مجھسے کہتے ہین کب ملینگے آپ
کاروان کی تلاش کیا اے دل — آگے منزل پہ سب ملینگے آپ
ایک تو وعدہ اور اوس پہ قسم — یہ یقین ہے کہ اب ملین گے آپ
داغ اک آدمی ہے گرماگرم
خوش بہت ہونگے جب ملینگے آپ

کیا سبب شاد ہے بشاش ہی جی آپ سے آپ — چلی آتی ہی مجھے آج ہنسی آپ سے آپ

کبھی آئی ہی نہین کوچہ دلبر سے صبا
کھل گئی آج مری دل کی کلی آپ ہی آپ

سوچتے ہین کہین تدبیر سے قسمت والی
کہ نکل جاتی ہین ارمان دلی آپ ہی آپ

کچھ تو فرمائیے اس بدمزگی کا باعث
آپ ہی آپ ہی رنجش خفگی آپ ہی آپ

کبھی کثرت سی غرض ہی کبھی وحدت منظور
کبھی وہ انجمن آرا ہے کبھی آپ ہی آپ

دل لگی آگ ہی اے داغ خبر لو جلدی
جو لگائے سے لگے کب وہ بجھے آپ ہی آپ

کم نہین سامان مین ہنگامہ محشر سی آپ
دیکھیے دل کو دعائین لگی اس گھر سی آپ

اپنے سینے سے دبا دیجیے ذرا سینہ مرا
چور کیجیے شیشہ دل کو اسی پتھر سے آپ

وصل مین کیسی حیا مین تو نہ مانونگا کبھی
سہم کر چپ ہو رہے کیا شبہ میری ڈر سی آپ

حضرت زاہد ہر اک نشہ کو عادت شرط ہے
مر نجائین گے شراب چشمہ کوثر سے آپ

ابتدا سی انتہا تک عشق مین ہین خوفناک
امتحان سی غیر شام غم سی ہم محشر سی آپ

شرم سی گو اب کسی جانب پلک اوٹھتی نہین
چٹکیان لینگے کلیجے مین اسی نشتر سی آپ

حضرت زاہد نکل آیا فلک پر آفتاب
پیر و مرشد اب تو اوٹھیے میکدی کی در سی آپ

کیون جناب داغ یاد اللہ میری یاد سے
سلام
بھیس بدلے رات کو آتے تھے کسکی گھر سی آپ

۳۰۱۳۶

## ردیف تاے فوقانی

بزم دشمن مین نہ کھلنا گل تر کی صورت
جاؤ بجلی کی طرح آؤ نظر کی صورت

نہ مٹائے سی مٹی فتنہ و شر کی صورت
نظر آتی نہین اب کوئی گذر کی صورت

اوسکو دیکھے کوئی محفل مین یہ کسکی طاقت
ہر بشر دیکھنے لگتا ہے بشر کی صورت

یاد تشبیہ سی دوہرے وہ ہوے جاتی ہین
کیون رگ جان سی ملائی تھی کمر کی صورت

آئی تھی گھر مین مرے آگ ہوا بنکر
ٹھنڈے ٹھنڈے وہ گئے باد سحر کی صورت

ہاتھ آنکھون پہ شب وصل عبث رکھتے ہو
میری صورت نہ سہی دیکھو سحر کی صورت

آپ لیتے ہین عبث شرم سے نیچی آنکھین
چبھ گئی یہ ہی ادا دل مین نظر کی صورت

منتظر ہجر مین ہم وصل مین مشتاق ہو تم
نظر آتی نہین دونون کو سحر کی صورت

کوئی دم کوئی گھڑی کل نہین پڑتی دل کو
مین بیان کس سے کرون آٹھ پہر کی صورت

ہے طرفہ تماشا سر بازار محبت
سر بیچتے پھرتے ہین خریدار محبت

اللہ کرے تو بھی ہو بیمار محبت
صدقے مین ترے چھوٹین گرفتار محبت

ابرو سے چلے تیغ تو مژگان سے چلے تیر
تعزیر کے بھوکے ہین خطاوار محبت

اسو اسطے دیتے ہین وہ ہر روز نیا داغ
اک درد کے خوگر نہ ہون بیمار محبت

ہے گور الٰہی قفس تنگ سی کیا کم
مر کر بھی تو چھوٹے نہ گرفتار محبت

کچھ تذکرہ عشق رہے حضرت ناصح
کانون کو مزہ دیتی ہے گفتار محبت

دل بھول نہ جای کسی مژگان کی کھٹک کو
کچھ چھیڑ رہے اے خلش خار محبت

جو چارہ گر آیا مرے بالین پہ یہ بولا
اللہ کو سونپا تجھے بیمار محبت

ثابت قدم ایسی رہ الفت مین نہونگی
تھا ہمکو تہ تیغ بھی اقرار محبت

دیکھا ہے زمانے کو ان آنکھون نی تو ای داغ
اس رنگ پہ اس ڈھنگ پہ انکار محبت

شب وصل وان شرم سی رخ پہ زلف
یہان یہ یقین اب نہ جائیگی رات

نہ نکلیگا دل کوچۂ زلف سے
مسافر کو رستہ بھلائیگی رات

شب ہجر چمکائیگی داغ دل
فلک تجھکو تارے دکھائیگی رات

گریزان ہے کیون اس قدر روز وصل
ٹھہر تجھکو کھا نہ جائیگی رات

شب وصل کی داغ یہ آرزو
خدا سے نہ تجھکو ملائیگی رات

شعلہ رو سیکڑون نظر آئے
ہین زمین پر بھی آفتاب بہت

شام ہونے تو دو چلے جانا | ہے ابھی تیسرا آفتاب بہت
کچھ سمجھکر وہ ہو رہے خاموش | تھے مری بات کے جواب بہت

دیکھیے کب عدم کو جاناؤ
کر چکے داغ پا تراب بہت

عالم یاس مین گھبرائے نہ انسان بہت | دل سلامت ہی تو حسرت ہی تو ارمان بہت
قتل ہونے نہ دیا شکر جفا نے مجھکو | کام آتے ہین بری وقت مین انسان بہت
سر اوٹھاتا نہین تو شرم جفا سے ظالم | یا کیے ہین کسی کمبخت نے احسان بہت
تم کہ بیداد کرو اور نہ شرماؤ ذرا | ہم کہ نا کردہ گنہ اور پشیمان بہت
دل ہی کس طرح بھلاؤن تجھی ای پردہ نشین | بیخودی مین بھی تو رہتا ہی ترا دھیان بہت
رنگ لائیگا ترا دست حنائی کافر | ایک دن لائینگی اس ہاتھ پہ پیمان بہت

بزم احباب مین اے داغ کبھی تو منھ بول
دیکھتے ہین تجھے ہر وقت پریشان بہت

وہ عدو کی ساتھ آئی ہین عیادت کو مری | اک نظر ہی سوی دشمن اک نظر ہی سوی دوست
ای صبا تو ہی اوٹھائی چل ذرا وقت خرام | قد آدم سی زیادہ بڑھ گئی گیسوی دوست
نا شکیبی کر رہی ہین مشتاقون سی کیا کیا خوبروی | دیکھتے ہی میری صورت تن گئی ابروی دوست

نہین سنتی وہ اب ہماری بات
سچ ہے بن آئے کی ہی ساری بات

خیر سے اوسنے ہی نہ پوچھا حال
کرنے دیتی نہ بیقراری بات

حال دل سُن کے یہ جواب ملا
اب نہ ہوگی مری تمھاری بات

لوٹ لیتی ہے داغ کے دل کو
تیری ہر ایک پیاری پیاری بات

## ردیف تاے ہندی

کہان تون نے سینے پہ اپنے کھائی چوٹ
ادھر اودھر کے جو کرتی ہی خودنمائی چوٹ

سلام مینے کیا رکھکے ہاتھ سینے پر
وہ جانتے ہین مجھی دیکھکر چھپائی چوٹ

نگاہ و آہ مین کس کس طرح چلین چوٹین
یہ چال تھا ادھر آئی ادھر لگائی چوٹ

یہ بعد مرگ رہا درد کا اثر اسے داغ
کہ استخوان مرے کھا کر ہما نے کھائی چوٹ

نہ ہوا ایک نگہ سی جو مرا کام تمام
پھر کے پھر دیکھ لیا اوسنے دوبارہ جھپٹ

جب پیشانی عاشق کی مصیبت سُن لی
اوسنی بکھری ہوئی زلفون کو سنوارا جھپٹ

پھر نہ کہیے گا کہ ہم سے نہ کہا داغ کا حال
لیجیے اوس کی خبر آپ خدارا جھپٹ

## ردیف ثاے مثلثہ

آپ ہی ماری ہو ہری کی جو وفا تو کیا عبث
عجز و نیاز عشق ہیچ خواہش التجا عبث

کیوں مجھ کو کیا عجب کہ اگر کوئی وفا کرے
کہنے کو تھا بجا درست منہ سے نکل گیا عبث

عشق میں تیرے فتنہ گر رنج اٹھائی بقدر
تکیہ کلام ہی مرا کوئی کرے وفا عبث

عشق کیا ہی کرتے ہین یونہین ہزارون مرتے ہین
داغ کے جان و مال کو روتے ہین آشنا عبث

پڑ رہی اب تمھین پر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث
ہوا کیون تیز خنجر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث

خفا رہتی ہوا کثر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث
ستم ہوتی ہین مجھ پر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث

کہا گر ہمنے ہرجائی تو کیون تم نے برا مانا
بہم لڑتے ہو دن بھر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث

اشارہ دیکھی تمھین مجھسی دلنشی آج دو باتین
یہی چرچا ہے گھر گھر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث

ہمھین جانو تمھین سمجھو وہ کیون آشنا پریشان ہے
بتائے داغ مضطر کیا سبب کیا وجہ کیا باعث

## ردیف جیم تازی

روکا ہی کیا رشک بٹھاتا ہی رہا ضعف
بیتابی دل لے ہی گئی غیر کے گھر آج

اندیشۂ فردا نہ رہے حضرت زاہد
میخانے مین پی لیجیے تھوڑی سی اگر آج

ہر نقش قدم مین ہی اثر خون جگر کا
تلوون سی تری کسنی ملے دیدۂ تر آج

بسمل ہی کیا اوسکو جسے خواب مین دیکھا
سوتی مین بھی لڑتی رہی قاتل کی نظر آج

وعدی یہ مری اونکی قیامت کی ہی تکرار
اور بات ہی اتنی کہ اودھر کل ہی ادھر آج

یان قصد عدم کا ہی وہان قتل کا سامان
دیکھین تو سہی پہلے بندھے کسکی کمر آج

یہ شوق یہ ارمان یہ حسرت یہ تمنا
کیا ہو مرے قابو مین تم آجاؤ اگر آج

معلوم نہین کل مری تقدیر مین کیا ہی
لے نالۂ دل عالم بالا کی خبر آج

وہ مین کہ میسر تھا مجھے ساغر جمشید
پیتا ہون تو کرتا ہے کبھی خون جگر آج

وہ مین کہ مرا قصر ہر اک رشک ارم تھا
بستر ہے گدایانہ سر راہگذر آج

وہ مین کہ مری عرش پہ تھی منزل عالی
کرتی ہی زمین بھی مری قدمون سی حذر آج

وہ مین کہ مجھے عالم بالا کی خبر تھی
ای بیخبری خاک نہین اپنی خبر آج

وہ مین کہ مجھے سیر گلستان سی غرض تھی
ہے خون جگر اور مرا دیدۂ تر آج

سامان تھا دنیا کا مرے واسطے موجود
دنیا سے گذرنے کو نہین زاد سفر آج

تھی کل سے تلاش اون کی مرے قتل پہ ای داغ
نکلے وہ عزادار بنے غیر کے گھر آج

میرا جدا مزاج ہی اون کا جدا مزاج
پھر کس طرح سی ایک ہو اچھا برا مزاج

دیکھا نہ اس طرح کسی معشوق کا غرور
اللہ کیا دماغ ہے اللہ کیا مزاج

نا اتفاقیان تھین پیام وسلام تک
جب مل گئی نظر سے نظر مل گیا مزاج

کل ون کا سامنا جو ہوا خیر ہو گئی
بدلی ہوئی نگاہ تھی بدلا ہوا مزاج

اونکو بغیر چھیڑ کیے چین ہی نہین
کتنی شریر طبع ہے - کیا چلبلا مزاج

سچ ہے خدا کی دین مین کیا دخل ہو سکے
اک داغ کا مزاج ہے اک آپ کا مزاج

جاے آسودگی کہان ہے آج
جو زمین کل تھی آسمان ہے آج

تم وہان تھے تو دل وہان تھا کل
تم یہان ہو تو دل یہان ہے آج

اس ہدف پر لگائین گے وہ تیر
دل نشین داغ کا نشان ہے آج

## ردیف جیم فارسی

غربت کی رنج فاقہ کشی کے ملال کھینچ
اے داغ پر زمانے سے دست سوال کھینچ

نازک بہت تنی ہی رشتۂ الفت نٹوٹ جاے
اتنا نہ اپنے آپ کو اے مہ جمال کھینچ

قامت دکھا کے آج صنوبر کو کر قلم
سولی پہ سرو باغ کو اے نونہال کھینچ

وہ ٹھنڈی چین سے گھر کو چلی گئی — لی اور آہ سرد دل پر ملال کھینچ

اے **داغ** جاذب عشق کی دیکھین گے اب کشش
کی اوس کشیدہ رو نے تو ہم سے کمال کھینچ

یون مصور یار کی تصویر کھینچ — کچھ ادا کچھ ناز کچھ تقریر کھینچ
کیون کھٹکتا ہے عبث ای خار عشق — پانکل یا دامن تاثیر کھینچ
ہو چکا ای سفاک عذر ناز کی — تو کمان کی طرح دل سے تیر کھینچ
دامن یوسف اگر کھینچا تو کیا — اے زلیخا دامن تاثیر کھینچ

**داغ** کو تو نیم بسمل چھوڑ دے
دل سے اے سفاک آدھا تیر کھینچ

یہ جانتے ہین جان تو جائیگی ایکدن — ناصح کے ڈر سے خیر مناتی ہین جھوٹ سچ
وعدہ وفا کرین نکرین آئین یا نہ آئین — گھبرا کے کچھ وہ بول تو جاتی ہین جھوٹ سچ

انصاف یہ کہ اونکے سوالون کا کیا جواب
باتین اگرچہ ہم بھی بناتے ہین جھوٹ سچ

## ردیف حاے حطی

پکارتی ہے خموشی مری فغان کی طرح — نگاہین کہتی ہین سب راز دل زبان کی طرح

ا[illegible] جہان کی طرح
کہان کی وضع کہان کی ادا کہان کی طرح

چھڑا دے قید سے اے قید ہم اسیرونکو
لگا دی آگ قفس کو بھی آشیان کی طرح

کبھی تو صلح بھی ہو جائے زہد و مستی مین
کبھی شیخ بھی میخوار ہو مغان کی طرح

جلا کے داغ محبت نے دل کو خاک کیا
بہار آئی مری باغ مین خزان کی طرح

حیا نے روک لیا جذب دل نے کھینچ لیا
چلے وہ تیر کی صورت کھنچے کمان کی طرح

تلاش یار مین چھوڑی نہ سرزمین کوئی
ہماری پاؤن مین چکر ہے آسمان کی طرح

جھکی ہی جاتی ہے کچھ خود بخود حیا سے وہ آنکھ
گری ہی پڑتی ہی بیمار ناتوان کی طرح

یہ سد راہ ہو کس کا پاس رسوائی
رکے ہوے ہین مری اشک کاروان کی طرح

ادای مطلب دل ہی سیکھ جائے کوئی
انھین سنا ہی دیا حال داستان کی طرح

یہ دل ہی ایکا گھر رہے شوق سہی لیکن
شکیب و راحت و صبر و قرار جان کی طرح

قیامت آئی شب وصل میری گھر کے پاس
رقیب نے اوسے آواز دی اذان کی طرح

مجھے یہ حکم ہے زنہار تم نہ کرنا عشق
نصیحتین بھی وہ کرتے ہین امتحان کی طرح

ہم اپنے ضعف کے صدقے بٹھا دیا ایسا
ہلے نہ در سے ترے سنگ آستان کی طرح

کچھ اونسے کہنے کو بیٹھے تھے ہم جو خلوت مین
رقیب آ ہی گیا مرگ ناگہان کی طرح

مین پوچھتا ہون آپسے الفت کے باب مین
دیجیے خدا کے واسطے اچھی کوئی صلاح

دل کو صلاح کار بنا کر ہوی خراب
دشمن وہی ہے دی جو بُری بات کی صلاح

کہتے ہین جب وہ مجھسے تجھے ہم کرینگے قتل
کہتا ہون ہاتھ باندھکے جو آپ کی صلاح

رنج فراق یار مین مرجاؤن یا جیون
مین تجھسے پوچھتا ہون یہ اے بیکسی صلاح

گذری ہے باتون باتون مین آدھی شب وصال
میرے حضور شام ہے اونکے حضور صبح

مین نے شب فراق یہ کہکر گذار دی
وہ آئی لو وہ آئی - دل ناصبور صبح

بے صبریون سے داغ شب غم مین فائدہ
کمبخت تیرے نالون سے ہوگی ضرور صبح

دل نہ رہا سینے مین دم کی طرح
ٹوٹ گیا تیری قسم کی طرح

تم مرے دل مین رہو دم کی طرح
دم نہ سہی حسرت و غم کی طرح

عہد کسی طرح گوارا نہ تھا
اوس نے قسم کھائی ہے سم کی طرح

جب یہ کہا مرتے ہین کہتے ہین وہ
مر نہ گئے اہل عدم کی طرح

غیر کے آگے وہ مرے حال پر
لطف بھی کرتے ہین ستم کی طرح

## ردیف خاے معجمہ

ہوئی جب سے زبان یار گستاخ
خوشامد گو ہوے ناچار گستاخ

رہوں چپ تو کہیں چپ لگ گئی ہے
اگر بولوں بنائیں یار گستاخ

کہا کیا کیا دم عرض تمنا
ہوا سو بار چپ سو بار گستاخ

تری رحمت اگر حامی نہ ہوتی
نہوتے کافر و دیندار گستاخ

تہ خنجر رہے پاس ادب داغ
نہ ہو نا مرتے دم زنہار گستاخ

نرگسی چشم سے ہے بلا کی شوخ
شوخ بھی اور انتہا کی شوخ

ہر نگہ تیری انتہا کی شریر
ہر ادا تیری انتہا کی شوخ

جو فرشتے سے بھی نہ باز آئے
ہے زبان ایسے بیحیا کی شوخ

## ردیف دال مہملہ

بھاگوں علاج درد محبت سی کیوں نہ میں
دینگے طبیب زہر یقین ہی دوا کی بعد

دیتی ہیں داغ لطف و عنایت سی بیشتر
دل مانگتے ہیں کینہ و جور و جفا کی بعد

بھولی ہم اونکو پہلے ہی ناراض کردیا
چھوٹے ہم اونسی کرتے تھی شکوی دعا کی بعد

آرام کے لیے ہے تمھین آرزوی مرگ
اے **داغ** اور چین نہ آیا فنا کی بعد

ہے قہر اگر اب بھی نہو راز نہان بند
لب بند نفس بند دہن بند زبان بند

جس دل کو لگی ہو وہ کری خاک فغان بند
کیجیے تری فریاد پہ کس کس کی زبان بند

مقبول نہو نگی کسی می کش کی دعائین
میخانہ کا دروازہ نہ کر پیر مغان بند

کیا جانے گئے چھپ کے شب وصل کدھر سے
تا صبح جو دیکھا تو رہا قفل مکان بند

وہ زیست نہین موت ہی ای **داغ** پھر اسکو
زندان علائق مین ہو جو کوئی جوان بند

دل مین ہی غم و رنج و الم حرص ہوا بند
دنیا مین مخمس کا ہمارے نہ کھلا بند

ای محتسب اک دم سی تری کتنے جفا ہین
شیشے کا ہے دم بند صراحی کا گلا بند

دم رکتے ہی سینے سی نکل پڑتی ہین آنسو
بارش کی علامت ہے جو ہوتی ہے ہوا بند

رک جائے جو رونے سی وہ نالہ نہین اپنا
محشر مین بھی ہوگا نہ یہ آزاد ذرا بند

کہتے تھے ہم ای **داغ** وہ کوچہ ہی خطرناک
چھپ چھپ کے مگر آپ کا جانا نہ ہوا بند

چھپتے ہین کب چھپائی سی ای خوبرو ستم پسند
آنکھین یہ کہ رہی ہین کہ آیا ہے تو پسند

ناکام جاہ و دان کی مجھے آرزو پسند
گم کردہ کاروان کی مجھے جستجو پسند

ای غم معاف کر کہ یہ حصہ ہے عشق کا
مہمان کو نہ آئیگا چھوٹا لہو پسند

خاموش سنتی رہتی ہے ہر دن شب فراق
تصویر یار کو ہے مری گفتگو پسند

جی چاہتا ہے روز بدل جاے روزگار
مٹ جائے وہ زمانہ جسے آئے تو پسند

آنسو گرا جو آنکھ سے تقدیر نے کہا
ملتے ہین دیکھ خاک مین یون آبرو پسند

بدنام کردیا ہے تمھین عشق غیر نے
اب ہو گیا خطاب تمھارا عدو پسند

پہرون پڑھی ہے حضرت داؤد پر درود
جب آگیا ہے داغ کوئی خوش گلو پسند

ہوتی ہی جنس مہر و وفا چار سو پسند
آگے تری پسند کرے جسکو تو پسند

میری طرح سی جائیگی تجھپر کسیکی جان
میری طرح سے آئیگا عالم کو تو پسند

جنت مین پھول پھول کو مین سونگھتا پھرا
دنیا مین بھی کسی گل عارض کی بو پسند

افسانۂ کلیم و تجلی بہت سنا
وہ آنکھ آنکھ ہے جسے آجائی تو پسند

کیا کیا بری طرح سے ملایا ہی خاک مین
آنکھون کو بھی نہین مری دل کا لہو پسند

دینی لگے اخیر وہ باتون مین گالیان
جانا کہ اسکو آئی مری گفتگو پسند

رگ رگ سی دم نکال لیا ڈھونڈ ڈھونڈ کر
درد فراق کی ہے مجھے جستجو پسند

سو حسرتون مین ایک تو معلوم ہو مجھی
یہ شوق ناپسند ہے یہ آرزو پسند

رغبت ہی ہجر مین اسی آب و طعام سی
آنسو عزیز زہر گوارا لہو پسند

ای داغ ہچکچاتے ہو ذلت سے عشق کی
دنیا مین ہو تمھین تو بڑے آبرو پسند

نہ کیونکر افضل ہمارا محمد
کہ ہے اپنے پیاری کا پیارا محمد

الٰہی یہ محشر مین ہم کہتے جائین
کہان ہے کہان ہے ہمارا محمد

یہی بات عاشق نے معشوق سی کی
نہین تیری فرقت گوارا محمد

ق

کہین گے یہی اوس شہ انبیا سے
وہان ہونگے جب آشکارا محمد

شفیع امم روز محشر تمھین ہو
ہمین ہے تمھارا سہارا محمد

بلا لو مدینے مین پھر داغ کو تم
نہین ہند مین اب گذارا محمد

خدا دے تو دے آرزوی محمد
کرے چشم و دل جستجوی محمد

کہان باغ جنت کہان باغ تیرا
کہان بوئے گل اور بوی محمد

الٰہی نہ ہو داغ کا بال بیکا
رگ جان ہے تار موے محمد

تم مہربان ہو گئے تا آسمان — عداوت مری ہے محبت کی بعد
از دین گئے وہ حوروں سے فردوس مین — یہ فتنہ اوٹھیگا قیامت کی بعد
مجھے منھ لگا کر نہ دل سے اوتار — کہ ذلت نہین دیتے عزت کی بعد

تڑپنا نہ دیکھا گیا داغ کا
ہوا خاتمہ کس مصیبت کے بعد

ای وعدہ فراموش رہے تجھکو جفا یاد — یہ بھول بھی کیا بھول ہے یہ یاد بھی کیا یاد
بھولا نہین ہین قطع تعلق مین غم و عیش — اسکا بھی مزا یاد ہے اوسکا بھی مزا یاد
دل دیتے ہین لو مفت مین کیا یاد کروگی — احسان جو مانوگے تو آئیگی وفا یاد

چُبھتا تھا لڑکپن ہی سی کچھ بانکپن اوسکا
ترچھی سی نگہ یاد ہے برچھی سی ادا یاد

محشر مین حسینون کی طرف تاک لگائی — وہ مین ہی تو ہونگا یہ رہے تمکو بتا یاد
تم بھولتے ہو آج کی بات آج ہی اکثر — مشکل ہے اگر وعدۂ فردا نہ رہا یاد

معشوق سے ای داغ تغافل کا گلہ کیا
کیون یاد کرے تمکو کرے اوسکی بلا یاد

لو اونکے گھر سے ہو گئے میری ندیم بند — رکھتا نہین ہے کام کسیکا کریم بند

ہوگا دم اخیر بھی لب پر مرے الم
ہو گئے زبان پڑھکے الف لام میم بند

قاتل کی طرز نیم تبسم اوڑائی ہے
لب نیم وا ہین زخم جگر کے تو نیم بند

ایسی سُنی ہین ہم نے بہت لن ترانیان
رو کے سے کب ہوئی ہے زبان کلیم بند

چوری سے کوئی رات کو نکلا ہے دیکھیے
دروازہ گھر کا نیم ہے وا اور نیم بند

ہم بحر اشک روک کے رکھتے ہین آنکھ مین
کوئی کرے تو کوزے مین دریا حکیم بند

ای داغ اوستے جور و جفا کا گلہ عبث
تیرے کہے سے ہوگی نہ رسم قدیم بند

## ردیف ذال معجمہ

لاکھ لکھیے اونھین اندوہ و محن کا کاغذ
کب وہ پڑھتے ہین کسی سوختہ تن کا کاغذ

آتش رنگ حنا سے ترے ہاتھون مین نگار
جل نہ جائے کہین اوس سوختہ تن کا کاغذ

غور سے ہمنے جو دیکھا تو صفت سے تیری
کوئی خالی نہین ارباب سخن کا کاغذ

آئی پیری تو کہان رنگ جوانی کی بہار
اکہ بگڑ جاتا ہے تصویر کہن کا کاغذ

ورق دل پہ کھنچی داغ صنم کی تصویر
تھا اسی کام کا یہ اور اسی فن کا کاغذ

ہین میرے گلے کے ہار تعویذ
اک درد جگر ہزار تعویذ

کھینچی ہین زمین پر لکیرین یون لکھتے ہین خاکسار تعویذ
دشمن مری زہر گھولتی ہین اور مونس و غمگسار تعویذ
چاہون جو پئے مزار تعویذ ہون سنگ ستم ہزار تعویذ
قرطاس فلک جو مجھکو ملتا لکھتا پئے حب یار تعویذ
ان بازو وپر فدا ہین جوشن صدقے قربان نثار تعویذ
جوڑا جو کھلا تو کھل پڑا دل ہم سمجھے تھے ائے نگار تعویذ

تسخیر پری کے واسطے داغ
لکھتا ہون مین باربار تعویذ

## ردیف رائے مہملہ

تمام عالم مین خاک چھانی۔ یہ عشق آخر کو تنگ ہوکر
جب آدمی کو نہ پایا تو وہ تو دل پہ بیٹھا خدنگ ہوکر
وہی تو ہے شعلۂ تجلی کہ دشت ایمن سے تنگ ہوکر
جب اوس نے اپنی نمود چاہی کھلا حسینون پہ رنگ ہوکر
نہ دیکھو۔ دیکھو تم آئینے کو کہ مجھکو رہتا ہے ہول ہر دم
کہین نہ جم جائے عکس اس کا رخ مصفا پہ زنگ ہوکر

نگاہ دزدیدہ کسنے دیکھی دکھاؤ آنکھیں کرو نظارے
لڑیگی میدان مین نگہ کیا لڑی اگر خانہ جنگ ہوکر
برنگ حسرت مثال ارمان جو آگیا یان سے پھر نہ نکلا
رہیگا سینے مین تیر تیرا اسیر قید فرنگ ہوکر
کچھ ایسے فتنون پہ فتنے اوٹھے کہ شور محشر بھی چیخ اوٹھا
اوٹھی قیامت بھی ساتھ میرے بتون کے کوچے سے تنگ ہوکر
نہ وہ نظارے نہ وہ اشارے نہ ویسے غمزے نہ ویسی چشمک
غضب ہے پابند شرم ٹھیری نگہ تری شوخ و شنگ ہوکر
وہ قتل کرتے ہوے جب جھجکے تو یاد آغاز عشق آیا
کہ یار رہا یون ہی رہگئی تھی ہمارے دل مین امنگ ہوکر
کھلے الٰہی نہ عقدۂ دل کہ اس سے امید بندھ رہی ہے
عجب نہین آرزوئین نکلین جو دل کی تنگی سے تنگ ہوکر
بھرے ہوے ہین ہزار ارمان پھر اوسپہ ہے حسرتون کی حسرت
کہان نکل جاؤن یا الٰہی مین دل کی وسعت سے تنگ ہوکر
کھلی ذرا چشم جنگ جو بھی نکل گئی دل کی آرزو بھی

بڑا مزا اوس ملاپ کا ہے جو صلح ہو جاے جنگ ہو کر

رہے گا خنجر پہ تیرے دھبا کہ تونے بے جرم اوس کو مارا

یہ داغ کا خون ہے چھٹے گا نہ مٹتے ہرگز یہ رنگ ہو کر

نہ رکھو حشر پہ موقوف داستان میری
کرو خدا کے لیے رحم اہل محشر پر

اوڑی ہی خاک مانی مین جسقدر ابتک
جمی ہے آکے ہمارے دل مکدر پر

وہ چشم مست پھرا دے جو وہ پنجۂ مژگان
کہ جیسے ہاتھ کسی نازنین کا ساغر پر

نیاز و ناز دکھاتا ہے یہ نشیب و فراز
زمین ہے زیر قدم آسمان ہے سر پر

امید وصل ہو گیا۔ ایک وعدۂ دیدار
اوسے بھی تونے تو رکھا ہے روز محشر پر

نہین ہے ہوش سے خالی ہماری بیہوشی
کہ بیخودی مین گرے بھی جو ہم تو ساغر پر

فلک کرے بھی جو سامان عیش کو برباد
تو جام جم یہ گرے آئینہ سکندر پر

اولجھ رہا ہے وہ دیوانہ داغ دربان سے
بپا ہے حشر کا ہنگامہ آپکے در پر

وہ نازک کہ جامے سے باہر نکل کر
تھکے اس طرح جس طرح کوئی چل کر

محبت نے کی جب مری دستگیری
مقدر نے رو رو دیا ہاتھ مل کر

ہماری گواہی نہ دی حشر کے دن
ہوے کچھ ادھر کچھ اودھر لوگ ٹل کر

نہ اوٹھنے دیا دل نے اوس انجمن سے — کیا قصد سو بار زانو بدل کر
ہوے ایک دیر و حرم کے مسافر — کچھ اس راہ چلکر کچھ اوس راہ چلکر
رہ عشق کی ٹھوکرین ہم سے پوچھو — کہ سنبھلے ہین گر کر گرے ہین سنبھل کر
نہ پوچھو شب ہجر کیونکر بسر کی — یہ کروٹ بدل کر وہ کروٹ بدل کر

ہوئی بے اثر سرد مہری بتون کی
یہ ٹھنڈے ہوے حضرت **داغ** جلکر

غم کیونکر نہ میسر کیجیے غافل ہوکر — کہ ملا ہے ہمین اک قطرہ تہ دل ہوکر
صدقے اوس ابروے پر خم کے تمنا ہے یہی — حشر تک لوٹے اس تیغ کی بسمل ہوکر
لیگئی دل کو چرا کر تری دزدیدہ نظر — لٹ گئے ہم تو رہ عشق مین غافل ہوکر

قدردان کوئی نہین اہل سخن کا اے **داغ**
کیا کرین آہ کسی کام مین کامل ہوکر

بخار اچھا نکالا سوز دل نے چشم گریان سے — کہ ہر آنسو بہ رنگ آبلہ ہے نوک مژگان پر
نمود صبح تک کیا جانے کیا رنگ بدلیگی — ابھی سے بیکسی چھائی ہے میری شام ہجران پر
الٰہی خیر ہو بند جب جنون نے ہاتھ دوڑایا — کہ اک آفت ہے دامن پر قیامت ہے گریبان پر
ملی تھی لب ہی اوس لب سے کہ مارا تیغ ابرو نے — یہ ناکامی کہ مجھکو موت آئی آب حیوان پر

ہجوم یاس و نومیدی و فوج حسرت و ارمان
چڑھائی لشکر غم کی ہی اک جان پر ارمان پر

نگاہ و غمزۂ و ناز و ادائی دل کو گھیرا ہی
کیا ان کافرون نی حملہ یکباری مسلمان پر

کہان ہین داغ می ای محتسب کچھ خبر ہی مجھکو
ٹپک کر اشک خونین رہ گئی ہین جیب و دامان پر

یہ خون داغ ہی ہرگز نہین چھٹنے کا ای قاتل
کہ اسکا حشر تک دھبا رہیگا تیری دامان پر

ڈالتے ہو کیون دوپٹے کا تم آنچل دوش پر
بار تھی پہلے ہی گیسوی مسلسل دوش پر

پہلے افعی تھین وہ زلفین اب ہوئین مار سیاہ
آئین اب زیر کمر رہتی تھین اول دوش پر

شاخ گل پر کچھ نظر کیجیے کہ سنبل کیطرف
دیکھیے اوسکی کمر یا زلف کا بل دوش پر

لیگئے ہین آج تو ای داغ وہ سینی سی دل
سر سلامت آپ پاینگے نہین کل دوش پر

یان دل مین خیال اور ہی وان مد نظر اور
ہی حال طبیعت کا ادھر اور۔ اودھر اور

ہر وقت ہی چتون تری ای شعبدہ گر اور
اک دم مین مزاج اور ہی اک پل مین نظر اور

ناکارہ و نادان کوئی مجھ سا بھی نہوگا
آیا نہ بجز بے ہنری مجھکو ہنر اور

ہون پہلے ہی مین عشق مین غرقاب خجالت
کیون مجھکو ڈبوتے ہین مری دیدۂ تر اور

مشہور ہے وہان مشورۂ قتل ہمارا
لو حضرت دل ایک سنو تازہ خبر اور

پھر بھر کی جو دیتی ہین وہ جام اور کسی کو — لے لیکی مزے پیتے ہین یان خون جگر اور
ہم جانتے ہین خوب تری طرز نگہ کو — ہے قہر کی آنکھ اور محبت کی نظر اور

ای داغ مئی عشق سے کیا زہر کو نسبت
ہے اس مین اثر اور - وہ رکھتا ہی اثر اور

حیف شرمندہ نہین تو ستم آرا ہوکر — ہم یہ کرتا ہے ستم - یار ہمارا ہوکر
یہ تمنا ہے شہیدون کو تری ای قاتل — کہ یونہین قتل ہون ہم - زندہ دوبارہ ہوکر
کل کچھ اقرار بھی تھا آج ہی بالکل انکار — مٹ گیا حیف ہی اتنا بھی سہارا ہوکر
خاک کس سوختہ جان کی ہی تری کوچی مین — کہ ہر اک ذرہ جو اوڑتا ہی شرارہ ہوکر
بے مزہ عشق کا آغاز سے انجام ہوا — ناگوار دل نازک ہے گوارا ہوکر
چھد گئی سوزن مژگان سی نقاب اوس رخ کی — رہ گیا گر کبھی پردے مین اشارہ ہوکر

غیر کے سر مین وہ کرتے ہین جو کنگھی اپنی
رشک - دل چیرتا ہے داغ کا آرا ہوکر

دی خوشی کی عوض اندوہ والم گن گن کر — لے شب وصل کی بدلی شب غم گن گن کر
یاد آتی ہے اگر اک نگہ لطف تری — بھول جاتا ہون تری لاکھ ستم گن گن کر
پیچ تقدیر کے کیا کیا مجھے یاد آتی ہین — شب کو اوس کاکل پرپیچ کی خم گن گن کر

تھا ہمین ہجر مین ایک ایک مہینا برسون — دن گذاری ہین تری سر کی قسم گن گنکر

انگلیون پر جو ہوا کرتی ہے گنتی ہر روز — یاد کرتے ہین وہ انداز ستم گن گن کر

چار ہی داغ دیے تونے فلک لاکی کو — جو سخی ہین نہین دیتی ہین درم گن گن کر

دس کی دو کہتے ہین جب لیتی ہین بوسی انکی — بھول ہم ڈال دیا کرتے ہین کم گن گن کر

ہمکو مطلب نہین دینار و درم سی ای **داغ**
شاد ہین داغ جگر عشق مین ہم گن گن کر

جواب وصل نکلا آپ کی منھ سی نہین بنکر — شکایت بھی یہان آئی تو لب پر آفرین بنکر

مکدر ہمکو رکھنا تھا تو یون ای چرخ رکھنا تھا — کدورت دلمین رہتی اوسکی کوچی کی زمین بنکر

جو کرتے پیروی مجنون کی ہم کیا ہمکو سودا تھا — مگر وہ دل مین بیٹھا لیلی محمل نشین بنکر

خیال نازکی سی کوئی نالے کر نہین سکتا — ہزارون آفتون سی بچ گئی تم نازنین بنکر

یہان ہم بدنصیبونکی جو حصے مین نہین آئی — الٰہی رہگئی کیا خوبی قسمت وہین بنکر

شراب عشق کی ہمنے عجب تاثیر دیکھی ہے — بگڑ کر یہ کہین دیتی ہی کیفیت ۔ کہین بنکر

نہین ہوتا اثر خجلت سی لب تک آ نہین سکتی — رہی ہی آہ سینے مین نگاہ خشمگین بنکر

کوئی معشوق سی ایسی زبردستی بھی کرتا ہے — کہ تیرا نام چھپتا ہے مری دل مین نگین بنکر

تمھاری لب کی آگی خندۂ گل کا یہ نقشہ ہے — کہ جس صورت کوئی بدشکل اترائی حسین بنکر

عتاب آلودہ چھری کی ادا پر لوٹ ہون قاتل — مری دل پہ چھری پھرتی تری چین جبین ہوکر

یہ سنتے ہی رہا اک شور برپا اوسکی محفل مین
گئے تھے رات کو کیا داغ دیوانی بھین بنکر

مٹ گئی عشق مین گھر سیکڑون ویران ہوکر — پھر گئی آنکھ تری گردش دوران ہوکر

جب کہین جاتے ہو آتے ہو پشیمان ہوکر — تمکو جانا نہین آتا ابھی مہمان ہوکر

اوسکو حسرت نہ رہی دشمن ایمان ہوکر — کوئی دن دیکھ لو اے داغ مسلمان ہوکر

ہم تو اوس داغ کی قائل ہین جو چمکی تا حشر — دل کی پردی مین چراغ تہ دامان ہوکر

دردِ سر ہونے لگا سنکے زیادہ تعریف — اوٹھ گئی آج وہ محفل سی پشیمان ہوکر

سانس بیتاب قدم تیز پریشان نظر — آئے ہو کیا طرف گور غریبان ہوکر

خیر بہتر ہے تغافل ہی سہی سن لینا — جان پر کھیل گیا کوئی پریشان ہوکر

مصلحت سی نہ کیا جور تو کیا ہوتا ہی — آدمی توبہ کرے دل سی پشیمان ہوکر

نالی رہجاتی ہین رک رک کی مری سینی مین — تیر بیٹھا ہے ترا حلق کا دربان ہوکر

یہ ہنر دست جنون کا یہ سلیقہ دیکھو — دھجیان اوڑتی ہین دامن کی گریبان ہوکر

کس خرابی مین ہین آزار محبت والے — یہ بگڑتا ہے مرض قابل درمان ہوکر

دیکھنے والے ہی سو عیب لگا دیتی ہین — کوئی جو چاہے کرے آنکھ سی پنہان ہوکر

اپنے ہاتھون سی وہ خط چاک کریں ای قاصد
یہ رہیگا مرے سینے پہ گریبان ہوکر

ضعف سی خوش ہون کہ جب ہاتھ تھکے کھا سینی
انگلیان چبھ گئیں دل مین تری مژگان ہوکر

اس نزاکت سی یہ ڈر ہے کہ گلی پر میری
تیری تلوار نہ رہجائے گریبان ہوکر

تیری حسرت مجھے لائی ہے تری محفل مین
مین نہ نکلون گا کبھی غیر کا ارمان ہوکر

ہای ویرانئ دل ہی سروسامانئ دل
تیرے ارمان بھی پچھتائے ہین مہمان ہوکر

نور کس کا ہے مری دل مین کہ ہر آہ کے ساتھ
رہگئی برق تجلی سے نمایان ہوکر

پاس رہنے کی محبت بھی تو ہوجاتی ہے
کیون کہین جائین ہماری شب ہجران ہوکر

تجھکو معلوم بھی ہے رات کو در پر تیرے
نالے کرتا ہے کوئی روز غزلخوان ہوکر

**داغ** تو کعبے سے جاتا ہے جو بتخانے کو
شرم آئی نہیں کمبخت مسلمان ہوکر

دست جنون کا اور کرین چارہ گر علاج
سر پیٹتا ہون جیب و گریبان کو چھوڑ کر

اک پل کی زندگی بھی غنیمت ہے دار پر
ملتے ہین اشک خاک مین مژگان کو چھوڑ کر

اہل عدم سی کہدو مروت سی دور ہے
تنہا نہ جاؤنگا شب ہجران کو چھوڑ کر

آیا ہون تیرے دام مین صیاد باغ سے
اپنی مراد پر گل و ریحان کو چھوڑ کر

پوچھا جو اونسی آوگی کب ہنسکی چپ ہوے | چہرے پہ اپنے زلف پریشان کی چھوڑکر
ظالم تری نگہ نے کیا کام ہی تمام | نشتر چبھوتی ہین تو رگ جان کو چھوڑکر
محشر سی جائین خلد مین یارب کب ہوا | حیرت زدہ ہم اوس بت حیران کو چھوڑکر

دنیا مین اور کوئی نہ ہوتا گناہگار
پچھتا رہا ہون دامن عصیان کو چھوڑکر

تم لگا دو عاشق دلگیر پر | ناز ہو جس تیغ پر جس تیر پر
چارہ گر مرتی ہین کیون تدبیر پر | چھوڑ دین مجھکو مری تقدیر پر
شرم مجھسے اور وہ بھی وصل مین | تم تو نادم ہو کسی تقصیر پر
داور محشر کے آگے تو کہی | ٹوٹ جاؤ تم مری تقریر پر

داغ سچ ہے جو خدا چاہے کرے
آدمی کا بس نہین تقدیر پر

جو دل ہے تری زلف گرہ گیر سی باہر | وہ پیچ نہین ہے مری تقدیر سی باہر
تم گھر سے تو نکلو کوئی آیا ہے مسافر | تم بات تو کرلو کسی رہگیر سے باہر
حیران ہین خود اپنی اداؤن سی جہان مین | آئینہ سی وہ گھر مین ہین تصویر سی باہر
دربان کے جھگڑے نے بڑا کام نکالا | گھبرا کے وہ نکلے اسی تدبیر سی باہر

آئے ہو تو اب داغِ ستم دیکھتے جاؤ
آتا ہے جگر نالۂ شبگیر سے باہر

دل ناوکِ مژگان تو جگر تیرِ نگہ نی
اس تیر سے باہر ہوا نہ اوس تیر سے باہر

دل سے تو نکلتے ہیں پوچھے مگر ای داغ
کیونکر ہوں حصارِ فلکِ پیر سے باہر

حسرت آتی ہے دل ناکام پر
اسکو دی ڈالیں خدا کے نام پر

کان میں سُن لو کہ رسوائی ہو
ہم چلے آئے ہیں جس پیغام پر

وصل کی شب کیوں نہ اترائی کہے
صبح عاشق ہوگئی ہے شام پر

جلنے لگتی ہے زبان کہتے ہی داغ
اُف نکل جاتی ہے میرے نام پر

غیر بھی میری طرح کرتے ہیں آہیں کیونکر
میں بھی دیکھوں تو لپٹتی ہیں نگاہیں کیونکر

قہر ہے عہدِ جوانی کی امنگ اور ترنگ
دل بھی مانے وہ رقیبوں کو نہ چاہیں کیونکر

نہ دلاسا نہ تسلی نہ تشفی نہ وفا
دوستی اوس بتِ بدخو سی نباہیں کیونکر

زیرِ دیوار کبھی جھانک کے تم دیکھ تو لو
ناتوان کرتے ہیں دل تھام کے آہیں کیونکر

چاہ کا نام جب آتا ہے بگڑ جاتے ہو
وہ طریقہ تو بتا دو تمہیں چاہیں کیونکر

جب وہ آنکھوں میں سمائی مری دل میں آئے
بند ہوں ناصحِ نافہم یہ راہیں کیونکر

شرم سی آنکھ ملاتی نہین دیکھا اونکو ۔ یار ہوتی ہین کلیجے کے نگاہین کیونکر
درد مند ونسی کہین ضبط فغان ہوتا ہے ۔ چپکے چپکے ترے بیمار کراہین کیونکر
یہ چلین کس نی سکھائے یہ طریقے کس نے ۔ آگئین جور وجفا کی تمھین راہین کیونکر
لا کہ دگل کو جو دیکھا تو کہا مجنون نے ۔ سر یہ کانٹون کے نمون سرخ کلاہین کیونکر
غیر کی چاہ کا دم بھرتے ہو تم کیا جانو ۔ نالے کس طرح کیا کرتے ہین آہین کیونکر

داغ وہ چاہتے ہین غیر کو چاہے یہ بھی
جو بُرا چاہے ہمارا اوسے چاہین کیونکر

جب وآئے شوخیٔ گفتار پر ۔ چل گئی چال اپنی ہی رفتار پر
صبح کو وہ جاگ کر پھر سو رہے ۔ رہ گیا سہرے آئینہ رخسار پر
اوٹھ نہین سکتی حیا کے بوجھ سے ۔ رحم آتا ہے نگاہ یار پر
کسکو تھا محشر مین خوف باز پرس ۔ ہاتھ دوڑا دامن دلدار پر
روکتا ہے جب ہمین دربان یار ۔ شعر لکھ آتی ہین ہم دیوار پر
دوستی لائے اوس گلی سی جب مجھے ۔ جم گیا سایہ مرا دیوار پر
ضبط سی اشکون کی طاقت آگئی ۔ پھر گیا پانی دل بیمار پر
جیتے جی کا یہ بھی اک آزار ہے ۔ صبر کرنا وعدۂ دیدار پر

چشم جانان سے الگ ہوای حیا
یون جھکے پڑتے نہین بیمار پر

دیکھ پائے جن مین مضمون وصال
معترض ہین وہ اونھین اشعار پر

داغ کا کیون غم کیا کہتے ہین وہ
خوب برسے میرے ماتم دار پر

جانچ لو ہاتھ مین پہلے دل شیدا لیکر
نہین پھرنے کا مری جان یہ سودا لیکر

دل کا سودا جو کرے تمسے وہ سودائی ہے
دام دیتے ہی نہین مال پرایا لیکر

آنکھ کا ہے یہ اشارہ کہ نہ چھوڑے دل کو
منہ سی کہتے ہین کری کوئی اسے کیا لیکر

کیا تماشا ہی کہ جب غیر سی ہوتی ہین خفا
گالیان دیتے ہین وہ نام ہمارا لیکر

شرط انصاف ہے یہ داغ کا دعوی ہی بجا
آدمی عشق کرے نام ہمارا لیکر

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھکر

مینے یہ پوچھا تھا ملو گے دن کو تم یا رات کو
مسکرائے اپنی وہ زلف دوتا کو دیکھکر

دلربا ہی شرم بھی شوخی بھی دل کس کو دون
اس ادا کو دیکھکر یا اوس ادا کو دیکھکر

غیر نے مہندی لگائی اوسکی ہاتھون مین جو داغ
خون آنکھون مین اوتر آیا حنا کو دیکھکر

کہا نہ کچھ عرض مدعا پر وہ لے رہے دم کو مسکرا کر
سنا کیے حال چپکے چپکے نظر اوٹھائی نہ سر اوٹھا کر

نہ طور دیکھے نہ رنگ برتے غضب مین آیا ہون دل لگا کر
وگرنہ دیتا ہے دل زمانہ یہ آزما کر وہ آزما کر

تری محبت نے مار ڈالا ہزار ایذا سے مجھکو ظالم
رولا رولا کر گھلا گھلا کر جلا جلا کر مٹا مٹا کر

تمھین تو ہو جو کہ خواب مین ہو تمھین تو ہو جو خیال مین ہو
کہان چلے آنکھ مین سما کر کدھر کو جاتے ہو دل لگا کر

ستم کے جو لذت آشنا ہون کرم سے بے لطف بیمزہ ہون
جو تو وفا بھی کرے تو ظالم یہ ہو تقاضا کہ پھر جفا کر

شراب خانہ ہے یہ تو زاہد طلسم خانہ نہین جو ٹوٹے
کہ توبہ کر لی گئی ہے توبہ ابھی یہان سے شکست پا کر

نگہ کو بے باکیان سکھاؤ حجاب شرم و حیا اوٹھاؤ
بھلا کے مارا تو خاک مارا لگاؤ چوٹین جتا جتا کر

نہ ہر بشر کا جمال ایسا نہ ہر فرشتے کا حال ایسا

کچھ اور سے اور ہو گیا تو مری نظر مین سما سما کر
خدا کا ملنا بہت ہے آسان بتون کا ملنا ہے سخت مشکل
یقین نہین گر کسی کو ہمدم تو کوئی لائے اوسے منا کر
آلٰہی قاصد کی خیر گذرے کہ آج کوچے سے فتنہ گر کے
صبا نکلتی ہے لڑکھڑا کر نسیم چلتی ہے تھرتھرا کر
جناب سلطان عشق وہ ہے کرے جو اسے داغ اک اشارہ
فرشتے حاضر ہون دست بستہ ادب سے گردن جھکا جھکا کر
ملے بھی آج مدت مین بےمروتی بہت تری ہے
وہ درد عشق سُن سُن کر ہم اپنا درد دکھا دکھا کر

یہ جانا تھا نہ آوینگے تو کیون جانے دیا اونکو
یہی اے داغ بچھتا دامجھے آتا ہے رہ رہ کر

تو ہے تلاش کہ سر گم جستجو ہو کر
ملا ہون رنگ مین رنگ اور بو مین بو ہو کر
نگاہ شوق نے کیا خواب مین نہین دیکھا
نیا حجاب ہے چھپتے ہو سرو برو ہو کر
نگہ نگہ سے تری وار تھا کہ دل پہ مرے
مژہ مژہ سے ٹپکتا رہا لہو ہو کر

ہوا ہون مین بھی اب اے داغ اپنا دشمن آپ
زمانہ دوست ہے اوس کا مراعدو ہو کر

طبیب کہتے ہیں کچھ دوا کر حبیب کہتے ہیں بس دعا کر
رقیب کہتے ہیں التجا کر غضب میں آیا ہوں دل لگا کر

یہ جی میں یاں ٹھن گئی ہے بالکل کہ حال دل کہیے بیتامل
غضب کیا کیوں کیا تغافل گھٹا دیا حوصلہ بڑھا کر

خدنگ دل دوست سے خدایا بچا نہ پہلو بہت بچایا
اگر جگر سے میں کھینچ لایا تو دل میں بیٹھا یہ گھر بنا کر

نگاہ دزدیدہ پر شرارت اور اوسپہ دزد حنا ہے آفت
مگر وہ عیار ہے قیامت کہ چھوڑ دیں جس کو دل چرا کر

نثار اس طرز گفتگو پر نہیں کہیں داغ سا سخنور
ہنسا دیا ہے رلا رلا کر رلا دیا ہے ہنسا ہنسا کر

سو گھر وہ پھرا کرتے ہیں اس گھر سی نکل کر
کیا پاؤں نکالی دل مضطر سے نکل کر

میں داور محشر سی بہت داد طلب تھا
وہ ڈانٹ گئے مجھکو برابر سے نکل کر

دنیا ہی میں ملتی ہے اسے دوزخ و جنت
انسان ذرا سیر کرے گھر سے نکل کر

محفل میں بٹھایا پھر اوٹھیں کھینچ کی دامن
وہ چھپ کے چلے تھے مرے سر سے نکل کر

بزم اغیار کا ظاہر ہے اثر آنکھون پر — مہربان آپکی خفت مری سر آنکھون پر
دہن اوسکا کر اوسکی نظر آئے نہ کبھی — ہو اگر عینک خورشید و قمر آنکھون پر
تیری زلفون پہ بلائین جو بلا گردان ہین — فتنے قربان ہین ای شعبدہ گر آنکھون پر
صبح اوس فتنۂ محشر کو جو دیکھا ہمنے — ایک آشوب رہا چار پہر آنکھون پر

داغ کے دل کا تو کچھ بھید نہ پایا ہمنے
ایک حسرت سی برستی ہے مگر آنکھون پر

رہتی ہین دل مین ایک مانی کی خواہشین — بھولا ہوا ہون زندگی مستعار پر
بیڈھب گھرا ہوا ہے پھنسا ہی بری طرح — اللہ رحم کر دل ناکردہ کار پر
ہوتا ہی سب کا ایک اشارے مین فیصلہ — وہ چشم شوخ بند نہین ہے ہزار پر

امید اوسکی ذات سے اے داغ ہے مجھے
سب منحصر ہی رحمت پروردگار پر

دوستی کا ہو زمانے مین بھروسا کس پر — تو بھی چھوڑ چلا ای دل شیدا کس پر
امتحان نالۂ دل کا تو دکھا دون لیکن — یہ تو سمجھو کہ فلک ٹوٹ پڑیگا کس پر
یون تو معشوق گل و شمع بھی کہلاتے ہین — دیکھنا یہ ہے کہ مرتا ہے زمانہ کس پر
فتنہ پرداز دغاباز فسونگر عیار — ہای افسوس دل آیا بھی تو آیا کس پر

مجھسے کہتی ہین نکالین گی ہمین کچھ تیرا / صاف کہدو کہ دل آیا ہی تمھارا کس پر

لیکے دل بھی نہ دیا بوسہ جو مانگا تو کہا / کوئی سنتا بھی ہی کرتے ہو تقاضا کس پر

جو کیا مین نے کیا کس نے تری ساتھ سلوک / جو ہوا مجھپہ ہوا ہے ستم ایسا کس پر

دیدیا اوسکے مریضونکو خدا نے بھی جواب / آپ بھولے ہوے بیٹھی ہین مسیحا کس پر

سامنے غیر کے تم فتنہ مجھے کہتے ہو / چھائی جاتی ہے دیکھو تو سراپا کس پر

جانب چرخ اشارے سے بتایا اونے / جب کہا اونسے مرا صبر پڑیگا کس پر

دل چرایا ہے مرا آپ بھری محفل مین / اور کہتے ہین کہ ہے شبہہ تمھارا کس پر

داغ جاتے تو ہین مقتل مین پر اول سب سے / دیکھیے وار کرے وہ ستم آرا کس پر

بوسہ ملا نہ عارض جانان کا وصل مین / سرکی ذرا نہ زلف چلیپا ادھر اودھر

نفرت ہی اونکو وصل سی-میرا یہی سوال / بیڈھب پڑا ہوا ہے یہ جھگڑا ادھر اودھر

تم رات کو کہان تھی تمھاری تلاش مین / پھرتا تھا کوئی ڈھونڈھنے والا ادھر اودھر

ہم تشنہ جمال ہین-تو ہم کو دیکھکر / ساقی چھپا نہ ساغر و مینا ادھر اودھر

اوس فتنہ گر سے پھر بھی تو پالا پڑیگا داغ / تھی تاک جھانک آپ کی بیجا ادھر اودھر

حسرتیں اڑا رہی ہیں آرزوئیں شاد ہیں | میری قسمت دیکھکر میرا مقدر دیکھکر
روز جا کر اوسکی کوچے سے پلٹ آتی ہیں ہم | دیدۂ حسرت سی پہروں جانب در دیکھکر
وہ خوشی بھی دید کے قابل ہے جب ہوتا ہی شاد | مضطرب کو مضطرب مضطر کو مضطر دیکھکر
دیکھنا یارو جگر کو رو رہا تھا اپنے مین | وہ لیے جاتا ہے دل کو بھی مکرر دیکھکر

سخت جانی سے نے کیا داغ دیکھا چاہیے
آج لائے ہیں وہ سو دو سو مین خنجر دیکھکر

آئے کوئی تو بیٹھ بھی جائے ذرا سی دیر | مشتاقِ دید لطف اوٹھائے ذرا سی دیر
کچھ رہ گیا ہے قصۂ غم وہ سنا تو دون | کاش اونکو اور نیند نہ آئے ذرا سی دیر
مین دیکھ لون بلا سے وہ نہ دیکھی مری طرف | باتون مین کوئی اوسکو لگائے ذرا سی دیر
سب خاک ہی مین مجھکو ملانے کو آئی تھے | ٹھیرے رہے نہ اپنے پرائے ذرا سی دیر

تم نے تمام عمر جلایا ہے داغ کو
کیا لطف ہو جو وہ بھی جلائے ذرا سی دیر

## ردیف زاے منقوطہ

جو دکھاؤ بھی نہ دیکھوں رخ پر حجاب ہرگز | یہ وہ آنکھ ہے کہ دیکھا نہیں جسنے خواب ہرگز
مری کثرت گنہ کی کوئی حد نہیں رہی ہے | نہ غم عذاب مجھکو نہ غم حساب ہرگز

مری آہ آتشین ہی کہ دماغ مہر جبین ہے ۔ یہ بلند آسمان پر نہین آفتاب ہرگز
وہ ہے تیرا مصحف رخ اگر اسکو دیکھ پائین ۔ تو یہ کافر کتابی نہ چھوئین کتاب ہرگز
اگر آب مول لیتی تو تمیز نشہ ہوتی ۔ ملے مُفت کی جو زاہد وہ نہین شراب ہرگز
نہ مزاج یار بدلا نہ مرا نصیب پلٹا ۔ نہین ای فلک ہمیشہ کبھی انقلاب ہرگز
وہ اثر سے مین ڈرا ہون یہ دعا مین مانگتا ہون ۔ کہ مری دُعا الٰہی نہ ہو مستجاب ہرگز
یہ بجا کہ منع ہوگا رمضان مین آب ودانہ ۱۷ یہ غضب کہ تیس دن تک نہ پیین شراب ہرگز

کبھی داغ توبہ کی ہی کبھی پھر شراب پی ہے
نہ عذاب ہی ملے گا نہ ہمین ثواب ہرگز

ہم بات مین کردو گی دل مردہ کو زندہ ۔ ہونٹھون سی ٹپکتا ہے وہ اعجاز کا انداز
کیا جان کسی کی ہی نظر بھر کے جو دیکھی ۔ انداز پھر اوس دلبر طناز کا انداز
یون ریز مین خاک مین اچھون کو ملانا ۔ ٹھیرا فلک تفرقہ پرداز کا انداز

اے داغ مقلد ہین اسی طرز کے ہم بھی
ہر شعر مین ہو بلبل شیراز کا انداز

## ردیف سین مہملہ

کیا بھیڑ وقت قتل ہی سب جمع ہین بسمل کے پاس ۱۸ تنہا مرا قاتل رہا کوئی نہین قاتل کی پاس

کیا ماتم حسرت کرون وہ شعلہ زن ہی داغ غم — جلکر پھپولی پڑ گیی جب ہاتھ آیا دل کی پاس

مجنون تری تقدیر سی ناقی لی کی ہین شوخیان — لیلی کھڑی ہی منتظر کچھ دیر سی محمل کی پاس

دیکھے ہین حسن و عشق کی ہمنے نرالے شعبدے
موسی کی جو مٹھی مین تھا وہ داغ نکلا دل کی پاس

## ردیف شین معجمہ

وہ سمجھی کیا فلک کینہ خواہ کی گردش — اوٹھائی جسنے تمھاری نگاہ کی گردش

طریق عشق مین ہو راہ راہ کی گردش — کبھی کبھی کا سکون گاہ گاہ کی گردش

جو اف کرون ابھی چکر ائین آسمان و زمین — بڑی بلا ہے مری درد آہ کی گردش

کسی کو گردش کعبہ کسی کو گردش دیر — ہمین تو وہ ہی تری جلوہ گاہ کی گردش

وہ اور بھول کر یون میری گھر چلی آئین — مگر نصیب سے لے آئی راہ کی گردش

پھرینگی داغ نہ دہلی کے دن یقین مانو
نہین ہی چرخ مین دولاب چاہ کی گردش

طالب وصل مین۔ وہ دربی قتل — ہے برابر ادھر ادھر کی تلاش

چار سو پھرتی ہے جو اونکی نگاہ — ہے کسی دل کی یا جگر کی تلاش

حضرت داغ کا یہان تشریف — اور پھر شوخ سیمبر کی تلاش

## ردیف صاد مہملہ

اوس دہن سے مجھے فتنے کی طمع
اوس دہن سے مجھے دشنام کی حرص

ہاے ساقی کا تغافل مجھ سے
اور مجھ رند مے آشام کی حرص

آنکھ پھرتی ہے تری لیل و نہار
ہے اسے گردش ایام کی حرص

مل گئی میری سیہ بختی میں
دیکھنا زلف سیہ فام کی حرص

غیر کے ڈھنگ اوڑاؤ اے داغ
ہے اگر راحت و آرام کی حرص

## ردیف ضاد معجمہ

جوش ہے اب غبار کا خاتمہ ہی حجاب کا
اوس نگہ شریر سے شرم و حیا کو کیا غرض

اوسکی گلی سے آئی کیون نکہت زلف لائی کیون
مجھکو صبا سے کیا امید مجھسے صبا کو کیا غرض

یہ تو مرا ہی کام ہے سجدے کرون تو مین کرون
کیون تری پاؤن پر گری زلف رسا کو کیا غرض

ماتم داغ مین شریک ہو نہو اختیار ہے
گھر سے تمھین بلائین کیون اہل عزا کو کیا غرض

کوئی ہنسا کرے تو بلا سے ہنسا کرے
کیون دل جلائین برق تبسم سے کیا غرض

معشوق سے امید کرم داغ خیر ہے
اوس بت کو خدا کو ترحم سے کیا غرض

## ردیف طاے مہملہ

مین اور حرف شکوہ غلط ای صنم غلط
واللہ جھوٹ ہی یہ خدا کی قسم غلط

تعریف حسن سنکی وہ بولے بہت بجا
مضمون شوق پڑھکی کہا یکقلم غلط

سن سن کی عرض حال کی تکرار بار بار
کہنا کسی کا ناز سے وہ دمبدم غلط

مشہور کس کا نام ہے جھوٹا جہان مین
کہتا ہی روز کون قسم پر قسم غلط

بولو وہ داغ آپ ہین جھوٹون کی بادشاہ
معشوق سی شکایت جور و ستم غلط

حورون سے ملیے خلد برین کو سدھاریے
دنیا مین آپ کا نہین ہونے کا غم غلط

آج ٹھیرے مری تمہاری شرط
وصل کی شرط اور ہماری شرط

کیون نہ دشمن کو دشمنی ہو فرض
دوست کو جب ہو دوستداری شرط

اور سنیے وہ مجھ سے کہتے ہین
حشر کے دن بھی جان نثاری شرط

بدگمانون سے عشق کا دعوے
واہ رے داغ خوب ہاری شرط

## ردیف ظاے معجمہ

قول دشمن کی شرم ملاقات کا لحاظ
انسان کو ضرور ہے ہر بات کا لحاظ

دامن جھٹک جھٹک کی چھڑایا ہزار بار
تمکو ہوا نہ خاک مری بات کا لحاظ

دیکھو ادھر اوٹھاؤ نظر ہو چکی حیا
کیا جاتا نہین کوئی اس بات کا لحاظ

اقرار بھی ہے وصل پر انکار بھی نہین
اس بات کا لحاظ نہ اوس بات کا لحاظ

ای داغ میکدے مین گئی ہین جناب شیخ
ٹوٹا ہے آج قبلۂ حاجات کا لحاظ

کس طرح سے ہو بسر یا رب دیارِ عشق مین
ہر بلا پر ہے بلا آفت پر آفت الحفیظ

جل گئے ہم جل گئے ای داغ فرقت الاماں
اُف ری اُف ای آتش سوز محبت الحفیظ

## ردیف عین مہملہ

اس شوق کی نہین بت قاتل کو اطلاع
افسوس ہی کہ دل کی نہو دل کو اطلاع

ساری جہان کو گردش مجنون کی ہو خبر
لیکن نہو تو صاحب محمل کو اطلاع

مرتا ہے کون عشق مین کسنی کیا ہی وار
قاتل کو اطلاع ۔ نہ بسمل کو اطلاع

راتون کو چھپ کی جب وہ گئی ہین عدو کے گھر
اے داغ ہو گئی ہے مرے دل کو اطلاع

ہین بہت سے عاشق دلگیر جمع
تیرے ترکش مین ہین کتنی تیر جمع

اچھی صورت سے ہمین ہی عشق ہے کرتے ہین تصویر پر تصویر جمع

کس طرح یکجا ہون داغ اپنے عزیز
ہونے دیتی ہی نہین تقدیر جمع

## ردیف غین معجمہ

مانند گل ہین میرے جگر مین چراغ داغ
پروانے دیکھتے ہین تماشای باغ داغ

مرگ عدو سے آپکے دل مین چھپا نہو
میرے جگر مین اب نہین ملتا سراغ داغ

دل مین قمر کے جب سی ملی ہی اسے جگہ
اوسدن سی ہو گیا ہے فلک پہ دماغ داغ

تاریکی لحد سی نہین دل جلی کو خوف
روشن رہیگا تا بقیامت چراغ داغ

اللہ نے اپنے فضل و کرم سے بچا لیا
رہتا وگرنہ ایک زمانے کو داغ داغ

کیا کہون ای ہمنشین اوس بزم رنگین کی بہار
زیب محفل تھا وہ گل اور اہل محفل باغ باغ

دیکھکر آئینہ دونون ہوگئے برہم یہ کیا
تم ادھر خوش ہو ادھر مد مقابل باغ باغ

اوسکی خوشبو جب کسی گل مین نہ پائی آپنے
پھر جناب داغ کیا پھرنے سی حاصل باغ باغ

## ردیف ف

کشتی نہو تباہ کسی نامراد کی
چلتی ہے آج صبح سی باد سحر خلاف

بے مہر تیرے جور سبا سنے بھلا دیے
کس درجہ خلاف ہی دل کس قدر خلاف

افسوس کچھ نباہ کی صورت نہین رہی
قسمت ادھر خلاف طبیعت ادھر خلاف

اے داغ زندگی کی توقع ہو کس طرح
قسمت خراب سخت مرض چارہ گر خلاف

کیون نہین تو مجھسے میری جان صاف
چاہیے انسان سی انسان صاف

خانۂ دل کی صفائی ہو گئی
پھر نہین مجھسے مرا مہمان صاف

اسکے ہاتھون خاک مین مل جائینگی
دل کدورت سی نہین اک آن صاف

مشغلہ یہ ہے جناب داغ کا
ہو رہا ہے آج کل دیوان صاف

دیکھا نہ ہمنے رشک سی اغیار کی طرف
منھ پھیر بیٹھے بزم مین دیوار کی طرف

وہ دیکھتے ہین بزم مین اغیار کی طرف
مین دیکھتا ہون چرخ ستمگار کی طرف

بیٹھے بٹھائے آئی جو شامت تو کیا علاج
دل نے کہا کہ آؤ چلین یار کی طرف

شوخی سی دیکھنا نہین آتا ابھی اونہین
غرفے سے جھانک لیتے ہین بازار کی طرف

بیکس رہینگے حشر مین کب مجرمان عشق
رحمت کھینچیگی ہم ہین گنہگار کی طرف

تصویر کو بھی اُسکی ہیا تک غرور ہے | دیکھے کبھی نہ طالب دیدار کی طرف
تقصیر مے فروش کی ای محتسب نہین | یہ جھیڑ اوڑ کے جاتی ہے میخوار کی طرف
آتا نہین قریب کوئی دور دور سے | اوٹھتی ہین اونگلیان تری بیمار کی طرف
چلتے نہین وہ شرم سے نیچی نظر کیے | بلکہ آنکھین لگی ہین شوخی رفتار کی طرف

دی جان کس خوشی سے تہ تیغ داغ نے
لب پر تبسم اور نظر یار کی طرف

کدورت کا باعث تو کوئی کھلے | بیان کیجیے مہربان صاف صاف
رہے زیر عارض کہان شب کو پھول | نظر آتے ہین سب نشان صاف صاف

پسند آئے ہمکو بھی اشعار داغ
زبان پاک دشستہ بیان صاف صاف

کافروہ زلف پر شکن ایک اس طرف ایک اوس طرف ۹۸۰/۸

پھر اوس پہ چشم سحر فن ایک اس طرف ایک اوس طرف
زلفون کی یہ سرگوشیان سر پر بلائین لائین گی
غماز بھی گرم سخن ایک اس طرف ایک اوس طرف
دل ایک تنہا بیچ مین آنکھین تری سفاک دو

شمشیر زن ناوک فگن ایک اس طرف ایک اوس طرف

اترا رہا ہے داغ کیا ہنگام گل گشت چمن

رنگین قبا گل پیرہن ایک اس طرف ایک اوس طرف

## ردیف قاف

ستم اوٹھانے کے ہین ہزار طریق
کہ زمانے کے ہین ہزار طریق

غیر کے ذکر پر نہین موقوف
جی جلانے کے ہین ہزار طریق

نہین خالی تسلیان اون کی
آزمانے کے ہین ہزار طریق

مہربانی کی ایک راہ تو ہو
گر ستانے کے ہین ہزار طریق

خواب مین تم کو کس نے روکا ہے
آنے جانے کے ہین ہزار طریق

اونکو سو سو بہانے آتے ہین
ہر بہانے کے ہین ہزار طریق

ابھی کم سن ہو تم نہین واقف
دل چرانے کے ہین ہزار طریق

داغ اب فاقہ مست بن بیٹھے
مانگ کھانے کے ہین ہزار طریق

مٹ گئی افسوس ساری ذوق شوق
ہاے وہ ہم وہ ہمارے ذوق شوق

ہر گلی کوچہ مین اب ہی تاک جھانک
پھرتے ہین اونکو ہماری ذوق شوق

داغ صاحب بھی ہوے عاشق مزاج
ہوگیا اون کو بھی طاری ذوق شوق

## ردیف کاف تازی

دعا مانگے دل غمگین کہان تک
کہون مین دمبدم آمین کہان تک

تڑپنے دو ابھی مین بھی تو دیکھون
وہ دیتے ہین مجھے تسکین کہان تک

مجھے چھوڑین خدا پر دوست میرے
یہ ہنگامہ سر بالین کہان تک

رہے گا مصطفے آباد مین داغ
غریب و عاجز و مسکین کہان تک

جا سکے جو نہ آپ کے در تک
جائے وہ دادخواہ محشر تک

تو رہے اور خرام ناز ترا
یہی فتنہ بہت ہے محشر تک

کوئی مٹتا ہے داغ دل ای داغ
یہ جلے گا چراغ محشر تک

ساقیا ابر ہے دیکھ شراب ایک پر ایک
آج محفل مین گری مست شراب ایک پر ایک

جوش پر ہی جو ترا حسن تو ای پردہ نشین
زور کرتا ہے غضب بند نقاب ایک پر ایک

توڑ اس طرح سی ای نالۂ دل ساتون فلک
کہ گرین ٹوٹ کی یہ خانہ خراب ایک پر ایک

دل کو سو داغ نہ دو جان کو سو رنج نہ دو
منصفی شرط ہی لازم ہی عذاب یک بر یک

جور پر جور غضب پر ہی غضب ظلم پہ ظلم
دل پی قہر ایک پر ایک قہر ہی عتاب ایک پر ایک

جب کبھی داغ کیا ہم نے سوال بوسہ
سیکڑون اوسنے دیے سخت جواب ایک پر ایک

کتاب عشق کی اولٹی ورق اول سی آخر تک
مگر سمجھے نہ ہم اسکا سبق اول سی آخر تک

بری ہے ابتدا بھی انتہا بھی تیری الفت کی
کہ اسمین ہین غم و رنج و قلق اول سی آخر تک

بشر کو گر نہ ملتی کس کو ملتی عشق کی دولت
نہین تھا کوئی اسکا مستحق اول سی آخر تک

لکھون اوسکو جواب ای داغ کیا مین سخت حیران ہون
لکھے ہین خط مین مضمون دق اول سی آخر تک

## ردیف کاف فارسی

کیون نہ جہان مین ہو عیان عیب و ہنر الگ الگ
دیکھتے ہین بچشم غور اہل نظر الگ الگ

اوسکی تلاش مین مگر ایک کا ایک ہی رقیب
پھرتے ہین روز و شب جیون شمس و قمر الگ الگ

راہ مین اونکو وہم تھا کوئی نہ بدگمان ہو
آئی تو ساتھ ساتھ وہ مجھسے مگر الگ الگ

تیغ نگاہ یار کو دیتے ہین ہر گھڑی دعا
لیکے دل جدا جدا لخت جگر الگ الگ

روح فزا کسی کو ہے روح گزا کسی کو ہے
بادۂ عشق نے کیا اپنا اثر الگ الگ

صبح شب وصال میں پاؤں پہ اوسکے گر پڑا — کہنے لگی وہ ناز سے وقت سحر الگ الگ
میں ہوں ادھر تو وہ ادھر میں ہوں یہاں تو وہ وہاں — رہتے ہیں مجھسے دور دور آٹھ پہر الگ الگ
رنج فراق یار بھی صدمہ روزگار بھی — ایک دل اور اتنے غم چاہیے گھر الگ الگ

حشر کو اوسنے چن لیے داغ گناہگار عشق
تاڑ گئے ہزار میں اوسکی نظر الگ الگ

## ردیف لام

سمجھا نہ دی زمانے کو پروردگار دل — آشفتہ دل فریفتہ دل بیقرار دل
ہر بار مانگتی ہے نیا چشم یار دل — اک دل کی کس طرح سے بناؤں ہزار دل
پوچھا جو اوسنے طالب روز جزا ہے کون — نکلا مری زبان سے بے اختیار دل
کرتے ہو عہد وصل تو اتنا رہے خیال — پیمان سے زیادہ ہے ناپائدار دل
تاثیر عشق یہ ہے ترے عہد حسن میں — ہستی کا بھی بنا میں تو ہو بیقرار دل
اسکی تلاش ہے کہ نظر آئے آرزو — ظالم نے روز چاک کیے ہیں ہزار دل
عالم ہوا تمام رہا اوسکو شوق جور — برسا دے آسمان سے پروردگار دل
پہلے پہل کی چاہ کا کیجیے نہ امتحان — آنا تو سیکھ لے ابھی دو چار بار دل
نکلے مری بغل سے وہ ایسی تڑپ کے ساتھ — یاد آگیا مجھے وہیں بے اختیار دل

عاشق بڑی وہ جب ہی عدو پر چال ہے
رکھ رکھ کی ہاتھ دیکھتے ہین بار بار دل

اوسنے کہا ہے صبر پڑیگا رقیب کا
لے اور بیقرار ہوا سے بیقرار دل

مشہور ہین سکندر و جم کی نشانیان
اے داغ چھوڑ جائینگے ہم یادگار دل

وصل کی ٹھہرے جو ارمان وہ جبین آج سے کل
وہ بھی نزدیک ہی کچھ دور نہین آج سے کل

ایک دن اور بھی مہمان کی خاطر کرلو
کاش رخصت ہو مری جان حزین آج سے کل

صبر کر اے دل مضطر وہ نہین ملنے کے
کل سے آج اونکی ہوئی ہوگی نہین آج سے کل

خوبرویون کو نہین کچھ غم فردا اے داغ
ہونگے مغرور زیادہ وہ حسین آج سے کل

ہوا زمانہ پیری عذاب مین داخل
جوان تھے تو جوانی بھی تھی جواب مین داخل

کسی نے دست تسلی سے ایسی چٹکی لی
سکون دل بھی ہوا اضطراب مین داخل

دکھا کے منھ جو چھپاتے ہو کوئی چھپتا ہے
نگاہ شوق رہیگی نقاب مین داخل

مجال کسکی جو دیکھے وہ حسن عالم سوز
وہان سے ہے برق تجلی حجاب مین داخل

یہان ادای خموشی کو ہم بجا سمجھے
وہان جواب نہ دینا جواب مین داخل

دوبارہ مجکو کبھی بھول کر نہ لکھنا خط
یہ شرط ہے مرے خط کے جواب مین داخل

گئے تھے داغ تلاش صنم مین کعبے کو
خدا نے مفت کیا ہے ثواب مین داخل

وہ کب لطف کرتے ہین بے آزمائے
کرم آخر آخر عتاب اول اول

خدا شرم رکھے تری انتہا تک
کہ ڈالی ہے منھ پر نقاب اول اول

اونھین سے پھر آخر کو کھل کھیلتے ہین
وہ کرتے ہین جن سے حجاب اول اول

وہ پیغامبر کی مدارات پیہم
وہ رسم سوال و جواب اول اول

وہ جلسے وہ احباب رندانہ تیرے
وہ معشوق و شرب شراب اول اول

وہ سیر چمن وہ تماشاے دریا
وہ لطف شب ماہتاب اول اول

وہ گلیون مین راتونکو چھپ چھپکے جانا
وہ یارون سے کچھ کچھ حجاب اول اول

وہ ہر بات کا شوق بے سمجھے بوجھے
وہ ہر کام کرنا شتاب اول اول

وہ پہلے پہل دل لگانا کسی سے
وہ کچھ شوق کا اضطراب اول اول

ہوئی داغ اب اون کی تعبیر اولٹی
نظر آئے تم کو جو خواب اول اول

کیون کھولی دل کا حال کرین ہاے ہاے دل
اچھی کہی کہ ہم سے کہو ماجراے دل

افسوس میرے روز ازل یہ نہ کہدیا
دے مجھکو سب جہان کی نعمت سواے دل

گھبرا گئی بزم ناز سے آخر وہ اوٹھ گئے
سن سنکی ہای ہای جگر ہاے ہاے دل

پھر عیادت آج وہ آکر یہ کہہ گئے
ہو زندگی عزیز جسے ۔ کیون لگائی دل

رہتا ہی دم خفا مرے سینے مین ہر گھڑی
روٹھے ہوے کو ہای کہانتک منائی دل

شکوہ کیا کہ شکر کیا تیر یار کا
تھم تھم کے نرم نرم کچھ آئی صدای دل

جور سپہر و ظلم بتان سہ گئے بہت
رستم وہی ہے جسنے اوٹھائی جفای دل

کہتے نہ تھے وہ سن کے برا مان جائین گے
اے داغ اوسنی اور کہو ماجرای دل

## ردیف میم

چھلک گئی ہین یان آج اک ساغر سے ہم
ہاتھ دھو بیٹھے مے کوثر سے ہم

بتکدے مین جائے اوس بت کا پتا
پوچھتے پھرتے ہین ہر پتھر سے ہم

کیا کہین کس سے کہین کس کی لیے
پھرتے ہین چارون طرف مضطر سے ہم

حضرت واعظ نے جو چاہا کہا
پر نہ بولے کچھ خدا کے ڈر سے ہم

دل جو اپنا ھے لیے مانگا تو کہا
کیا چرا لائے تمھارے گھر سے ہم

وہ ستمگر روبرو ہوگا تو داغ
کیا کہین گے داور محشر سے ہم

ستم رسیدہ ونہین لکھی گئے ہین روز ازل
تمہارے چاہنے والے تمام نام بنام

بچائے جان خدا اہل مہر و الفت کی
وہ کوستے ہین اونھین صبح شام نام بنام

گئے ہین داغ وہان چھپ کے دیکھنے کیا ہم
گنے گئے ہین جہان خاص و عام نام بنام

ڈرتے ہین چشم و زلف و نگاہ و ادا سے ہم
ہر دم پناہ مانگتے ہین ہر بلا سے ہم

معشوق جاے حور ملی مے بجاے آب (بجای ۱۲)
محشر مین دو سوال کرینگے خدا سے ہم

گر تو کسی بہانے سے آجائے وقت نزع
ظالم کرین ہزار بہانے قضا سے ہم

وہ حال دل چھپاتے ہین پر اسکو کیا کرین
آتے ہین خود بخود نظر اک مبتلا سے ہم

دیکھین تو پہلے کون مٹے اوسکی راہ مین
بیٹھے ہین شرط باندھکے ہر نقش پا سے ہم

مجبور اپنے شیوۂ شرم و حیا سے تم
ناچار اضطراب دل مبتلا سے ہم

یہ آرزو ہے آنکھ مین سرمہ لگائین گے
اے داغ خاک پای رسول خدا سے ہم

شب وصال نہ پٹیلے بنو حیا کے تم
جفا کے تم سے گلے ہم کرین وفا کے تم

کوئی خوشی تو ہوئی ہے کہ ہنستے آئے ہو
گئے تھے کیا کسی ہمدرد یا آشنا کے تم

مزا ہو حشر مین دونون ہون ایک بات طلب
ہمارے ساتھ چلو سامنے خدا کے تم

کسی طرح نہین ٹلتی بغیر دل کے لیے
یہ ڈھنگ سیکھ گئی کس کی التجا کے تم

مجھے جو ناز ہوا اپنی بے گناہی پر
کہا اونھون نے سزاوار تو ہو سزا کے تم

کہین نہ حضرت دل ہم سے تم دغا کرنا
ہمارے دشمن اپنے ہو ابتدا کے تم

تمھارے شعر مین گرمی ہے کس قیامت کی
جلے ہوئے ہو مگر داغ انتہا کے تم

رشک سے غیرون کی جی کھوتے ہین ہم
کیا برون کی جان کو روتے ہین ہم

بیخودانہ اپنی ہشیاری رہی
جاگتے ہین کچھ تو کچھ سوتے ہین ہم

دیکھ لین گے فتنۂ محشر کو بھی
اب تو چادر تان کر سوتے ہین ہم

داغ ہے کس کو میسر دردِ عشق
رنج ہوتا ہے تو خوش ہوتے ہین ہم

محشر مین بھی کسی کے اوٹھائینگے ناز ہم
ایسے نیاز مند ہین اے بے نیاز ہم

کیا کیا بہانے موت سے کرتے ہین رات دن
تجھسے زیادہ ہجر مین ہین حیلہ ساز ہم

دل سے موافقت ہے نہ دلبر سے اتفاق
بے لاگ ہین کسی سے نہین رکھتے ساز ہم

دل کی بُری بھلی کو سمجھ لے پیام بر
کیا دخل دین کہ اسکے نہین ہین مجاز ہم

واعظ بھی نہ کہدی کہ پیدا ہی کیون ہوئے
دنیا مین آئین اور رہین پاکباز ہم

آئین بھی کوئی بھید ہے تم جانتی نہین | لکھتے ہین ایک ایک سی کیون دل کی راز ہم

وہ دن گئے کہ داغ تھی ہر دم بتون کی یاد
پڑھتے ہین پانچ وقت کی اب تو نماز ہم

ابھی ہماری محبت کسیکو کیا معلوم | کسیکے دل کی حقیقت کسی کو کیا معلوم
بظاہر اونکو حیادار لوگ سمجھے ہین | حیا مین ہی جو شرارت کسی کو کیا معلوم
کیا کرین وہ سُنانے کو پیار کی باتین | اونھین ہی مجھسے عداوت کسی کو کیا معلوم

جناب داغ کے مشرب کو ہم سے تو پوچھو
چھپے ہوے ہین یہ حضرت کسی کو کیا معلوم

## ردیف نون

بیکسی صدمۂ ہجران کی مجھے تاب نہین | کاش دشمن ہی چلے آئین جو احباب نہین
قبر مین بھی نہ بجھی آتش غم وای نصیب | ہم جہان دفن ہین وان زیر زمین آب نہین
بخت بیدار نہ یہ دیدۂ دربان یارب | چشم مشتاق کی تقدیر مین کیون خواب نہین
تجھکو ای بخت سیہ آگ لگا کر دیکھون | شب ہجران مین اگر جلوۂ مہتاب نہین
جام کوثر اوسی میکش کو ملیگا زاہد | بول وہ اٹھا جو کوئی ہم کو مئے ناب نہین
آنکھ لگتی ہے تو کہتے ہین کہ نیند آتی ہے | آنکھ اپنی جو لگی چین نہین خواب نہین

یعنی بند ہوتی ہے ۱۲ | یعنی آشنائی و محبت کی ۱۲

جستجو چاہیے گو خون جگر ہی مل جای
رزق انسان کا کیا ہے نایاب نہین

پوچھتے کیا ہو کہ دیکھا شب وعدہ کیا کیا
تمسے تعبیر بن آئے وہ مرا خواب نہین

طعنے دینے کو محبت مین برا کہنے کو
کون سے روز یہان مجمع احباب نہین

حال دل جس سے کہا اوسنے کہا بس خاموش
داغ اس درد کے سننے کی ہمین تاب نہین

کیا کیا فریب دل کو دیے اضطراب مین
اونکی طرف سے آپ لکھے خط جواب مین

شوخی نے تمکو ڈال دیا اضطراب مین
کچھ تمکنت کا لطف نہ دیکھا شباب مین

کچھ شان مغفرت سے نہین دور زاہدو
ڈوبین گناہ بادہ کشون کی شراب مین

پیر مغان کی دل شکنی کا رہا خیال
داخل ہوا ہون توبہ سے پہلے ثواب مین

گر وہ نہ آئین گے تو اجل آئیگی ضرور
تسکین ملی ہوئی ہے مری اضطراب مین

جی چاہتا ہے چھیڑ کے ہون اوس سے ہمکلام
کچھ تو لگے گی دیر سوال وجواب مین

ای داغ کوئی مجھ سا نہ ہوگا گناہگار
ہے معصیت سے میری جہنم عذاب مین

آپ جنکو ہدف تیر نظر کرتے ہین
رات دن ہای جگر ہای جگر کرتے ہین

اور کیا داغ کے اشعار اثر کرتے ہین
گدگدی دل مین حسینون کی مگر کرتے ہین

ایک تو شوخی ہی اوس پہ نشیلی آنکھین
ہوش اوڑتی ہین جدھر کو وہ نظر کرتی ہین

حضرت داغ کو دلی کی ہوا خوب لگی
رات دن عیش سے جلسون مین بسر کرتی ہین

ہم تصور مین بھی جو بات ذرا کہتے ہین
سب مین اوڑ جاتی ہی ظالم اسی کیا کہتی ہین

کچھ تمھارے لب اعجاز نما کہتے ہین
پر سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا کہتے ہین

سب مجھے شیفتۂ ناز و ادا کہتے ہین
ہم تو کہتے ہی نہین کچھ اسی کیا کہتے ہین

اوسکے ہاتھون سی ہی ذلت غمازی گی
غیر اپنی تو خبر لین مجھے کیا کہتے ہین

مین گنہگار اگر عشق مجازی ہے گناہ
مین خطاوار اگر اس کو خطا کہتے ہین

دعوی مہر و وفا اونکی زبان پر آیا
اور سنیے کہ وہ میرا ہی کہا کہتے ہین

وقت ملنے کا جو پوچھا تو کہا کہدینگے
غیر کا حال جو پوچھا تو کہا کہتے ہین

پہلے تو داغ کی تعریف ہوا کرتی تھی
اب خدا جانے وہ کیون اوسکو برا کہتے ہین

مژگان نے تیری چاک کیے عاشقون کے دل
دست جنون بھی پنجۂ وحشت سی کم نہین

وہ لذت وصال سی لیتے ہین جان و دل
یہ مہربانیان بھی عداوت سی کم نہین

کیا ماجرا کہون دل امیدوار کا
اک آرزو ہزار مصیبت سی کم نہین

یہ ناز یہ نگاہ یہ چھل بل یہ شوخیان
تم اوس سی بھی ہوا ہو قیامت سی کم نہین

ہے شام ہی سی وصل مین تمکو تلاش صبح
یہ انتظار بھی مری حسرت سی کم نہین

تونے دیا فروغ تو ہے داغ آفتاب
ذرہ بھی ورنہ اوس کی حقیقت سے کم نہین

مجال کس کی ہے اے ستمگر سنائے تجھکو جو چار باتین
بھلا کیا اعتبار تونے ہزار مونہہ مین ہزار باتین

نگاہین دشنام دے رہی ہین ادائین پیغام دے رہی ہین
کبھی نہ بھولین گے حشر تک ہم رہینگی یہ یادگار باتین

بہل ہی جائیگا دل ہمارا کہ ہجر کی شب کو رحم کھاکر
تمھاری تصویر بول اوٹھیگی کریگی بے اختیار باتین

ہمارے سر کی قسم نہ کھاؤ قسم ہے ہمکو یقین نہ ہوگا
تمھارے ناپائدار وعدے تمھاری بے اعتبار باتین

مزا تو اوس وقت جھوٹ سچ کا کھلے کہ ہے کون راستی پر
خدا کے آگے مرے تمھارے اگر ہون روز شمار باتین

تمھاری تحریر مین ہے پہلو تمھاری تقریر مین ہے جادو

پھنسے نہ کس طرح دل ہمارا جہان ہون یہ سپیدار باتین

بُری بلا ہے یہ داغ پر فن تم اس کو ہرگز نہ مُنھ لگانا

وگرنہ ڈھب پر لگا ہی لیگا سُنین اگر اوس کی چار باتین

تباہ حال ہوش اوجڑی ہوئی منزل مین رہتی ہین
کہ جسکی جان جاتی ہی اوسی کی دلمین رہتی ہین

محبت مین مزا ہی چھیڑ کا لیکن مزی کی ہو
ہزارون لطف ہر اک شکوہ باطل مین رہتی ہین

ہزارون حسرتین وہ ہین کہ روکی سی نہین رکتین
بہت ارمان ایسی ہین کہ دل کی دل مین رہتی ہین

خدا رکھے محبت نے کیے آباد دونون گھر
مین اونکی دل مین رہتا ہون وہ میری دلمین رہتی ہین

بتون کو محرم اسرار تونے کیون کیا یارب
کہ یہ کافر ہر اک خلوت سرای دل مین رہتی ہین

تن آسانی کہان تقدیر مین ہم دل گرفتونکی
خدا پر خوب روشن ہی کہ جس مشکل مین رہتی ہین

کوئی نام و نشان پوچھین تو ای قاصد بتا دینا
تخلص داغ ہی وہ عاشقونکی دل مین رہتی ہین

یہ کیا کہا کہ داغ کو پہچانتے نہین
وہ ایک ہی تو شخص ہی تم جانتے نہین

وعدہ بھی کیا تھا ابھی کھائی تھی قسم
کہتے ہو پھر کہ ہم تجھے پہچانتے نہین

کیا داغ نے کہا تھا جو ایسے بگڑ گئے
عاشق کی بات کا تو بُرا مانتے نہین

پردے پردے مین عتاب اچھے نہین ۲ ایسے انداز حجاب اچھے نہین

میکدے مین ہو گئے چپ چاپ کیون
آج کچھ مست شراب اچھے نہین

جب سوال وصل پر کرتا ہون ضد
توڑ کے دیتے ہین جواب اچھے نہین

اے فلک کیا ہی زمانے کی بساط
دمبدم کے انقلاب اچھے نہین

صورت اچھی ہے تو سیرت ہی بُری
ایسے معشوق انتخاب اچھے نہین

تو بھی اوسکی زلف پیچان ہو گیا
ای دل ایسے پیچ و تاب اچھے نہین

اور سنیے مجھکو سمجھاتے ہین وہ
ڈھنگ یہ خانہ خراب اچھے نہین

کوئی بزم وعظ سے کہتا گیا
ایسی جہانسے بے شراب اچھی نہین

اک نجومی **داغ** سے کہتا تھا آج
آپ کے دن ای جناب اچھے نہین

کیا کہون تجھکو جو بے مہر و فسونگر نہ کہون
جسکو دنیا کہے اوس بات کو کیونکر نہ کہو

مہربانی سی کسی شخص نے پوچھا ہی مزاج
سخت مشکل ہی کہ حال دل مضطر نہ کہون

بات کہنے کا مزا کیا جو غلط تم سمجھو
گر یقین ہو تو کہون گر نہو باور نہ کہون

دل کی تاکید ہی ہر حال مین ہو پاس وفا
کیا ستم ہے کہ ستمگر کو ستمگر نہ کہون

غیر کا حال چھپائے سی کوئی چھپتا ہے
گو کسی وجہ سی مین آپکی منھ پر نہ کہون

اب کے کچھ منہ سے نکالا تو تمھین جانو گے
داغ پھر مجھکو نہ کہنا کہ برابر نہ کہون

عذر آنے مین بھی ہی اور بُلاتے بھی نہین
باعثِ ترکِ ملاقات بتاتے بھی نہین

خوب پردہ ہی کہ چلمن سی لگے بیٹھے ہین
صاف چھپتے بھی نہین سامنے آتے بھی نہین

زیست سی تنگ ہو ای داغ تو کیون جیتے ہو
جان پیاری بھی نہین جان سی جاتے بھی نہین

یہ بھی تم جانتے ہو چند ملاقاتون مین
آزمایا ہے تمھین ہمنے کئی باتون مین

تمھین انصاف سی ای حضرتِ ناصح کہدو
لطف اُن باتو نمین آتا ہی کہ ان باتون مین

ایسی تقریر سنی تھی نہ کبھی شوخ و شریر
تیر آنکھون کی بھی فتنے ہین تری باتون مین

ہمسے انکار ہوا غیر سے اقرار ہوا
فیصلہ خوب کیا آپ نے دو باتون مین

وہ گئے دن جو رہے یاد بتون کی ای داغ
رات بھر اب تو گذرتی ہے مناجاتون مین

الٰہی کیا کرین ضبطِ محبت ہم تو مرتے ہین
کہ نالے تیر بنکر کلیجے مین اُتر تے ہین

جفا پر جان دیتے ہین ستم پر تیری مرتے ہین
یہ ناکام محبت سچ تو یہ ہی کام کرتے ہین

تسلی دل کو دیتی ہی اجل اک حیلہ بہانہ ہی
مگر دل دیکھتے ہین وہ جو دل پر ہاتھ دھرتے ہین

خدا ہی کوئی پوچھی حشر مین ہم سی تری آگی — کہ وان تم کس سی مرتی تھی کہین ہم اس سی مرتی ہین
کبھی دل تماشا گاہ تھا عیش و مسرت کا — اب ہمین حسرت و شوق و تمنا سیر کرتی ہین
کبھی جھکتا ہون شیشی پر کبھی گرتا ہون ساغر پر — مری بیہوشیون سی ہوش ساقی کی بکھرتی ہین
کوئی کہدی کہ تمنی دل لیا پھر دیکھیے کیا کیا — اوٹھتی ہین او گھڑتی ہین بلیٹتی ہین بکرتی ہین
ادا بیساختہ اون گیسوون کی کچھ نرالی ہے — بنائے سی بگڑتی ہین سنواری سی بکھرتی ہین

نہ پوچھو **داغ** ہم سی انتظار یار کی صورت
یہ آنکھین جانتی ہین خوب جو نقشے گذرتے ہین

کیا ملے گا کوئی حسین نہ کہین — جی بہل جائیگا کہین نہ کہین
آپ کی گفتگو کا کیا کہنا — چار باتین بھی دل نشین نہ کہین

**داغ** پھر تاک جھانک کرتے ہین
اب گرے اب پھنسے کہین نہ کہین

ہے کسی کا تو انتظار تجھے — آنکھ ملتی ہے تیری نرگس مین
دل کا ویرانہ ہوگیا لیکن — اب بھی ہے تیری آرزو اس مین
ہم ستم سے بھی خوش ہین اے ظالم — وہ ستم کوئی لطف ہو جس مین
تم پہ عاشق نہ ہون تو کس پہ ہون — تم مین جو بات ہے وہ ہے کس مین

مجھکو دشمن سے کیا گلہ ای داغ
اُنس پاتا نہین ہون مونس مین

جب کہا اور بھی دنیا مین حسین اچھے ہین
کیا ہی جھنجھلا کی وہ بولی کہ ہمین اچھے ہین
نہ ملا خاک مین تو ورنہ پشیمان ہوگا
ظلم سہنے کو ہم ای چرخ برین اچھے ہین

بت وہ کافر ہین کہ ای داغ خدا اونسی بچائے
کون کہتا ہے یہ غارتگر دین اچھے ہین

بھر دین عجب ادائین اوس شوخ سیمتن مین
اک شیڑھ سادگی مین اک سیدھا بانکپن مین
مطلب کی چھیڑ اوسنی پنہان سخن سخن مین
سچ یہ کہ داغ پُرفن یکتا ہی اپنی فن مین
ہی چارہ ساز گلچین گلہای داغ دل کا
شامت بہار کی ہی آئی جو اس چمن مین

اے داغ ہم نہایت سمجھی اوسی غنیمت
جو دم خوشی سے گذرا یاران ہم وطن مین

شمع رو آپ گو ہوئے لیکن
لطف سوز و گداز کیا جانین
جو رہ عشق مین قدم رکھین
وہ نشیب و فراز کیا جانین

جو گذرتے ہین داغ پر صدمے
آپ بندہ نواز کیا جانین

مانا کہ لطف عشق مین ہی ہم مگر کہان
کیا سوجھتا نہین کہ پڑی ہی نظر کہان

ای آہ دل مین رہ کہ جو پردہ رہے ترا
جاتی ہے دوڑ دوڑ کے تو بی اثر کہان

الفت جتائیے تو غلط جھوٹ نا درست
دل مانگیے تو کہتے ہین کیسا کدھر کہان

تھم تھم کے وار کر کہ مرا دردست نہ جائے
جب مین نہین تو لذت زخم جگر کہان

بھولا ہون راہ فرط محبت مین دیکھیے
ہوتی ہے آج شام غریبی سحر کہان

صورت مین اتحاد تو سیرت مین اختلاف
تجھ سا ہوا و تجھ سا ہو وہ بشر کہان

میخانے کے قریب تھی مسجد بھلے کو داغ
ہر ایک پوچھتا ہے کہ حضرت ادھر کہان

نالے کرتی دل ناکام بری ہوتی ہین
کہ برے کاموں کے انجام برے ہوتی ہین

ہو تسلی تو گذار دون شب ہجران ساری
طور سیرے تو سر شام برے ہوتی ہین

چھیڑ معشوق سی کیجیے تو ذرا تھم تھم کر
روز کے نامہ و پیغام برے ہوتی ہین

درہم داغ نہو داغ کو کس طرح عزیز
چارہ گر مفت کے کیا دام برے ہوتی ہین

ہم تری بزم سی ای یار چلے جاتے ہین
لے چلی جاتی ہین ناچار چلی جاتی ہین

اوسکا کوچہ ہی کہ ہے عرصہ محشر یارب
سیکڑون طالب دیدار چلے آتے ہین

حضرت دل کی قضا آئی ہے اوس کوچے مین
کہ یہ دوڑی ہوی ہر بار چلی آتے ہین

اسطرح جاتی ہین اوس بزم مین دل کی باتین
کہ بندھی جیسے گنہگار چلے آتے ہین

جیسے ضد آپکی اللہ ری ہے خلاف ہی مزاج
آج تک وصل کی انکار چلے جاتے ہین

گرچہ سو سو ہین تغافل کہ نہ جانے کوئی
اون نگاہونکی مگر وار چلے جاتے ہین

ہم نہین جانتے کچھ دیر و حرم کا رستہ
ہم مئ عشق مین سرشار چلے جاتے ہین

داغ اس ضعف نے کی ہے تو منزل کھوٹی
ہم رہے جاتے ہین سب یار چلے جاتے ہین

دلمین سما گئی ہین قیامت کی شوخیان
دو چار دن رہا تھا کسی کی نگاہ مین

آتی ہے بات بات مجھے یاد بار بار
کہتا ہون دوڑ دوڑ کے قاصد سی راہ مین

کیسا نظارہ کس کا اشارہ کہان کی بات
سب کچھ ہے اور کچھ نہین نیچی نگاہ مین

مشتاق اس صدا کے بہت دردمند تھے
اے داغ تم تو بیٹھ گئے ایک آہ مین

تجھ مین تاثیر ہو گر ای کشش دل کچھ بھی
تو وہ دوڑے ہوی دم بھر مین چلی آتی ہین

سیر بازار بھی ہے اونکے لیے ایک شکار
دل بندھی زلف معنبر مین چلی آتی ہین

اب حسرت ہین نہ ارمان ہین نہ سوز و گداز
کس لیے پھر دل مضطر مین چلی آتے ہین

داغ جا کر نہ پھری سوی عدم اپنی رفیق
ہم یہ سمجھے تھے کہ دم بھر مین چلے آتے ہین

دل مہجور کو آزردہ جو پاتا ہون مین
اپنے روٹھے کو شب و روز مناتا ہون مین

ایک نظارۂ گلشن کی ہوس باقی ہے
رخصت اے کنج قفس پھر ابھی آتا ہون مین

کتنے ہمدرد ہوا خواہ ہین یون تو ای داغ
پر یہ کوئی نہین کہتا اوسے لاتا ہون مین

حضرت دل آپ ہین جس دھیان مین
مر گئے لاکھون اسی ارمان مین

عشق جس کشتی کا ہو تو ناخدا
وہ نہ آئے کس طرح طوفان مین

اوس سے پوچھو تم مری آشفتگی
زلف کہدیگی تمھارے کان مین

میرے مرنے کی خبر سنکر کہا
واقعی کچھ بھی نہین انسان مین

گر فرشتہ وش ہوا کوئی تو کیا
آدمیت چاہیے انسان مین

دل کی قیمت اک نگہ ہے ای صنم
آ گئے جو آئے ترے ایمان مین

جسنے دل کھویا اوسی کو کچھ ملا
فائدہ دیکھا اسی نقصان مین

کس نے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغ
آج ہو تم اور ہی سامان مین

زندگی کا نہین سامان سر مو دل مین
مژہ یار نے کیا پھیر دی جھاڑو دل مین

ایک تو ہی نہ رہنے سے رہا کیا کیا کچھ
کوئی حسرت نہ رہی جب سے رہا تو دل مین

یہی دھڑکا ہے کہ خالی نہ رہے وصل کی شب
دل ہے پہلو مین تو ہی آپ کا پہلو دل مین

اشک پیتا ہون اگر ضبط محبت کے لیے
ریزئی الماس کی بنجاتے ہین آنسو دل مین

سانپ سا لوٹ رہا ہے شب ہجران کیا کیا
لہرین لیتا ہے خیال خم گیسو دل مین

ساتھ ہر سانس کی آجاتی ہے پھولونکی مہک
بس گئی ہے گل عارض کی جو خوشبو دل مین

ضعف اس درجہ بڑھا ہے کہ الٰہی توبہ
درد بھی اب تو بدلتا نہین پہلو دل مین

اب کہان ہوش کہان صبر کہان تاب و توان
کر گئی گھر یہ تری نرگس جادو دل مین

تیر کی طرح سی چلتی ہین نگاہین دل پر
تیغ کی طرح اوتر جاتی ہین ابرو دل مین

پہلو غیر مین بیٹھے وہ نظر آتے ہین
سوچتا ہون جو کوئی وصل کا پہلو دل مین

کیا کہون گذری ہین راتین مجھے سولی پر
جب سمایا ہے کسی کا قد دلجو دل مین

روح قالب مین ہے یا غنچے مین بو ہے پنہان
بند شیشے مین پری ہے کہ پری رو دل مین

نوک پیکان جو ادھر ہے لب سوفار ادھر
تیر سفاک ہوا خوب ترازو دل مین

اب وہ آتے ہین نکلنے کے لیے ہو تیار
آرزو بیٹھ رہی چھپ کے کہان تو دل مین

خلش و حسرت و بیتابی و آزار و الم
سب کے سب ایک طرف سب سے سوا تو دل مین

شیوہ رہتی ایسا ہے دکن مین ای داغ
بل نہین رکھتے مسلمان سی ہندو دل مین

اوڑائی خاک تیری جستجو مین ہر کہین برسون
پھری ہی آسمان بنکر مری سر پر زمین برسون

کسی کوچی مین جب ہم اپنی صورت دیکھ لیتی ہین
لگی رہتی ہی اپنی دم قدم سی وہ زمین برسون

نہ آنکھونکا اجارہ ہی نہ دل کا زور ہی انپر
وہ خود مختار ہین ٹھیرین کہین دم بھر کہین برسون

ہوا ہی جان کا خواہان کوئی اب رہ نہین سکتی
رہی تیری امانت کی الٰہی ہم امین برسون

کسی خورشید رو کی پاؤن پر رکھا تھا سر اک دن
مثال ماہ چمکی ساتھ قسمت کے جبین برسون

تہ شمشیر قاتل اس خوشی سی جان دی مین نے
لب دشمن سی بھی نکلی صدائی آفرین برسون

نہین بھاتا تو بھی تھا وہ بیوفا آغوش دشمن مین
نہ میری بدگمانی نی اسی رکھا وہین برسون

یہین رہنا یہین سہنا یہین مرنا یہین بھرنا
یہی در ہی یہی سر ہی گذارینگے یہین برسون

کسی نازک بدن کی ایک دن خوشبو جو سونگھی تھی
اسی حسرت مین سونگھا ہمنی عطر نازنین برسون

مرے آنسو مکدر کیون نہ نکلین دیدۂ تر سے
کہ آنکھون مین پھری ہی اوسکی کوچی کی زمین برسون

تڑپتے جسنے دیکھا اس دل بیتاب کو دم بھر
رہا ہی وہ اوداس دل مین بتاؤ ہمنشین برسون

صفائی اسکو کہتی ہین اسی پر ناز ہے تمکو
کدورت بیٹھکر دل سی نکلتی ہی نہین برسون

خدا کی شان اب تم داغ کی صورت سے جلتی ہو
وہی لسّو ہی جو رہ چکا ہی دلنشین برسون

یہی چاہا جو تمین اسکا گنہگار تو ہون
اگر اتنا بھی سمجھ لو کہ وفادار تو ہون

عمر بھر آپ نے مجھکو کبھی اچھا نہ کہا
خیر اچھا نہ سہی آپ کا بیمار تو ہون

داغ مرنے نہین دیتا مجھے رشک اغیار
ورنہ مرجاؤن ابھی جان سے بیزار تو ہون

الٰہی کیون نہین اوٹھتی قیامت ماجرا کیا ہے
ہمارے سامنے پہلو مین وہ دشمن کے بیٹھے ہین

نگاہ شوخ و چشم شوق مین درپردہ چھنتی ہے
کہ وہ چلمن مین ہین۔ نزدیک ہم چلمن کے بیٹھے ہین

یہ اوٹھنا بیٹھنا محفل مین اون کا رنگ لائیگا
قیامت بنکے اوٹھینگے بھبوکا بن کے بیٹھے ہین

کسی کی شامت آئیگی کسی کی جان جائیگی
کسی کی تاک مین وہ بام پر بن ٹھن کے بیٹھے ہین

مجھے دل کی ایذا سے راحت نہین
بُرائی مصیبت سے فرصت نہین

یہ دل ہی یہ حسرت یہ ارمان ہے
مری جان حاضر مین حجت نہین

دیا نامہ بر نے یہ آکر جواب
اونھین بات کرنیکی فرصت نہین

دیا دل نے مایوس ہو کر جواب
نہین داغ اب کوئی حسرت نہین

تمام رات وہ جاگین وہ سوئین سارے دن
خبر ہے کیا اونھین کیونکر کٹے ہمارے دن

خدا بچائے قیامت کی ہین تمھارے دن
یہ پیاری پیاری جوانی یہ پیارے پیارے دن

تمھاری طرح بھی ہوگا نہ کوئی ہرجائی
تمام رات کہین ہو کہین ہو سارے دن

ہمیشہ تمکو مبارک ہو داغ روز نشاط
پھرین ہمارے بھی جیسے پھرے تمھارے دن

درد دل کا کوئی پہلو جو نکالون تو کہون
اپنے روٹھے ہوئے دلبر کو منالون تو کہون

جو مری دل مین ہے کہتے ہوے جی ڈرتا ہے
گدگدالون تو کہون پاؤن دبالون تو کہون

مین ہون بیتاب یہ بدست فسانہ ہے دراز
دل کو تھامون تو کہون انکو سنبھالون تو کہون

داغ پابند قفس ہون نہین کچھ کرسکتا
دام صیاد سے مین چھوٹ کے جالون تو کہون

قیامت کی تجلی ہے تمھارے روی روشن مین
مجھے ڈر ہے کہ دیکھو آگ لگ جائے نہ چلمن مین

کسیکے خوف سے جی کھول کر رویا نہین جاتا
کہ جو آنسو ٹپکتا ہے چھپا لیتا ہون دامن مین

مزا جب ہے کہ اس انداز سے ہون پیار کی باتین
ہمارا ہاتھ سینے پر تمھارا ہاتھ گردن مین

غضب ہے داغ یہ دن رات یہ برسات یون گذری
کہان وہ رشک گل جھولا جھولائین جسکو ساون مین

صاف کب امتحان لیتے ہین
وہ تو دم دیکے جان لیتے ہین

ضد ہر اک بات مین نہین اچھی
دوست کی دوست مان لیتے ہین

داغ بھی ہے عجیب سحر بیان
بات جس کی وہ مان لیتے ہین

تمکین تری شوخی مین تو شوخی ہی حیا مین
غمزہ ترے انداز مین انداز ادا مین

اللہ دکھین تو نظر بد سے بچانا
بن ٹھن کے وہ بیٹھے ہین مری اہل عزا مین

اس داغ سے چھپنا کوئی آسان ہی ظالم
تو دل مین ہی دل زلف مین ہی زلف بلا مین

تھے اوس بت مہوش کے بہت چاہنے والے
انگشت نما داغ ہوا ساری سبھا مین

کہان وہ گئی عیش و عشرت کی دن
مصیبت کی راتین ہین آفت کی دن

خبردار اے دل خبردار ہو
نہین اب نہین تیری غفلت کی دن

وہ راتین وہ باتین وہ گھاتین غضب
جوانی مین تھے کس شرارت کے دن

یہ ہے داغ کی عرض یا مصطفے
نہ محروم ہون مین شفاعت کے دن

دل نے سیکھا شکوۂ بیگانگی
ایسے نا محرم کو محرم کیا کرین

معرکہ ہے آج حسن و عشق مین
دل لگی وہ کیا کرین ہم کیا کرین

کہتے ہین اہل سفارش مجھسے داغ
تیری ہے قسمت بُری ہم کیا کرین

مین کہان اور بزم خواب کہان
لائی اے ہستی خراب کہان

اولنی کہدی ہی آرزو دل کی
اب مری بات کا جواب کہان

بات کرنی جسے نہ آتی ہو
بات سننے کی اوسکو تاب کہان

کعبہ و دیر مین جو داغ نہین
پھر ہے یہ خانمان خراب کہان

بات میری کبھی سنی ہی نہین
جانتے وہ بُری بھلی ہی نہین

دل لگی اون کی دل لگی ہی نہین
رنج بھی ہے فقط ہنسی ہی نہین

لطف مے تجھسے کیا کہون زاہد
ہاے کمبخت تونے پی ہی نہین

اور کبھی یون وفا زمانے سے — کبھی گویا کسی مین تھی ہی نہین

ہم تری آرزو پہ جیتے ہین — یہ نہین ہے تو زندگی ہی نہین

داغ کیون تمکو بے وفا کہتا

وہ شکایت کا آدمی ہی نہین

حال دل تجھسے دل آزار کہون یا نہ کہون — خوف ہے مانع اظہار کہون یا نہ کہون

نہین چھپتی نہین چھپتی نہین چھپتی الفت — سب کہے دیتے ہین آثار کہون یا نہ کہون

داغ ہے نام مرا برق طبیعت ہے مری

گرم اس طرح کے اشعار کہون یا نہ کہون

کبھی فلک کو پڑا دل جلون سے کام نہین — اگر نہ آگ لگا دون تو داغ نام نہین

وہ کاش وصل کی انکار پر ہی قائم ہون — مگر اونھین تو کسی بات پر قیام نہین

الٰہی تونے حسینون کو کیون کیا پیدا — کچھ اونکی ذات سے دنیا کا انتظام نہین

سنائی جاتے ہین در پردہ گالیان مجھکو — جو مین کہون تو کہین آپ سے کلام نہین

دباؤ کیا ہے سُنے وہ جو آپ کی باتین

رئیس زادہ ہے داغ آپ کا غلام نہین

نظر چرا کے وہ یون ہر بشر کو دیکھتے ہین — کسی کو یہ نہین ثابت کدھر کو دیکھتے ہین

بنے ہوی ہین وہ محفل مین صورتِ تصویر
ہر ایک کو یہ گمان ہی ادہر کو دیکھتے ہین

حیا کو دیکھیے آئینہ سے بھی پردہ ہے
وہ اپنی ہاتھ ہی پہلے سحر کو دیکھتے ہین

خدا کرے سرِ محشر وہ بُت ہو بے پردہ
کہ ہم بھی دیکھتے ہین سب کدہر کو دیکھتے ہین

کسی سے کچھ نہین مطلب کہ دیکھنے والے
تمھاری آنکھ تمھاری نظر کو دیکھتے ہین

زلفین رخسار پر نہ آئین کیون
اونکے پیچھے پڑین بلائین کیون

مے اگر تیز ہے تو اے ساقی
آگ پانی مین ہم لگائین کیون

جان پر کیا بنی کہو تو سہی
داغ پُر درد ہین صدائین کیون

فغان مین آہ مین فریاد مین شیون مین نالے مین
سناؤن دردِ دل طاقت اگر ہو سننے والے مین

خبر سنکر مری مرنے کی وہ بولی رقیبون سے
خدا بخشی بہت سی خوبیان تھین مرنیوالے مین

یہ کیسا رنج ہی یارب ٹپکتی ہی خوشی جس سے
کہ نغمی کی ہی کیفیت مری دشمن کی نالے مین

نگاہ شوخ ہی حلقے مین چشم شرم آگین کے
تماشا ہی کہ بجلی کوندتی ہی آج ہالے مین

ملے مجھسے تو فرمایا تمھین کو داغ کہتے ہین
تمھین ہو ماہِ کامل مین تمھین رہتے ہو ہالے مین

ہم ہی جب وعدہ کیا تھا وہ بہت کمسن تھے | دیکھی قابل انکار ہوے ہین کہ نہین
وعدۂ مہر و وفا یہ تو ہے معمولی بات | ہم سی کچھ اور بھی اقرار ہوی ہین کہ نہین

داغ اس فکر مین دن رات گھلا جاتا ہے
مجھ سے راضی مرے سرکار ہوے ہین کہ نہین

کہان ہی دختِ رز ای محتسب ہم بادہ خوارون مین | تری ڈر سی وہ کافر جا چھپی پرہیزگارون مین
دکھا دینگی صف محشر مین ہم کتنے نکلتے ہین | جو پوچھا اوسنی کوئی ہے مرے امیدوارون مین
کہین جو تیری گردن مین وہ ٹوٹین ہاتھ ای ظالم | کہ بوی غیر آتی ہی مجھے پھولونکی ہارون مین
وہ اترا کر چلے ہین میکدی سے حضرت زاہد | بڑے مرشد ہین ہاتھون ہاتھ لانا اوسکو یارون مین

پڑا رویا کرے وہ داغ بیکس اس طرح تنہا
کہ جسکی رات دن ہنس بول کر گذری ہو یارون مین

آپنے گھر سی نکالا ہمین ہم جاتے ہین | پھر نہ آئینگی کبھی کھا کے قسم جاتے ہین
یون تو دم بھر نہین آتا اونھین شوخی سی قرار | جب تصور مین وہ آتی ہین تو کم جاتی ہین
دل کا کیا حال کہون صبح کو جب اوس بت نے | لیکے انگڑائی کہا ناز سے ہم جاتے ہین

حضرت داغ یہ ہے کوچۂ قاتل اوٹھیے
جس جگہ بیٹھتے ہین آپ تو جم جاتے ہین

دنیا میں صد ہزار حسین اور بھی تو ہیں
معشوق اک نہیں تو نہیں اور بھی تو ہیں

ای آہ اک فلک کو جلایا تو کیا کیا
ایسے ہزار بر سر کیں اور بھی تو ہیں

تم خواب میں بھی آئے تو منہ کو چھپا لیا
دیکھو جہان میں پردہ نشیں اور بھی تو ہیں

یہ رنج یہ الم ہو تو کیونکر ہو زندگی
عاشق جہان میں داغ حزیں اور بھی تو ہیں

دم نہیں دل نہیں دماغ نہیں
کوئی دیکھے تو اب وہ داغ نہیں

گو قناعت نہیں ہر انسان کو
کبھی حاصل اسے فراغ نہیں

تھی زمانے میں روشنی جس کی
ہائے اوس گھر میں اب چراغ نہیں

داغ کو کیوں مٹائے دیتے ہو
دل سے ہو دور یہ وہ داغ نہیں

صبح تک دل کو دلاسے شب غم دیتے ہیں
جسکو تم دے نہیں سکتے اوسی ہم دیتے ہیں

حسب خواہش وہ کہاں رنج و الم دیتے ہیں
مانگنے والے کو آزار بھی کم دیتے ہیں

خاک دیتے ہیں جو یوں اہل کرم دیتے ہیں
سو بتاتے ہیں اگر ایک درم دیتے ہیں

وعدہ کرنے کو وہ تیار تھے سچے دل سے
میرے کمبخت یہ جانا مجھے دم دیتے ہیں

کسنے خوشبو سے بسایا ہے کفن کو میرے
کہ دعائیں مجھے سب اہل عدم دیتے ہیں

وہ جو ارشاد کرین یاد رہے یا نہ رہے
نامہ بر ہم تجھے قرطاس و قلم دیتے ہین

مجھسے وہ کہتے ہین پروانے کو دیکھا تو نے
دیکھ یون جلتے ہین اس طرح سے دم دیتے ہین

خاکساران محبت کا یہی تو ہے علاج
گھول کر اونکو ترا نقش قدم دیتے ہین

سادگی ہی کہ شرارت ہے جو ہر بات پہ وہ
میرے دشمن کو مرے سر کی قسم دیتے ہین

چھین لیتے ہو کہ پھر بوسہ نہ لینا دیکھو
دینے والے بھی کہین لیکے قسم دیتے ہین

طعنۂ الفت دشمن یہ کہا ظالم نے
ایک سے لیتے ہین دل ایک کو ہم دیتے ہین

مدعا یہ ہے تڑپتا ہی سسکتا ہی رہے
گھول کر آب بقا مین مجھے سم دیتے ہین

دل شکن یون سی زیادہ کوئی لکھیگا جواب
کس لیے ہاتھ مین دشمن کے قلم دیتے ہین

تو وفا کرتی جو اے عمر رواں کیا ہوتا
بیوفائی پہ تری سیکڑون دم دیتے ہین

رنج دینے کا عبث داغ ہی شکوہ اون سے
جسکو دیتا ہے خدا اوسکو صنم دیتے ہین

وہ مست ناز ہو کہ کسی کی خبر نہین
اپنے بھی حال پر تمھین اب تو نظر نہین

آتا ہے مجھکو یاد سوال وصال پر
کہنا کسی کا ہائے وہ منھ پھیر کر نہین

اے داغ کب چھپائے سے چھپتا ہی آفتاب
شہرہ کہان نہین ہی تمھارا کدھر نہین

چھپایا ہے ترے تیر دنکو تیری ہی نگاہونسے
ہزارون بار سینے مین ہزارون بار پہلو مین

کلیجا بیتا ہے دل سلتا ہے کوئی میرا
کہان سے آگئی ظالم تری عیار پہلو مین

یہ نقشہ ہوگیا ہے داغ ابتو انکی محفل کا
کہ ہر دم آئینہ ہے سامنے اغیار پہلو مین

ہے لڑکپن کا زمانہ وہ ادا کیا جانین
ابھی ہو سم ہی نہین دل ہی نہین سن ہی نہین

مانگتا ہون جو دعا وصل کی انکی آگی
چپکے چپکے وہ کہے جاتے ہین ممکن ہی نہین

آپ ہی حضرت ناصح کوئی تدبیر کرین
آپ سا کوئی مرا مشفق و محسن ہی نہین

گالیان دیکر بھڑک جاتے ہین آپ
کیا مزا ہے تلخی دشنام مین

شور یا رب سے وہ کافر ڈر گیا
ہے اثر بیشک خدا کے نام مین

کوے جانان کی زمین ہی فتنہ خیز
آسمان ہے مفت کے الزام مین

داغ زاہد سے کہو کھنچتی ہے مے
ہو شریک اس کار نیک انجام مین

فلک دیتا ہے جنکو عیش انکو غم بھی ہوتے ہین
جہان بجتے ہین نقارے وہان ماتم بھی ہوتے ہین

گلے شکوے کہانتک ہونگے آدھی رات تو گذری
پریشان تم بھی ہوتے ہو پریشان ہم بھی ہوتے ہین

وہ آنکھیں ساحری فن ہین وہ عیسی نفس دیکھو
مجھی پر سحر ہوتے ہین مجھی پر دم بھی دیتی ہین

طبیعت کی کجی ہرگز مٹائے سی نہین مٹتی
کبھی سیدھی ہی تمھاری گیسو پر خم بھی ہوتی ہین

کسی کا وعدۂ دیدار تو اے داغ برحق ہے
مگر یہ دیکھیے دل شاد اوس دن ہم بھی ہوتے ہین

خدا سے گفتگو ہے اور مین ہون
گلہ ای بے مہر تو ہے اور مین ہون

ادھر محفل مین ہین پروانۂ شمع
ادھر وہ شمع رو ہے اور مین ہون

ملین گے کل کہ وہ سمجھین گے مجھسے
کہا ہے داغ تو ہے اور مین ہون

روح کو چین ہجوم غم دلبر مین نہین
صاحب خانہ کو آرام بھری گھر مین نہین

مجھکو امید ہے مشکل مری آسان ہوگی
جو رکاوٹ تری دل مین ہے وہ خنجر مین نہین

کس سی وعدہ ہے جو گھبرائے ہوئے پھرتی ہو
یہ وہ گردش ہے جو میرے بھی مقدر مین نہین

آپکے لطف و عنایت کا بھروسا کیا ہے
کہ گھڑی بھر مین اگر ہے تو گھڑی بھر مین نہین

دل کی ٹکڑے دو نکا فرا حلق کی برش مین نہین
نگہ ناز کی تیزی دم خنجر مین نہین

غیر کے عیش سے جلتا ہے عبث تو ای داغ
اوسکی تقدیر مین ہے تیرے مقدر مین نہین

عشق خانہ خراب کے ہاتھون
دربدر شہر یار پھرتے ہین

سیکدے مین عجب تماشا ہے
چار بیٹھے ہین چار پھرتے ہین

حشر مین اینڈتے ہوے یارب
کس کے تقصیر وار پھرتے ہین

صدقے ہوتے ہین شمع رو اوپر
گرد پروانہ وار پھرتے ہین

ہائے اون کا خرام مستانہ
پی کے جب بادہ خوار پھرتے ہین

داغ کا ذکر سن کے وہ بولے
ایسے اتنی ہزار پھرتے ہین

کیون چراتے ہو دیکھکر آنکھین
کر چکین میرے دل مین گھر آنکھین

یہ نرالا ہے بات کا انداز
بات کرتے ہو ڈھانک کر آنکھین

داغ آنکھین نکالتے ہین وہ
اونکو دیدون نکال کر آنکھین

مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین
کہ جو موت کو زندگی جانتے ہین

شب وصل لین اون کی اتنی بلائین
کہ ہمدم مرے ہاتھ ہی جانتے ہین

نہ دل کو کیا لطف آزار و راحت
برابر خوشی ناخوشی جانتے ہین

کہون حال دل تو کہین اس سے حاصل
سبھی کو خبر ہے سبھی جانتے ہین

نہین جانتے اسکا انجام کیا ہے — وہ مرنا مرا دل لگی جانتے ہین

سمجھتا ہے تو داغ کو رند زاہد
مگر رند اوسکو ولی جانتے ہین

چاک ہو پردہ وحشت مجھے منظور نہین — ورنہ یہ ہاتھ گریبان سے کچھ دور نہین
وصل سی یاس ہوا ایسا دل مہجور نہین — بت اگر دور رہے مجھ سے تو خدا دور نہین
سجدے کرنے سے مٹا خط جبین تو اے — ہم کہے دیتے ہین قسمت مین تری حور نہین
اب تک آئی تھی شکایت کہ محبت نے کہا — دیکھ پچھتائیگا خاموش یہ دستور نہین
رات دن نامہ و پیغام کہان تک ہونگے — صاف کہدیجیے ملنا ہمین منظور نہین
تم نے دی کوہکن و قیس سے مجھکو نسبت — کوئی دیوانہ نہین مین کوئی مزدور نہین

کیا کرے داغ کوئی اوسکی محبت کا علاج
وہ کلیجا ہی نہین جس مین یہ ناسور نہین

گلے ملا ہے وہ مست شباب برسون مین — ہوا ہے دل کو سرور شراب برسون مین
خدا کرے کہ مزہ انتظار کا نہ مٹے — مرے سوال کا وہ دین جواب برسون مین
شب وصال اوسے کیون نہ شرم آجائے — جب آئینہ سے بھی ٹوٹی حجاب برسون مین
ہمارے بعد کچھ ایسا ہوا مزاج اونکا — کہ لطف روز ہے ہیر عتاب برسون مین

نہ کیون ہو ناز مجھے اپنے دل پر ای ظالم
کیا ہے تو نے جسے انتخاب برسون مین

وہ بوے داغ کی صورت کو ہم ترستے ہین
ملا ہے آج یہ خانہ خراب برسون مین

کوئی اب تجھ سے آرزو ہی نہین
اب جو دیکھا تجھے وہ تو ہی نہین

ناصحون سے کلام کون کرے
اپنی ایسون سے گفتگو ہی نہین

اس قدر ناز ہے تمھین گویا
کوئی دنیا مین خوبرو ہی نہین

جو ترے لطف سے نکل جائے
وہ مرے دل کی آرزو ہی نہین

ہے وہ صورت پرست بھی دیکھو
فقط آئینہ عیب جو ہی نہین

رُوکش اوس کا ہو گیا گل فردوس
وہ نزاکت وہ رنگ و بو ہی نہین

عشق مین وضع کیا رہے اے داغ
کہ تجھے پاس آبرو ہی نہین

اسیر دام بلا اور کون ہے مین ہون
شکار تیر جفا اور کون ہی مین ہون

شہید زہر حیا اور کون ہے مین ہون
قتیل تیغ ادا اور کون ہی مین ہون

حجاب مجھ سے حیا تجھ سے عار ہے تجھے
اس انجمن مین نیا اور کون ہی مین ہون

## ردیف واو

عاشق کی دل مین اور تری آرزو نہو
اس باغ کا تو پھول ہو پھر اوسمین بو نہو

کھٹکا ہوا ہون خار تمنا سے اس قدر
ڈرتا ہون پاس سی بھی کہین آرزو نہو

لے تو چلا ہے ناصح نادان پیام وصل
مین شرط باندھتا ہون جو بے آبرو نہو

اے درد عشق خانۂ دل گھر ترا سہی
آباد یہ مکان تو جب ہو کہ تو نہ ہو

اس فکر مین کچھ اونسے نہ ہم بات کرسکی
یہ گفتگو نہو کہین وہ گفتگو نہ ہو

اک تیری دوستی سے ہوئی سب مین دشمنی
گریہ نہو تو کوئی کسی کا عدو نہو

کیا رشک ہی کہ طالب ہجران ہون اس لیے
جو مجھکو ہے رقیب کو وہ آرزو نہو

مجھکو جناب شیخ کی دعوت ضرور ہے
ایسی کہین شراب ملے جسمین بو نہ ہو

مٹی کی مورت اس سے تو اے داغ خوب ہے
معشوق کیا جو شوخ نہو خوش گلو نہو

ممکن نہین کہ تیری محبت کی بو نہو
کافر اگر ہزار برس دل مین تو نہ ہو

دل کو مسل مسل کے ذرا ہاتھ سونگھیے
ممکن نہین کہ خون تمنا کی بو نہو

اے داغ آکے پھر گئے وہ اسکو کیا کرین
پوری جو نامراد تری آرزو نہو

موت اوس دن کو جو مجھسی ستم ایجاد نہو / مین تو مرجاؤن اگر لذت بیداد نہو
(جس دن ۱۲)

زلف وہ دام کہ جس دام سے آزاد نہو / آنکھ وہ چور کہ جس چور کی فریاد نہو

بات کا زخم ہی تلوار کے زخمون سی سوا / کیجیے قتل مگر منھ سے کچھ ارشاد نہو

ہای وہ دل وہ کلیجہ مین کہان سی لاؤن / وصل مین شاد نہو ہجر مین ناشاد نہو

جور کے بعد ہی اب حرف تسلی کیسا / اوس سی فریادی جسکو وہ گھڑی یاد نہو

دیکھ ای شام غریبی وہ مسافر ہون مین / جس کا گھر بار نہو جسکو وطن یاد نہو

محو آرایش زینت ہی رہے آٹھ پہر / تجھکو اللہ کرے فرصت بیداد نہو

آدمی وہ ہی جو چتون کا اشارہ سمجھے / مجھکو معلوم ہوا منھ سے کچھ ارشاد نہو
(ہوگیا ۱۲)

ہے مرے دل کی تباہی یہ تعجب کیا خوب / آپ برباد کرین جس کو وہ برباد نہو

کوستے ہین کہ الٰہی وہ دعا دیتے ہین
داغ کو دیکھکے کہتے ہین وہ ناشاد نہو

تمکو چاہا تو خطا کیا ہے بتا دو مجھکو / دوسرا کوئی تو اپنا سا دکھا دو مجھکو

کون ہوتا ہے کڑی بات کا سہنے والا / گالیان تمکو سکھادین یہ دعا دو مجھکو

دل مرا ہاتھ مین لیتے ہی الگ پھینک دیا / مال ایسا یہ نہین لاؤ اوٹھا دو مجھکو

غیر کو دست حنائی نہ دکھاؤ دیکھو / گر لگائی ہے یونہین آگ لگا دو مجھکو

وہ جو سوئے شب وعدہ تو یہ کہکر سوئے
جب وہ آئی تو اوسی وقت جگا دو مجھکو

اب خدا چاہی تو مین تمکو نہ چاہون ہرگز
پھر یہ تقصیر ہو مجھسے تو سزا دو مجھکو

بے مروت دل بیتاب سے ہو جاتا ہے
شیوۂ خاص تم اپنا ہی سکھا دو مجھکو

تم بھی راضی ہو تمھاری بھی خوشی ہی اسمین
جیتے جی **داغ** یہ کہتا ہے مٹا دو مجھکو

کیون میری آہ سرد اونھین ناگوار ہو
یہ وہ ہوا نہین جو کلیجے کے پار ہو

یون میری ساتھ دفن دل بیقرار ہو
چھوٹا سا اک مزار کے اندر مزار ہو

آسودگان خاک سے قاتل کہا کرے
اے سونے والو جاگ اوٹھو ہوشیار ہو

ایسے کو تو خدا کی قسم چھوڑنا ہے کفر
تجھسا حسین ہو اور نہ دل بیقرار ہو

آتا ہی اس سے شکوۂ فرقت یہی لحاظ
تصویر یار بھی نہ کہین شرمسار ہو

جھپکی جو آنکھ ہجر کی شب آئی یہ ندا
اے ننگ عشق مر نہ گیا ہو تو ہوشیار ہو

یہ **داغ** پارسا ہی کی شہرت ہی ان دنون
لاکھون مین ہو تو ہو وہی پرہیزگار ہو

کل تک تو آشنا تھے مگر آج غیر ہو
دو دن مین یہ مزاج ہے آگے کو خیر ہو

چاہین اگر وہ کافر و دیندار مین سلوک
بتخانے مین ہو کعبہ تو کعبے مین دیر ہو

کیسا وصال کسکی تسلی کہان کا لطف — کچھ ہو ہو بلا سے مری دل کی خیر ہو

دلی مین پھول والون کا میلہ پھر آئی داغ
بن ٹھن کی آئے وہ تو قیامت کی سیر ہو

معشوق کا تو جرم ہو عاشق خراب ہو — کوئی کرے گناہ کسی پر عذاب ہو
نکلے جدھر سے وہ بھی چرچا ہو گیا — اس طرح کا جمال ہو ایسا شباب ہو
عاشق کی ایک جان پہ گذری تو لطف کیا — دل کو کبھی سکون ہو کبھی اضطراب ہو

در پردہ تم بلاؤ جلاؤ نہین یہ خوش
میرا بھی نام داغ ہے گر تم جواب ہو

آئینہ اپنی نظر سے نہ جدا ہونے دو — کوئی دم اور بھی آپس مین ذرا ہونے دو
کم نگاہی مین اشارہ ہی اشارے مین چلا — یا نہ ہونے دو مجھے چین سی یا ہونے دو
ہاتھ باندھی ہوئی اغیار کے ساتھ آؤ گی — ہم دکھا دینگے مزا روز جزا ہونے دو
آنکھ ملتی ہی کہون خاک حقیقت دل کی — دیکھکر جلوہ مرے ہوش بجا ہونے دو
میری آنکھون پہ مری منہ پہ تم رکھو ہاتھ — حرف مطلب کسی صورت سے ادا ہونے دو

جب سنا داغ کوئی دم مین فنا ہوتا ہے
اوس ستمگر نے اشارے سے کہا ہونے دو

کہتی مین جسکو حور وہ انسان تمھین تو ہو
جاتی ہی جسکے جان مری جان تمھین تو ہو

آتا ہی بعد ظلم تمھین کو تو رحم بھی
اپنی کیے سی دل مین پشیمان تمھین تو ہو

پچھتاؤ گے بہت مری دل کو اوجاڑ کر
اس گھر مین اور کون ہی مہمان تمھین تو ہو

اک روز رنگ لائین گی یہ مہربانیان
ہم جانتے تھے جان کی خواہان تمھین تو ہو

دلدار و دل فریب و دل آزار و دلستان
لاکھون مین ہم کہینگی کہ ہان ہان تمھین تو ہو

کرتے ہو داغ دور سے بتخانے کو سلام
اپنی طرح کے ایک مسلمان تمھین تو ہو

ہے تاک مین وہ دزد نظر دیکھیے کیا ہو
پھر دیکھ لیا اونے ادھر دیکھیے کیا ہو

ٹوٹی تو لگین اوسکی نگاہون سے نگاہین
اس جنگ کا انجام مگر دیکھیے کیا ہو

مین شعل مین بیتاب جیون آخر شب سے
دل وینکا دھڑکتا ہے سحر دیکھیے کیا ہو

ای داغ اونھین بھی تو ہی دشمن ہی کا دھڑکا
ہے دونو طرف ایک ہی ڈر دیکھیے کیا ہو

نکلی فلک سے کب کسی سائل کی آرزو
پھر اوسپہ آرزو بھی مری دل کی آرزو

حورون سے کیا غرض تھی عجب بدگمان ہو
جنت مین لیگئی تری محفل کی آرزو

دل ہر طرف رہا نگران بحر عشق مین
اس ڈوبتے کو رہگئی ساحل کی آرزو

رتبہ کمال عشق کا حاصل نہین ہوا
اب داغ کو ہے مرشد کامل کی آرزو

سیکڑون کو قتل لاکھون کو کیا ہے پائمال
یہ نکالی تم نے میری جان نرالی ہاتھ پانو

ذبح کرتی ہین یہی پامال کرتی ہین یہی
پھر بچائے رکھتی ہین یہ حسن والی ہاتھ پانو

کر دیا ہے چور ہمکو نشۂ الفت نے داغ
اب بھلا کوئی سنبھلتے ہین سنبھالے ہاتھ پانو

سچ ہے تیری ہے آرزو مجھکو
کہین جینے دے یون ہی تو مجھکو

بندۂ زر خرید ہون ہر دم
رکھیے آنکھون کے روبرو مجھکو

حشر مین کیا کہونگا جب وہ کہین
کیا نہین جانتا ہے تو مجھکو

داغ کیسو ہو خوش نہین آتی
ناامیدانہ آرزو مجھکو

مجھکو ملا یہ شکوۂ دشنام پر جواب
آپ اوس سے عشق کیجیے جسکی زبان نہو

آفت کی تاک جھانک قیامت کی شوخیان
پھر چاہتے ہو ہم سے کوئی بدگمان نہو

ای داغ عیش مین ہو نہ دل شاد شاد سے
انسان وہ ہے جس کو غم دو جہان نہو

دکھانا گر تمہین مد نظر ہے روی روشن کو
لگایا کیون ہی پردہ تم لگاؤ آگ چلمن کو

ستم تیری جو دیکھی جل گئی معشوق سی عاشق
بجھاتی ہین پر پروانہ میری شمع مدفن کو

اجل کی ہاتھ سے ای داغ بچتی کا نہین کوئی
نہ چھوڑا دوست کو اسنے نہ چھوڑیگی یہ دشمن کو

پوشیدہ جب ہو راز کہ منہ مین زبان نہو
ہم بات بھی کرین تو بغیر از فغان نہو

رکھنا ہماری خاک سی کچھ راہ ای صبا
مرقد مین بند سوز جگر کا دھوان نہو

مارا نگاہ ناز سے پہلے جگر پہ تیر
پھر اوس پہ حکم یہ ہی کہ لب پر فغان نہو

تمکو مزا نہ دیگی کبھی داستان عشق
جبتک ہمارے منہ سے یہ قصہ بیان نہو

کہتے ہین لوگ زیر زمین جسکو آسمان
وہ کشتگان آتش غم کا دھوان نہو

رکھتے ہین کیا چھپا کے غم یار دلمین ہم
ڈر ہے کہ یہ نصیب دل دشمنان نہو

تہمت کسی کو ظلم کی ای داغ کیون لگائین
شکوہ بتون سے کیا جو خدا مہربان نہو

یہ سن سن کے مرنا پڑا ہر کسیکو
نہین مرتے دیکھا کسی پر کسیکو

خدا دے تو دے اپنا غم ہر کسیکو
کرے پر نہ مائل کسی پر کسیکو

نہ جاؤنگا تنہا بہشت برین مین
کہ لیجاؤنگا دل کے اندر کسیکو

یہ بجلی نہیں جس کی اک سیر کر لی
تڑپ جاؤ دیکھو جو مضطر کسیکو

زہے منصفی قتل تو نے کیا ہے
وفا پر کسیکو دغا پر کسیکو

مجھے دیکھ لو ہو کے چین بر جبین تم
نہ دیکھا ہو گر زیر خنجر کسیکو

رہے تشنہ دید مشتاق ان کے
ملا بھی تو زہر آب خنجر کسیکو

بہت چھیڑ کر ہم کو پچھتائے گا
ستاتے نہیں بندہ پرور کسیکو

یہ کہتی ہے اسے داغ چتون تمہاری
کہ تم چاہتے ہو مقرر کسیکو

میرے پہلو سے وہ اٹھی غیر کی تعظیم کو
بندگی کو بندگی تسلیم کی تسلیم کو

اپنی دل کا حال تو دم بھر میں کچھ دم بھر میں سمجھا گئے
آگ لگ جائے الٰہی اس امید و بیم کو

جب نہیں اے داغ وحشت ہے تو آسایش کہاں
جائیے ہندوستان سے کون سی اقلیم کو

وقت آخر پوچھتے ہو کیا ہماری آرزو
اشکباری ہے تمنا بیقراری آرزو

لطف حسن و عشق تو جب ہے کہ دل سے دل ملے
کچھ ہماری آرزو ہو کچھ تمہاری آرزو

پھر مرے داغ کہن اے داغ تازہ ہو گئے
دل میں آئی صورت باد بہاری آرزو

پھر حسرت و ارمان و تمنا بھی نہ ہونگی
ای یاس نہ کر بے سر و سامان مرے دل کو

یا اوس بت گمراہ کو لا راہ وفا پر
یا پھیر دے ای گردش دوران مرے دل کو

تاثیر دکھا جائے محبت تو عجب کیا
سینے سے لگا آج مری جان مرے دل کو

ہے لطف تو یہ تجھکو ہو محشر مین بھی انکار
اور داغ کہے تو نے لیا ہان مرے دل کو

برس پڑی وہ مجھی دیکھکر خدا کی پناہ
ہزار ناز ہر اک ناز مین ستم سو سو

کھلین نہ ہم سے کبھی پیچ اونکی باتون کے
جو ایک بات کے پہلو بٹھائین ہم سو سو

ابھی سے چرخ کی گردش کا داغ کیا شکوہ
ابھی تو لائیگا چکر یہ پر ستم سو سو

ہم تو مرتے ہین ادا پر دلستان ہو کوئی ہو
دوست دشمن مہربان نا مہربان ہو کوئی ہو

سر مین ہو گردن مین ہو پہلو مین ہو سینے مین ہو
تیغ ہو خنجر ہو پیکان ہو سنان ہو کوئی ہو

خیر اچھا مین برا سچے ہو تم جھوٹے نہین
آدمی کا آدمی راحت رسان ہو کوئی ہو

وہ نہو تو یاس ہو یہ تو نہو کوئی نہ ہو
خانۂ دل مین الٰہی میہمان ہو کوئی ہو

بعد مجنون داغ سے آباد ہے دشت جنون
اس خرابی کے لیے بے خانمان ہو کوئی ہو

کر لیا وعدہ اونھون نے ہو گئی تدبیر وصل
اور سیدھی اگر تقدیر اولٹی ہو تو ہو

اوس ستمگر سے دل نافہم امید کرم
بنگیا ہی یہ سمجھے تقریر اولٹی ہو تو ہو

سیدھی سیدھی ہم تو باتین اونکو لکھ بھیجین گے داغ
وان الٹ سیدھی کی گر تقریر اولٹی ہو تو ہو

ای فلک چاہیے جی بھر کے نظارا ہمکو
جا کے آنا نہین دنیا مین دوبارا ہمکو

کبھی ایما نہ کنایہ نہ اشارا ہمکو
کم نگاہی نے تری جان سے مارا ہمکو

آپ سے اب نہ رہے گا کوئی سودا اپنا
پھیر دیجیے دل بیتاب ہمارا ہمکو

بد سلوکی مین مزہ کیا ہی مزا ہی آخر
کہ ہمارا ہو تمھین پاس تمھارا ہمکو

بحر ہستی مین ہوے کشتی طوفان ہم
نہین ملتا ہے کہین داغ کنارا ہمکو

اللہ ری شوخیان بھی کیا تھے ابھی کیا ہو
شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

دعوی ہی تو دل پہ تھا زبان پہ ہی تھی نا
یہ شرط ٹھہر جائے کہ جھوٹے کو سزا ہو

یہ وجہ چھپایا نہین قاصد نے خط اونکا
ایسا نہ ہو کمبخت کی مٹھی مین سزا ہو

کیون داغ کا نام آتے ہی نفرت ہوئی تمکو
اک شخص ہے وہ تم اوسے سمجھے ہے کیا ہو

مینے جو کہا اسیر ہو کل روز جزا ہو
فرماتی ہین وان بھی ہمین سچے ہون تو کیا ہو

رنجش مری بڑھکر ہے تمہاری خفگی سے
مین جان سی بیزار ہون تم مجھسے خفا ہو

چاہت کا مزا بعد ہمارے نہ ملیگا
ہر شخص سی تم آپ کہوگے ہمین چاہو

بدلون نہ کبھی اور حسینون کی وفا سی
وہ کینہ بھی اچھا جو تری دل مین بھرا ہو

اوس بت سی بگاڑے نہ بنی آیگی تھین داغ
کیا پیش چلے جس کا طرفدار خدا ہو

کیا خود وعدہ عیاری تو دیکھو
دل آزارون کی دلداری تو دیکھو

مرے دل کی وفاداری تو دیکھو
پھر اسیر اپنی عیاری تو دیکھو

وہ کہتے ہین مرے غم مین نہ مرنا
یہ مجبوری یہ لاچاری تو دیکھو

بنالین شرم آلودہ نگاہین
تغافل مین یہ ہشیاری تو دیکھو

مٹا نقش جفا اوس بت کی دل سی
ہماری گریہ و زاری تو دیکھو

نہ عاشق کا نہ یہ معشوق کا دوست
فلک کی تم ستمگاری تو دیکھو

پھنسایا اوس بت بیگانہ وش کو
محبت کی گرفتاری تو دیکھو

غزل کیا خاک لکھین حضرت داغ
ہجوم کار سرکاری تو دیکھو

وہ آئے کس طرح یہ گیا کس طریق سے
ہیں میرے دل کے پانو کہ تیری نظر کے پانو

سینے سے اپنے ساتھ اوڑا کر یہ لیگئے
گویا تمہارے تیر تھے میرے جگر کے پانو

پہونچی ہے ایک آن میں باب قبول تک
پھیلائے کیا دعا نے مری ہاتھ بھر کے پانو

اے داغ آدمی کی رسائی تو دیکھنا
سر پہ دھرے ہیں عرش نے خیر البشر کے پانو

جو دل قابو میں ہو تو کوئی رسواے جہاں کیوں ہو
خلش کیوں ہو تپش کیوں ہو قلق کیوں ہو فغاں کیوں ہو

غضب آیا ستم ٹوٹا قیامت ہو گئی برپا
یہ پوچھا تھا کہ تم آزردہ مجھسے میری جاں کیوں ہو

نئی تاکید ہے ضبط محبت کی وہ کہتے ہیں
جگر ہو آہ تو فغاں کیوں ہو دہن ہو تو زباں کیوں ہو

جگر سے کم نہیں اے چارہ گر داغ جگر مجھکو
جو پیدا کی ہے مر مر کر وہ دولت رائگاں کیوں ہو

تری زلفیں بھی ہیں صیاد آنکھیں بھی شکاری ہیں
تماشا دیکھنے کا ہے جو میرے دل پہ جھگڑا ہو

لڑینگی آپ جوروں سے ملینگی آپ غیروں سے
مجھے ڈر ہے کہ خفت سے کہیں فتنہ نہ پیدا ہو

ابھی نفرت ہے تمکو داغ سے وہ دن بھی آئی ہیں
خدا چاہے تو اوس کمبخت کو دل سے تمھیں چاہو

ہمارے دل میں بے کھٹکے محبت اپنی رہنے دو — امانت دار کا گھر ہے امانت اپنی رہنے دو
ڈرایا ہے منایا ہے یہ کہکر وصل میں آونے — بگڑ جائینگے ہم بس بس شکایت اپنی رہنے دو
بظاہر مہربانی ہے تو دل میں بدگمانی ہے — سلام ایسی عنایت کو عنایت اپنی رہنے دو

وہاں ہے بے نیازی داغ اس سے کیا غرض اسکو
یہ طاعت اپنی رکھ چھوڑو عنایت اپنی رہنے دو

پہلے وہ شرط مصور سے یہ کر لیتے ہیں — ہاں مری صورت بھی کھنچے ہاتھ میں شمشیر بھی ہو
کاش وہ محفل اغیار میں اے جذبۂ دل — میری تعظیم بھی دے مجھسے بغل گیر بھی ہو

اڑ پڑے غیر سے کیا خیر ہے کیسا ہے مزاج
کہ جو بیتاب بھی ہو مضطر بھی ہو دلگیر بھی ہو

تم آئینہ ہی نہ ہر بار دیکھتے جاؤ — مری طرف بھی تو سرکار دیکھتے جاؤ
اوٹھاؤ آنکھ نہ شرماؤ یہ تو محفل ہے — غضب سے جانب اغیار دیکھتے جاؤ

کوئی نہ کوئی ہر اک شعر میں ہے بات ضرور
باشباع ۱۲
جناب داغ کے اشعار دیکھتے جاؤ

## ردیف ہاے ہوز

طور بے طور ہوئی دل کی خدا خیر کرے
بے طرح گھات مین ہی اوس بت عیار کی آنکھ

ہوتی جاتی ہی سوا بوسہ لب کی قیمت
دیکھتی جاتی ہین وہ اپنے خریدار کی آنکھ

دل چرایا ہی وہ اب آنکھ ملائین کیونکر
سامنے ہوتی ہی مشکل ہی گنہگار کی آنکھ

کیسی پڑتی ہی نگہ سے تری الفت ای داغ
کوئی چھپتی ہے محبت کی نظر یار کی آنکھ

کیون کرتے ہو دنیا کی ہر اک بات سے توبہ
منظور تو ہے میری ملاقات سے توبہ

دنیا مین کوئی بات ہی اچھی نہین زاہد
اس بات سے توبہ کبھی اوس بات سے توبہ

امید ہے مجھکو یہ ندا آئے دم مرگ
مقبول ہوئی اوسکی عنایات سے توبہ

سب کو ہی تیری یاد کی لذت جدا جدا
دل رکی ہی دل کی ساتھ زبان کی زبان کی ساتھ

اقرار تیرا ای دل مضطر غلط نہ جان
تھوڑا یقین بھی چاہیے وہم و گمان کی ساتھ

اللہ کرے کہ بند نہ ہو داغ کی زبان
تعریف آپکی ہی اوسی خوش بیان کی ساتھ

حفظ تسلیم ادب خلق تواضع تعظیم
کتنی تکلیف ہی ای شوق ملاقات کی ساتھ

چار مل بیٹھی جہان پھر وہی رنگ اور ترنگ — کچھ عجب لطف ہی رندان خرابات کی ساتھ

دست نواب گہر بار فلک دریا بار
داغ برسات نئی آئی ہی برسات کی ساتھ

کیا لطف وصل ہی جو دوبارہ نہو نصیب — دونا جو اضطراب ہو کیا اس سی فائدہ
چھریون سی کم نہین ہین نگاہونکی تیزیان — ٹکڑے جو یون نقاب ہو کیا اس سی فائدہ
گر دل ملی تو آنکھ ملانے کا لطف ہے — کیون شکوۂ حجاب ہو کیا اس سی فائدہ

ایسون سی وہ نگاہ ملاتے نہین کبھی
گر داغ آفتاب ہو تو کیا اس سی فائدہ

یارب ہمین دی عشق صنم اور زیادہ — کچھ تجھسے نہین مانگتے ہم اور زیادہ
دل لیکے نہ کچھ مانگ صنم اور زیادہ — مقدور نہین تیری قسم اور زیادہ
یارب ہین مری ساتھ بہت حسرت و ارمان — ہو وسعت صحراے عدم اور زیادہ
زہر نے ترا کوچہ دکھا کر مجھی چھوڑا — آگے نہ بڑھا چار قدم اور زیادہ
پہونچا ہون لب گور تو پیاری غم الفت — اب چھوڑ کہ مجھ مین نہین دم اور زیادہ
دل بوسہ پہ ٹھیرا تھا جگر چھین لیا کیون — کیا مفت مین لی ایک رقم اور زیادہ
وہ حال ہی میرا کہ عدو کہتے ہین اون سے — کرنا نہ جفا اور ستم اور زیادہ

خط اونکا بہت خوب عبارت بہت اچھی — اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ

صد شکر کہ نواب کے الطاف سے ای داغ
چند اہل سخن جمع ہین کم اور زیادہ

رشک پری اونہین جو کہا یہ ملا جواب — جب ہم پری ہین کیا ہمین آدمی سے واسطہ

الفت مین دونو لازم و ملزوم ہو گئے
ہم کو غرض ہے دل سے اوسی غم سے واسطہ

نہین ہوتی بندے سے طاعت زیادہ — بس اب خانہ آباد دولت زیادہ
محبت مین سو لطف دیکھے ہین لیکن — مزا دیگئی ہے شکایت زیادہ
مریض محبت کی اچھی دوا کی — او سے کل سے ہے آج غفلت زیادہ
وہ تشریف لاتے ہی بولی کہ حضرت — نہین ہم کو ملنے کی فرصت زیادہ
الٰہی زمانے کو کیا ہو گیا ہے — محبت تو کم ہے عداوت زیادہ
تم آئینہ دیکھو تو ہم بھی یہ دیکھین — کہ ہے کون سا خوبصورت زیادہ
مری بندگی سے مرے جرم افزون — ترے قہر سے تیری رحمت زیادہ

بہکتے نہ تھے داغ یون گفتگو مین
مگر پی گئے آج حضرت زیادہ

## ردیف یاے تحتانی

جان دیدوں تجھے پر ڈرتا ہون
کہ امانت مین خیانت ہو گی

اپنے مطلب کو تو سُن لو مجھ سے
یہ نہ جانو کہ شکایت ہو گی

اب کے میخانے سے او ٹھکر اے داغ
کعبے جائین گے جو وحشت ہو گی

جب وہ بت ہم کلام ہوتا ہے
دل و دین کا پیام ہوتا ہے

زیست سی تنگ ہین نہ چھیڑ ہمین
دیکھ غصہ حرام ہوتا ہے

داغ کا نام سُن کے وہ بولے
آدمی کا یہ نام ہوتا ہے

اللہ اللہ رہی پریشانی مری
زلف جانان بھی ہی دیوانی مری

کیا ٹھکانا مجھ سے نازک طبع کا
ہو چکی جنت سے مہمانی مری

آج کل ہی اونکو تصویرون سی شوق
کیا ہی دیکھی تھی حیرانی مری

روسیاہی کام آئی روز حشر
شکل زاہد نے نہ پہچانی مری

ہای دل لیکر ترا ناز و غرور
واے دل دیکر پشیمانی مری

ترہوا دامن مے گلرنگ سے
رنگ لائی پاکدامانی مری

اس گرفتاری پہ ابھی ہین نثار | لو وہ کرتے ہین نگہبانی مری

آگیا داغ اونکے دل مین یہ غرور
مشکل ہے دنیا مین لاثانی مری

اللہ کو کیا جواب دونگا | عادت ہے بتون سی گفتگو کی
کچھ ضبط ہماری خاطر اے چشم | کچھ شرم ہماری آبرو کی

اس خانہ خراب دل مین اے داغ
مٹی ہے خراب آرزو کی

تدبیر سے قسمت کی برائی نہین جاتی | بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہین جاتی
دل لیکے وہ اب جان طلب کرتی ہین مجھسے | یہ ایسی ہی مرضی ہی کہ اوٹھائی نہین جاتی
گرتی تھی نشیمن پہ مری کوندھ کے بجلی | صیاد کے گھر آگ لگائی نہین جاتی
ہر چند ہے انشاے محبت مین خرابی | یارون سے مگر آنکھ چرائی نہین جاتی
لے دیکھے یہان دل مین ہی کیا ایک تمنا | وہ تا بہ زبان خوف سی لائی نہین جاتی
یارب کوئی آفت تھا محبت کا تہنگا | وہ آگ لگی ہے کہ بجھائی نہین جاتی

ای داغ کہا حال دل اوس دشمن جان سے
نادان ترے دل کی صفائی نہین جاتی

کتنا باوضع ہے خیال اوس کا ۔ بیکسی مین بھی آئے جاتا ہے
دیکھنا رشک اوس کی محفل مین ۔ ایک کو ایک کھائے جاتا ہے
نا امیدی مٹائے جاتی ہے ۔ شوق نقشہ جمائے جاتا ہے

اوس کا آنا تو درکنار ای داغ
دل ہی قابو سے ہائے جاتا ہے

ہاتھ نکلے اپنے دونون کام کے ۔ دل کو تھاما اونکا دامن تھام کے
گھونٹ پی کر بادۂ گلفام کے ۔ بوسے لیتا ہون خالی جام کے
اس نزاکت کا برا ہو بزم سے ۔ اوٹھتے ہین وہ دست دشمن تھام کے
چشم مست یار کی اک دھوم ہے ۔ آجکل ہین دور دورے جام کے
جب قدم کعبے سے رکھا سوی دیر ۔ تار اولجھے جامۂ احرام کے
آگیا ہے بھول کر خط اس طرف ۔ وہ تو عاشق ہین مرے ہمنام کے
کیا کسی درگاہ مین جانا ہے آج ۔ صبح سے سامان ہین حمام کے
دعوے عشق و وفا پر یہ کہا ۔ سب بجا لیکن مرے کس کام کے
اب اودھر آئے ہین وہ تعریف پر ۔ ہم جو شاکی ہو گئے دشنام کے
ہے گدائے میکدہ بھی کیا حریص ۔ بھر لیے جھولی مین ٹکڑے جام کے

خوگر بیداد کو راحت سے موت
جان لیتا ہون نام ہی آرام کے

نالہ و فریاد کی طاقت کہان
بات کرتا ہون کلیجا تھام کے

داغ کے سب حرف لکھتے ہین جدا
ٹکڑے کر ڈالے ہمارے نام کے

اک چلی باد صبا کیا کسی مستانے سے
جھومتی آج چلی آتی ہی میخانے سے

روح کس مست کی پیاسی گئی میخانے سے
مے اوڑی جاتی ہی ساقی تری پیمانے سے

وعدۂ وصل کی تکرار نے ہے سکو مارا
فیصلہ خوب ہوا بات کی بڑھ جانے سے

یہ بھی دشمن ہی کے حصے مین سہی اتفاق
کام کیا اوسکے تصور کو یہان آنے سے

خون بہا کی ہی عبث فکر مری قتل کی بعد
اب دعا کیجیے کیا فائدہ گھبرانے سے

فکر ہی دوست کو احوال سناؤن کیونکر
ٹکڑے ہوتا ہے کلیجا مرے افسانے سے

گر پڑا ہون نگہ مست سے چکر کھا کر
ساقیا پہلے اوٹھا تو مجھے پیمانے سے

ڈر ہے تاثیر نہ کر جاے کسیکی فریاد
کان بھر لیجیے پہلے مرے افسانے سے

کردیا صاف الگ دل نے ہمین الفت مین
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہین بیگانے سے

ایک چلو مین بہت داغ بہک اوٹھتے تھے
آج سنتے ہین نکالے گئے میخانے سے

مرے جاتی ہین تیری بیوفائی دیکھنے والے
چراغ صبح ہین شام جدائی دیکھنے والے

ید بیضا جو چمکا کر دکھائین حضرت موسیٰ
نہ دیکھین ہم ترا دست حنائی دیکھنے والے

سنین کیون لن ترانی طور پر کیون جائین کیا حاصل
کہ مستغنی ہین تیری خودنمائی دیکھنے والے

ہماری جان کی پروا ہے کسکو دیکھیے اے قاتل
بہت ہین ہاتھ کی تیری صفائی دیکھنے والے

کہان ہے اب ترا ثانی ذرا انصاف سے دیکھین
مری آنکھون سے تیری دلربائی دیکھنے والے

اس آئینہ کا جوہر اور ہی جلوہ دکھاتا ہے
مرا دل دیکھ عارض کی صفائی دیکھنے والے

ہو کیون غش سیر کی دیکھ کر اے چارہ گر سکتہ
غضب ہے کیا تجھے بھی موت آئی دیکھنے والے

بلائین شاخ گل کی باغ مین جا جا کی لیتے ہین
تصور مین تری نازک کلائی دیکھنے والے

ہوا ہے اور کچھی ہو گی کہ ایسا ہو ہی جاتا ہے
بجا ہے تو نے کب چلمن اوٹھائی دیکھنے والے

بھلائی سے تری ہمکو غرض ہے وہ عدو ہونگے
برائی سننے والے یا برائی دیکھنے والے

ترے تیر نگہ کی کیا دلون پر چوٹ پڑتی ہے
یکایک دینے لگتے ہین دہائی دیکھنے والے

مرے سینے مین چشم جنگ جو کی کچھ نہین چھوڑا
صفائی ہو گئی دیکھین لڑائی دیکھنے والے

جھجکنا کیا ہے میرے قتل سے کیا سخت جان ہون مین
لگا تو ہاتھ اسی نازک کلائی دیکھنے والے

جناب شیخ کی حالت تو ہے اب دید کی قابل
وہ رندی بھی دیکھین پارسائی دیکھنے والے

کسی کا نقد دل ہو وہ بھی گویا مال ہے انکا
نہین معشوق جز اپنی پرائی دیکھنے والے

وہ سو پردوں مین بھی چھپین تو ہر گز نہین چھپتے
وہان تک کہ بھی نیتی ہین رسائی دیکھنے والے

یہ مظہر ہے اوسی کا داغ جو کچھ دیکھتا ہے تو
خدا پر رکھ نظر شان خدائی دیکھنے والے

مت جائیگی کوئی حسن کی شہرت ہو کیگی
یا تم سے یہ کیا شب عشرت ہو کیگی

وہ صدمے اوٹھائے ہین کہ ہر دم یہ دعا ہے
دنیا مین کسی کو نہ محبت ہو کیگی

لڑنا کبھی ملنا کبھی آنا کبھی جانا
تم شوخ ہو یا شوخ طبیعت ہو کیگی

یہ داغ ہماری نہین سنتا ہین سنتا
ایسی ہی اگر آہی نذیری مت ہو کیگی

مین نے جو آہ کی تو کہا اوس نے غیر سے
اس خانمان خراب نے رسوا کیا مجھے

کہدی ہی اونسی نشہ مین سب دل کی آرزو
اک ساغر شراب نے رسوا کیا مجھے

ای داغ سب یہ حضرت دل کی سلوک ہین
جو کچھ کیا جناب نے رسوا کیا مجھے

سادگی بانکپن اغماز شرارت شوخی
تو نے انداز وہ پائے ہین کہ جی جانتا ہے

داغ وارفتہ کو ہم آج ترے کوچے سے
اس طرح کھینچ کے لائے ہین کہ جی جانتا ہے

میری افسانی بہ وہ ہو کی خفا کہتا ہے
کوئی سنتا بھی ہی اسکی کہ یہ کہتا کیا ہے

ہر دم اپنا دم آخر کی سناتا ہے خبر
ہر نفس ہر نفس احوال فنا کہتا ہی

ہند سے تا بہ دکن داغ ہی شہرت تیری
اب تو کچھ اور ترا بخت رسا کہتا ہے

عشق مین عیش کے بدلی یہ تباہی کیسی
پھنس گئی جان مصیبت مین آلہی کیسی

دل نہین مال تو اوسکا بھین لالچ کیسا
تم نہین چور تو دزدیدہ نگاہین کیسی

کیا بری چیز ہے الفت کا برا ہوای داغ
دل سی ہمدم نے برائی مری چاہی کیسی

بتون کے کوچے سے ہم دلفگار ہو کے چلے
شکار کرنے کو آئے شکار ہو کے چلے

تری نگاہ بہت مست ہے سنبھل کی ذرا
سمند ناز و ادا پر سوار ہو کے چلے

ٹھہر گئے وہ جہان سر باغ تھے گویا
اگر چلے تو نسیم بہار ہو کے چلے

کسی کی آنکھ مین وہ انتظار ہو کے رہے
کسی کی دل سی شکیب و قرار ہو کے چلے

گلے لگا کے اونھین عذر پھر کیا مین نے
مری گلی سے وہ جب شرمسار ہو کے چلے

نگاہ یار کی پھرتی ہے بزم سے ای داغ
رقیب بھی مرے یارون کے یار ہو کے چلے

خوب ہی چلتی ہوئی وہ نرگس مستانہ ہے
آشنا سے آشنا بیگانہ سی بیگانہ ہے

مجھکو لیجا کر کہا ناصح نے اونکے روبرو
آپکے سر کی قسم یہ آپکا دیوانہ ہے

داغ یہ ہی کوئی قائل مان نادان ضد نہ کر
اوٹھ یہان سی آ ادھر گھر بیٹھ کچھ دیوانہ ہے

کہون کو نہ مین حشر کو تیرے ظلم
یہ خلق خدا کیا کر جائے گی

صبا اوس گلی سے مری خاک کو
جب آئیگی برباد کر جائیگی

دیا دل تو اے داغ اندیشہ کیا
گذرنی جو ہوگی گذر جائیگی

جو بے آگ جل جائے وہ دل یہی ہے
یہ زخم تیرے وہ بسمل یہی ہے

کری مجھسے ہر چند وہ بھولی باتین
مگر یہ کہونگا کہ قاتل یہی ہے

ترا جلوہ ٹھہرا ہے مقصود عالم
کہ ساری خدائی کا حاصل یہی ہے

عشق مین کچھ یاس کچھ امیدواری چاہیے
کچھ تحمل چاہیے کچھ بیقراری چاہیے

جنکو عشق و حسن کی دعوی ہین اونکی واسطے
دل ہمارا چاہیے صورت تمھاری چاہیے

اس تغافل اس حیا سی کب چھپا راز نہان
اب نرالی کوئی طرز پردہ داری چاہیے

کھل گیا جب راز تو اخفا کیسی فائدہ
اوٹھ گیا پردہ تو پھر کیا پردہ داری چاہیے

دل پہ گر قابو نہیں ہی داغ تو ہی چاہی شکر
عاشقوں کی واسطے بے اختیاری چاہیے

نکالو داغ کو اپنے مکان سے
چلا آیا یہ دیوانہ کہان سے

ہر اک مین عیب نکلین گے کہان تک
کمین اچھے سہی ساری جہان سے

کہان اے داغ اب اپنا ٹھکانا
اوٹھا لیتے ہین دل دونون جہان سے

ہوئی جاتی ہین کیون نیچی نگاہین
کہو تو کیا ہے قربان اس حیا کے

اولجھنا زلف سے لڑنا نگہ سے
بنے ہین حضرت دل بھی بلا کے

مری مشکل ہوئی اے داغ آسان
تصدق اپنے مین مشکل کشا کے

وقت انصاف جو تم پاس ہمارے ہوتے
روبرو داور محشر کے اشارے ہوتے

زلفین بکھری ہوئی تم نے جو سنواری ہین تو کیا
کام بگڑے ہوئے عاشق کی سنوارے ہوتے

بے نیازی کی ادا انکی نہ ہوتی ہرگز
داغ یہ بت جو نہ اللہ کے پیارے ہوتے

شب وصل ایسی کھلی چاندنی / وہ گھبرا کے بولے سحر ہوگئی

کہو کیا کروگے مرے وصل کی / جو مشہور جھوٹی خبر ہوگئی

غم ہجر سے داغ مجھکو نجات
یقین تھا نہ ہوگی مگر ہوگئی

نفرت ہے حرف وصل سے اچھا نہین سہی / لو اور اور بات سنو وہ نہین سہی

بیداد کرکے چاہتے ہو تم وفا کی داد / بہتر بجا درست صحیح آفرین سہی

بے دل لگی بھی داغ گذرنی محال ہے
وہ دل نہین سہی وہ تمنا نہین سہی

آپ ہی جور کرین آپ ہی پوچھین مجھسے / یہ تو فرمایئے ہے آج طبیعت کیسی

تھے کہان رات کو آئینہ تو لیکر دیکھو / اور ہوتی ہے خطاوار کی صورت کیسی

نگہ یار کو مین دل مین جگہ دون لیکن / چور ہو جب کوئی مہمان تو عزت کیسی

چھیڑ ہر وقت کی اچھی نہین یہ یاد رہے / کبھی کیسی ہے کبھی میری طبیعت کیسی

دھمکیان دیتے ہو تم جذبۂ دل کی ای داغ / بندہ پرور یہ حکومت مین محبت کیسی

نظر آتا ہے پری زاد جو کوئی شوخ و شریر
گدگداتی ہے پھر ای داغ طبیعت کیسی

ہر دل مین نئی درد سے ہے یاد کسی کی
ملتی نہین فریاد سے فریاد کسی کی

گھبرا کے اگر موت بھی مانگین تو نہین دم
جا گیر نہین ہے عدم آباد کسی کی

کمبخت یہی داغ نہو دیکھو تو کوئی
بے چین کیے دیتی ہے فریاد کسی کی

دیکھکر سانولی صورت تری یوسف بھی ہے
چٹ پٹا حسن نمکدار سلونا کیا ہے

تم پہ مرجائین گی اس آس پہ ہم جیتے ہین
زندگی شرط ہے تو جان کا کھونا کیا ہے

اوسکی ٹھوکر سے بھی کمبخت نہ جاگا افسوس
موت ہے داغ یہ مست کا سونا کیا ہے

اے لب یار تجھکو میری قسم
کبھی سچی قسم بھی کھائی ہے

اوسکے در تک پہونچ گیا قاصد
آگے تقدیر کی رسائی ہے

داغ اب وصل کا وصال ہوا
یار زندہ غم جدائی ہے

گر مرض ہو دوا کرے کوئی
مرنے والے کا کیا کرے کوئی

اس جفا پر تمھین تمنا ہے
کہ مری التجا کرے کوئی

منہ لگاتے ہی داغ اترایا
لطف سے پھر جفا کرے کوئی

لب یار خندان ہوا چاہتا ہے — کوئی عہد و پیمان ہوا چاہتا ہے
شب وصل آخر ہوئی جلد جاؤ — بیان اور سامان ہوا چاہتا ہے

کیا **داغ** کو اوس نے جھوٹا ہی وعدہ
ترا کام آسان ہوا چاہتا ہے

شوخی مین تمکنت ہی تو ہی ناز مین نیاز — تعلیم تم نے پائی ہے اچھے ادیب سے
اخفاے راز عشق کی عادت بھی ہو گئی — ہمنے ہمیشہ حال چھپایا طبیب سے

پوچھو جناب **داغ** کی ہم سے شرارتین
کیا سر جھکائے بیٹھے ہین حضرت غریب سے

درد بنکر دل مین آنا کوئی تم سی سیکھ جائے — جان عاشق ہو کے جانا کوئی تم سی سیکھ جائے
ہر سخن پر روٹھ جانا کوئی تم سی سیکھ جائے — روٹھکر پھر مسکرانا کوئی تم سی سیکھ جائے
کوئی سیکھے خاکساری کی روش تو ہم سکھائیں — خاک مین دل کو ملانا کوئی تم سی سیکھ جائے
آئی جائی یون تو دیکھی ہین ہزارون خوش خرام — دل مین آنا دل مین جانا کوئی تم سی سیکھ جائے
ہر گنہ کی توبہ کرلی جب جوانی ہو چکی — زاہدا جنت مین جانا کوئی تم سی سیکھ جائے

محو ہیجو دہر ہین کچھ دین دنیا کی خبر
**داغ** ایسا دل لگانا کوئی تم سی سیکھ جائے

کہتے ہین خواب مین شب عدم آئی تھی | یہ مکر یہ فریب یہ دھوکا ہی اور ہے
کرتا ہون صبر اونکی جفا پر تو کہتے ہین | یہ دل ہی اور ہے یہ کلیجا ہی اور ہے

اجمیر ہو کے جائین گے ای داغ ہم بہار
اگلی برس سفر کا ارادہ ہی اور ہے

نکل جای یہ حسرت وہ نہین ہے | بدل جائی یہ قسمت وہ نہین ہے
پکارا دیکھکر مین حور کی شکل | خداوندا یہ صورت وہ نہین ہے
تمہارا دل تو دیکھون ہاتھ رکھکر | وہی ہے یا محبت وہ نہین ہے
کئے دیتے ہین ہم دھوکا نہ کھانا | ہماری اب طبیعت وہ نہین ہے

گئی محفل کی رونق داغ کے ساتھ
وہی دم تھا غنیمت وہ نہین ہے

پیامی کامیاب آئے نہ آئے | خدا جانے جواب آئے نہ آئے
پیون گا آج ساقی سیر ہوکر | میسر پھر شراب آئے نہ آئے
بیٹھا کر پوچھ آ تو اون سی دربان | کہ وہ خانہ خراب آئے نہ آئے

نہ دیکھو داغ کا دیوان نہ دیکھو
سمجھ مین یہ کتاب آئے نہ آئے

دل مرا لیکے مری جان دغا تمنے کی
تھی مجھی چشم وفا تمسے جفا تمنے کی

غم دیا رنج دیا داغ دیا زہر دیا
خوب بیمار محبت کی دوا تمنے تو کی

جانتے ہی نہین دشنام کا انجام ہی کیا
بات اک پہلی پہیلی نام خدا تمنے تو کی

چار دن بھی کہین آرام نہ پایا ای داغ
بیوفاؤن پہ یونہین جان فدا تمنے تو کی

ہنسا کی ان بتون نے یا وفا کی
دیا دل اب تو جو مرضی خدا کی

نئی شوخی ہے چشم فتنہ زا کی
تغافل یون کیا گویا حیا کی

شب اندوہ و غم کا پوچھنا کیا
بنا کی جو مرے دم پر بنا کی

لڑے ہین غیر سے غصہ ہے مجھپر
کوئی پوچھے تو مین نے کیا خطا کی

پھر اوس بت پر فدا ہین حضرت داغ
قسم کھائی تھی کعبے مین خدا کی

منصفی دنیا سے ساری اوٹھ گئی
اے بتو ایمانداری اوٹھ گئی

دل سی وہ بے اختیاری اوٹھ گئی
اب تمنا ہی تمھاری اوٹھ گئی

بے طرح پھیلا ہی ان زلفون کا جال
اب امید رستگاری اوٹھ گئی

رہگئے لاکھون کلیجا تھام کر
آنکھ جس جانب تمھاری اوٹھ گئی

عشق نے بیباک آخر کر دیا | اب وہ شرم آہ و زاری اوٹھ گئی
دور مین اوس چشم مست ناز کے | لذت پرہیزگاری اوٹھ گئی

کس طرح رکھیے داغ چشم دوستی
اوٹھ گئی یارون سے یاری اوٹھ گئی

۴

سرگذشت اپنی فسانہ ہے زمانے کے لیے | کم ہوے تھے ہم جہان سے یاد آنیکے لیے
پاس اپنے دل کی رہنے دیجیے میرا ہی دل | اک خوشی کو چاہیے اک غم اوٹھانے کے لیے
بس ہاہی جی مین تو وہ نازنین نازک مزاج | اب کہان سے لائیے دل چوٹ کھانے کے لیے
زاہد صد سالہ آیا میکدے مین بھول کر | لا شراب کہنہ ساقی اس پرانے کے لیے
آگیا کچھ یاد دل بھر آیا آنسو گر پڑے | ہم نہ روتے تھے تمہاری مسکرانے کے لیے
مرگئی تو مر گئے ہم عشق مین ناصح کو کیا | موت آنیکے لیے ہے جان جانیکے لیے

داغ جنت کو سدھارا اب وہی کوچہ نہین
دور جاتے پانون اپنے کیون ٹھکانے کے لیے

بے مثل کیا اوس بت کافر کو خدا نے | [illegible] کوئی مانے کہ نہ مانے
اے حشر کچھ انصاف بھی ہوگا کہ نہ ہوگا | بے فائدہ آیا ہے جو سوتون کو جگانے
انداز سکھا دیتے ہین گشتے کے تمہارے | لوٹا ہے اسے نازنے مارا ہے ادا نے

میخانہ ہے اور داغ ہے اور نشۂ مئی ہے
سوتا ہے رکھے خشت خم بادہ سرہانی

یہ شیشہ نہیں وہ کہ جس میں پری ہے
فقط دل میں حسرت ہی حسرت بھری ہے
دلاسا بھی دیتے نہیں عاشقوں کو
یہ کیا دلدہی ہے یہ کیا دلبری ہے

ملا داغ سے آج وہ ماہ پیکر
مبارک قران مہ و مشتری ہے

سر وہ سر ہے کہ جو دلدار کے در تک پہونچے
دل وہ آئینہ ہے جو اوسکی نظر تک پہونچے
دل کو تھاموں کہ تری بزم میں آنسو پونچھوں
ہاتھ جب دل سی اوٹھے دیدۂ تر تک پہونچے
زلف آہستہ جھٹکیے میرا جی ڈرتا ہی
دیکھیے ہاتھ کا جھٹکا نہ کمر تک پہونچے

شوق ہے داد خدا ذوق ہے امداد خدا
داغ کیونکر نہ سخن ولبشر تک پہونچے

کل داغ سی پوچھا یہ کسی نے کہ بتاؤ
کیا حال ہے اے بسمل صمصام جدائی
سرشار ہے کیوں بادۂ اندوہ میں غافل
گردون نے پلایا تجھے کیا جام جدائی
آنکھوں سی برستے ہیں دُر اشک تمنا
سینہ ہے ترا مخزن آلام جدائی
کیوں دل پہ ترا ہاتھ ہے کیوں چشم ہی تر ہے
ہے تجھسے جدا کون سا آرام جدائی

آغاز جدائی کو جدائی نہ سمجھ تو
ہوتا ہے وصال ایک دن انجام جدائی

ہاں صبر ہے درکار کہ اوس عربدہ جو سے
حسرت نہ کھلی وصل کی ہنگام جدائی

یہ سنکے کہا اوس نے نہ پوچھو یہ نہ پوچھو
کچھ اور کرو ذکر نہ لو نام جدائی

کیا صدمہ قلق کیا ہے کہاں کا غم ہجران
ہے رنج کا مذکور نہ یاں نام جدائی

احباب کہ تھے واقف اسرار محبت
جھنجھلائے کہ او مورد الزام جدائی

ہم پوچھ کے احوال خطاوار ہی ٹھیرے
گویا کہ دیا ہم نے یہ پیغام جدائی

اک نالہ کیا مرغ گرفتار کی صورت
مطلع یہ پڑھا اوس نے تہ دام جدائی

اللہ نہ دے گردش ایام جدائی
کم صبح قیامت سے نہیں شام جدائی

صبر آنا تو محبت میں بہت مشکل ہے
موت بھی تو نہیں اسکو یہ وہ کافر دل ہے

ہجر ہے آفت جان وصل بلائے دل ہے
آدمی کے لیے ہر طرح غرض مشکل ہے

شمع چپ آئینہ حیران ہے عاشق ششدر
واہ کیا عالم تصویر تری محفل ہے

جھجکو اے قیس ہے کیوں ناقہ و محمل کی تلاش
دل میں لیلی ہے تری دل ہی ترا محمل ہے

حشر کے دن تو ملوگے یہ کیا میں نے سوال
سوچکر دیر میں ظالم نے کہا مشکل ہے

جمع میں کس قدر آشفتہ خدا خیر کرے
اوسکی ہر ہر شکن زلف میں اک اک دل ہے

ہمکو قسمت نے دیا داغ تمنا اے داغ
وہ ہی ملتا ہے جس انعام کے جو قابل ہے

چھوڑا ہے ساتھیون نے پس کاروان مجھے
لیجائے دیکھیے مری قسمت کہان مجھے

پڑتی ہی اونکی آنکھ سر بزم جب کہین
جاتے ہین اک نگاہ پہ سو سو گمان مجھے

اے داغ اونکی ہاتھ سے گر ہوان شہید مین
وہ موت بھی ہے زندگی جاودان مجھے

ہر گھڑی مجھکو قسم غیر کی دی جاتی ہے
وصل مین اونکی نئی چھیڑ چلی جاتی ہے

کبھی اقرار ہے تجھکو کبھی انکار وصال
بات تیری نہ اوٹھائی نہ دھری جاتی ہے

اک ترا نام کہ ہر دم ہے وظیفہ مجھکو
اک مری بات کہ ہر بزم مین سنی جاتی ہے

میرا چاہا نہ خدا نے کبھی چاہا اے داغ
غم تو بڑھتا ہے مگر عمر گھٹی جاتی ہے

یہ کس کی لو ہے اے دل مضطر لگی ہوئی
اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی

رکھے قدم سنبھل کے رہ عشق مین وہی
آگے بھی جسکو ہو کبھی ٹھوکر لگی ہوئی

یارب ہو دل کی خیر کہ بیڈھب کچھ آجکل
ہے گھات مین نگاہ ستمگر لگی ہوئی

میرا ہی سا ہو حال تمھارا بھی ناصحو
جبتک تمھین بھی عشق کی گر ہو لگی ہوئی

بیشک ہی کچھ لگاؤ جو کرتا ہے یہ گریز
زاہد سے دخت رز ہے مقرر لگی ہوئی

مین آشنا نہین بت نا آشنا سے داغ
تہمت یہ مفت کی ہے مرے سر لگی ہوئی

کہنے دیتی نہین کچھ منہ سے محبت تیری
لب پہ رہجاتی ہی آ آکے شکایت تیری

اب ترا ای دل بیتاب خدا حافظ ہے
کر چکے ہم تو محبت مین حفاظت تیری

دیکھیے کرتی ہے رسوای زمانہ کیا کیا
مجھکو یہ چاہ مری تجھکو یہ صورت تیری

یاد سب کچھ ہین مجھے ہجر کے صدمے ظالم
بھول جاتا ہون مگر دیکھ کی صورت تیری

کوچۂ یار مین بھی جی نہین لگتا ای داغ
دیکھیے جائیگی کس روز یہ وحشت تیری

وصل کی شب بھی وہی عادت پرہیز رہی
مہربانی بھی تمھاری ستم آمیز رہی

دام پھیلائے تری زلف دلآویز رہی
تیغ کھینچے ہوئے مجھپر نگہ تیز رہی

اک اشارے مین یہ تا ملک عدم جا پہنچا
توسن عمر کو کیا حاجت مہمیز رہی

گو کہ تیزی ہے طبیعت مین تمھاری ای داغ
بات پر سامنے اون کے نہ کبھی تیز رہی

کوئی کمی نہ کی تھی دل بیقرار نے
مجھکو بچا لیا مرے پروردگار نے

غیرون کو آج بزم مین اوسکی رلا دیا ۔ بے اختیار نالۂ بے اختیار نے

اے داغ ہای داغ ہے عہد شباب کا
کیا داغ کھائے تیرے دل داغدار نے

چلے ہو لیکے دل ہمراہ تم آنا یہان پھر بھی ۔ کرم کرنا ہمارے حال پر ای مہربان پھر بھی
ابھی سمجھے نہین تم ماجرای دل کی کیفیت ۔ سنائینگے تمھین ہم ایکدن یہ داستان پھر بھی
دیے ہین امتحان کیا کیا کوئی انصاف سے کہدے ۔ رہا وہ بے مروت ہائے ہمسے بدگمان پھر بھی

تجھے ہے داغ کیا ارمان ایام گذشتہ کا
دوبارا جاکے آتی ہے کہین عمر روان پھر بھی

آرزو یہ تھی کہ نکلے دم تمھارے سامنے ۔ تم ہمارے سامنے ہو ہم تمھارے سامنے
آہ لب پر آکے تھم تھم کہ تم گھبرا نہ جاؤ ۔ درد دل مین ہو مگر کم کم تمھارے سامنے
قتل کر ڈالو ہمین یا جرم الفت بخش دو ۔ لو کھڑے ہین ہاتھ باندھے ہم تمھارے سامنے
اب بیاکی وہ دن بھی یاد ہین جھٹ پٹ گئے ۔ آگیا جب کوئی نامحرم تمھارے سامنے
حال دل مین کچھ نہو تاثیر یہ ممکن نہین ۔ کوئی آتا ہو کہے ہر دم تمھارے سامنے

مجھکو اوس سر کی قسم اب تک وہی ہی اضطراب
داغ مضطر کا جو تھا عالم تمھارے سامنے

پھر کہیں چھپتی ہے جب ظاہر محبت ہو چکی
ہم بھی رسوا ہو چکے اونکی بھی شہرت ہو چکی

دیکھکر آئینہ اپنی آپ وہ کہنے لگے
شکل یہ پریون کی یہ حورونکی صورت ہو چکی

مر گئے ہم مر گئے اس ظلم کی کچھ حد بھی ہے
بیوفائی ہو چکی اے بیمروت ہو چکی

عہد سے ضد سے قسم سے قول سے تکرار سے
دل دیا اونکو مگر جب خوب حجت ہو چکی

اس زمین مین شعر کہنے کا مزا پاؤ گی داغ
اب تو جو ہونی تھی اے حضرت ملامت ہو چکی

کہو دل آزار ہوا چھون کا خیال اچھا ہے
سو بلاؤن سے پھر ارمان وصال اچھا ہے

یہ تری چشم فسونگر مین کمال اچھا ہے
ایک کا حال برا ایک کا حال اچھا ہے

ال کر دل کو وہ فرماتے ہین مال اچھا ہے
یہ خدا کی قسم انداز سوال اچھا ہے

وہ عیادت کو مری آتے ہین لو اور سنو
آج ہی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے

مرض عشق کی صحت کے اوٹھائی الزام
ہم مری جاتے ہین جس روز سے حال اچھا ہے

گریۂ شب سے جو تاثیر کی امید بندھی
ہنسکے تقدیر پکاری کہ خیال اچھا ہے

آپکی جسمین ہو مرضی وہ مصیبت بہتر
آپکی جس مین خوشی ہو وہ ملال اچھا ہے

داغ تم اور پڑھو شعر ابھی چپ رہو
کہ یہان مجمع ارباب کمال اچھا ہے

اک دکان مین ابھی کھد آئی ہین ہم اپنا دل
دوسرے سب کو بتاتی ہین وہ مال اچھا ہے

لوگ کہتی ہین بھلائی کا زمانہ نہ رہا
یہ بھی کہدین کہ برائی کا مآل اچھا ہے

ایسے بیمار کی افسوس دوا ہو کیونکر
ابھی دم بھر مین برا ہے ابھی حال اچھا ہے

دلمین تو خوش ہین تسلی کو مری کہتی ہین
آپ مرنے کے نہین آپکا حال اچھا ہے

عرصۂ حشر مین سب ہو گئی خواہان اوسکی
لوگ کہتی ہین اشارو سی یہ مال اچھا ہے

ہم سی یہ پوچھے کوئی دنیا مین ہی کیا شی اچھی
رنج اچھا ہے غم اچھا ہے ملال اچھا ہے

آپ پچھتائین نہین جور سے توبہ نہ کرین
آپ گھبرائین نہین داغ کا حال اچھا ہے

یون چلیے راہ شوق مین جیسی ہوا چلے
ہم بیٹھ بیٹھ کر جو چلے بھی تو کیا چلے

بیٹھے اوداس اوٹھی پریشان خفا چلے
پوچھے تو کوئی آپ سی کیا آئی کیا چلے

بیٹھا ہے اعتکاف مین کیا داغ روزہ دار
ای کاش میکدے کو یہ مرد خدا چلے

نکالا اب تیر سینے سی کہ جان پر الم نکلی
جو یہ نکلی تو دل نکلی جو دل نکلی تو دم نکلے

تمناء وصل کی اک رات مین کیا ای صنم نکلی
قیامت تک یہ نکلی گر نہایت کم سی کم نکلے

نہ اوٹھے مر کے بھی ایسے تری کوچے مین ہم بیٹھے
محبت مین اگر نکلے تو ہم ثابت قدم نکلے

سمجھکر ہم دل تمکو دیا تھا ہمنے دل اپنا
مگر تم تو بلا نکلے غضب نکلے ستم نکلے

دم پرسش جو دیکھا اوس بت سفاک کو مضطر
صف محشر سے دل پکڑے ہوئے گھبرا کے ہم نکلے

گئے ہیں رنج و غم ای داغ بعد مرگ ساتھ اپنے
اگر نکلے تو یہ اپنے رفیقان عدم نکلے

دیکھ سکتے نہیں اوس بزم میں اغیار مجھے
لیچلی ہای کہاں حسرت دیدار مجھے

مانگتا ہے مرے جینے کی دعائیں ظالم
جانکنی سے خفا جان سے بیزار مجھے

ہوئے ہیں تیری محبت میں ہزاروں ٹکڑے
دل ملا ہے کہ ملا وادی پر خار مجھے

دل مرا لیکے وہ پچھتاتے ہیں دل میں ای داغ
نظر آتی ہے بری چشم خریدار سے مجھے

لگ چلی باد صبا کیا کسی مستانے سے
جھومتی آج چلی آتی ہے میخانے سے

چور ہو جاؤں مگر جاؤں نہ میخانے سے
عہد شیشے سے تو پیمان ہے پیمانے سے

ننگ ہے دوست کو احوال سناؤں کیونکر
ٹکڑے ہوتا ہے کلیجا مرے افسانے سے

کر دیا صاف الگ دل نے ہوا الفت میں
ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں بیگانے سے

جانشین قیس کے سب وحشی صحرا ہو جائیں
دشت آباد نہو گر ترے دیوانے سے

نگہ مست تری گر ہی پڑی دل پہ مرے
لغزش پا نہ سنبھالی گئی مستانے سے

ایک چلو میں بہت داغ بہکتے تھے
آج شیشے میں نکالے گئے میخانے سے

آتش شوق کو کب دل سے جدا رکھا ہے
اس لگی کو تو کلیجے سے لگا رکھا ہے

اسقدر تو ہے ترا پردہ نشین پاس حجاب
کہ تری درد کو بھی دل مین چھپا رکھا ہے

دل گم گشتہ کی مذکور رہا ہے باقی
کہ بڑی دیر سے منہ تمنے بنا رکھا ہے

شانہ ہی گل ہی کہ دل ہے مجھے معلوم نہین
دیکھ لو زلف گرہگیر مین کیا رکھا ہے

ستم انداز کا ایجاد ستم ہو دیکھو
امتحان عشق و ہوس کا یہ بنا رکھا ہے

ہر گھڑی عاشق مضطر سی وہ ملتی ہی نہیں
نقشہ بگڑی ہوئی صورت کا بنا رکھا ہے

شکوہ ہجر سے اے داغ اثر کی امید
آپ نے نام شکایت کا دعا رکھا ہے

ہم بھی جگر کو تھام لین دل کو سنبھال لین
تھم تھم کے رخ سے زلف چلیپا اوٹھائیے

انداز یہ کہ جان نہین چھوڑنے کی آپ
تاکید یہ کہ ناز ہمارا اوٹھائیے

ہر چند کوہ سی بھی گران تر ہے بار عشق
ہمت یہ کہہ رہی ہے کہ تنہا اوٹھائیے

وہ داغ دردمند جو کل تک مریض تھا
آج آکے آپ اوسکا جنازا اوٹھائیے

جس سے جا نبر ہوں وہ تدبیر جفا کونسی ہے
موت کی کوئی بتائے تو دوا کونسی ہے

تجھکو مشکل دل بیتاب بتا کون سی ہے
ایسی چلتی ہوئی وہ تیغ ادا کون سی ہے

گو برا ہوں مگر اچھا ہوں کہ چاہا تجھکو
میری تقصیر ہے کیا میری خطا کون سی ہے

ناز کرتے ہیں ہر ناز پہ یہ کہہ کہہ کر
اسکو کہتے ہیں ادا اور ادا کون سی ہے

اف نہ کی ہم نے تہ تیغ جفا ای ظالم
اس سے بڑھ کر رہ تسلیم و رضا کون سی ہے

کیا کہونگا جو کہا اوسنے کہ اچھا کہیے
بات اے داغ محبت کے سوا کون سی ہے

راز الفت کا نہ ہر اک ہمنشین سے پوچھیے
یہ ہمیں کچھ جانتے ہیں یہ ہمیں سے پوچھیے

آپ نے جو جو دیے ہیں رنج سب کھل جائیگے
اس دل غمگین سے اس جان حزین سے پوچھیے

میری خاموشی کا باعث پوچھیے مجھسے نہ کچھ
یہ حقیقت اپنی چشم سرمگین سے پوچھیے

داد دی دیکھے کیا اس خرام ناز کی
کیا زمین کی دم پہ بنتی ہے زمین سے پوچھیے

جانتا ہے دل ہی داغ عشق کا ای داغ
یہ فروغ رو سیاہی اس نگین سے پوچھیے

رنج صحبت سے جو واقف دل شیدا ہو جائے
داغ ارمان بنے درد تمنا ہو جائے

قابل رحم ہے وہ شخص کی رسوائی بھی
پردے پردے ہی میں کمبخت جو رسوا ہو جائے

ہی کہنا وہ کسی بت کا دم نظارہ
آنکھ بھر کر ہمیں دیکھے تو بس اندھا ہو جائے

دشمن جان نہ سہی آپ مسیحا ہی سہی
داغ رنجور کسی طرح سے اچھا ہو جائے

نہ تمنائے ستم یاں نہ وہاں شوق جفا
وہ ہمیں بھول گئے اب تو ہمیں ہم بھول گئے

لیکے دل آپ جگر چھوڑ گئے سینے میں
اک دم یاد رہی ایک رقم بھول گئے

عشق کی راہ میں جب کافر و دیندار آئے
سنکے سب داغ رہ دیر و حرم بھول گئے

عشق جسکو نہوا ایسا نہیں انسان کوئی
آگے تقدیر ہی خوش ہو کہ پشیمان کوئی

ہے حسینوں کی عدالت میں لہو ہی کی بخشش
ہو جو ناکردہ خطا دل سے پشیمان کوئی

دلمیں چھپ جاتی ہیں کس طرح تمہاری آنکھیں
سرخ دیکھا نہ کبھی ناوک مژگان کوئی

مٹ چلی ہی خلش دل مگر اب بھی اے داغ
پھانس کی طرح کھٹک جاتا ہی ارمان کوئی

کیا شب ہجر مرے سر پہ بلا لاتی ہے
اپنے ہمراہ اجل کو بھی لگا لاتی ہے

نہیں معلوم کہ ہے منزل مقصود کہاں
عرش تک کی تو خبر آہ رسا لاتی ہے

کوچۂ یار میں یہ حسرت دیدار مجھے
روز لیجا کے نئی سیر دکھا لاتی ہے

مجھکو ای داغ کئی دن سی وہ کہتی ہین
تجھکو کمبخت یہان تیری قضا لائی ہے

جاتے تھے منہ چھپای ہوی میکدہ کو ہم — آتے ہوے ادھر سی کئی پارسا ملے
لو اور دل ملائین تمھاری نگاہ سے — شوخی سی شوخی اور حیا سی حیا ملے

ای داغ اپنی وضع ہمیشہ یہی رہی
کوئی کھنچا کھنچے ۔ کوئی ہمسے ملا ملے

بیدرد ہین جو درد کسی کا نہین رکھتی — ایسے ہی ہین یارب کہ تمنا نہین رکھتے
بیباک ہو سفاک ہو جو آج ہو تم ہو — بندی ہو مگر خوف خدا کا نہین رکھتے

ای داغ یہ کس کام کی مستی و جوانی
تم اس مین جو اندیشۂ فردا نہین رکھتے

ہم تو اوس آنکھ کی ہین کھینچنے والی دیکھیو — جسمین شوخی ہی بہت اور حیا تھوڑی سی
منصفی شرط ہی آخر کوئی کب تک کھینچے — روز ہو جاتی ہی بھولی سی خطا تھوڑی سی

داغ یہ مے ہے یہ ساغر ہی کہان کی توبہ
پی خدا کے لیے اے مرد خدا تھوڑی سی

آنکھون سی لڑے گیسوی خمدار سی الجھے — یہ حضرت دل روز ہین دو چار سی الجھے

اٹکے تو کسی چشم فسون ساز سی اکثر
اُلجھے تو کسی طرۂ طرار سے اولجھے

محشر مین سزا عشق کی مجرم کو کہان ہے
معلوم ہو جو تیرے گنہگار سی اولجھے

کھُلتے نہین تم داغ اُلجھتی ہی طبیعت
اچھے کسی عیار سے مکار سے اولجھے

تمنے بدلے ہم سے گن گن کر لیے
ہمنے کیا چاہا تھا اس دن کی لیے

وصل مین تنگ آ کے وہ کہنے لگی
کیا یہ جوبن تھا اسی دن کی لیے

آج کل مین داغ ہو گے کامیاب
کیون مرے جاتے ہو دو دن کی لیے

قول تیرا شوق میرا چاہیے
جھوٹ سچ کے واسطے کیا چاہیے

اے فلک سامان محشر ہی سہی
اپنی آنکھون کا تماشا چاہیے

ہو سکے کیا اپنی وحشت کا علاج
تیرے کوچے مین بھی صحرا چاہیے

کیجیے تیغ تبسم سے ہلاک
جور بھی اچھون کا اچھا چاہیے

تیرے جلوے کا تو کیا کہنا مگر
دیکھنے والے کو دیکھا چاہیے

کیون نہین دیتے تسلی داغ کو
اوس سے لیجیے گر تمنا چاہیے

جو نکلا پیچ سی کاکل کی دل زلف دوتا لپٹی
صبا اٹکھیلیان کرتی ہی کیا کیا راہ مین اوس سی

چھٹا جب اک بلا سی دوسری پیچھی بلا لپٹی
کبھی کاکل سی الجھی کبھی اس سی جا لپٹی

کھڑی ہین اونکی آنکھین دیکھنا کیا شرم شوخی مین
نگاہون سے ادا لپٹی تو پلکون سی حیا لپٹی

نگہ شوق بے اثر نہ ہوئی
تمکو پردے مین کیا نظر نہ ہوئی

تارے گنتے ہو شام سی شب وصل
کیا کروگے اگر سحر نہ ہوئی

دل ویران مین غم رہا قائم
کبھی یہ شے ادھر ادھر نہ ہوئی

شب فرقت کے جاگنے والے
ایسے سوئے کہ پھر خبر نہ ہوئی

اس نزاکت سے قول اوسنی دیا
ہاتھ کی ہاتھ کو خبر نہ ہوئی

کیا ملون مزاج ہو اے داغ
چار دن بھی کہین بسر نہ ہوئی

دیے داغ نے امتحان کیسے کیسے
اٹھائے ہین اونکے گمان کیسے کیسے

حکایت حکایت ہی مین رات گذری
رہے تذکرے درمیان کیسے کیسے

وطن سے چلے داغ جب ہم دکن کو
چھٹے اہل ہندوستان کیسے کیسے

یہ آمد ہی کہ آفت ہی نگہ کچھ ہی ادا کچھ ہے
الٰہی خیر مجھسے آشنا بیگانہ آتا ہے

رخ روشن کی آگی شمع رکھکر وہ یہ کہتی ہیں
اُدھر جاتا ہی دیکھیں یا ادھر پروانہ آتا ہے

کبھی چلنا کبھی رکنا کبھی ملنا کبھی کھچنا
ترے خنجر کو ہر انداز معشوقانہ آتا ہے

دغا شوخی شرارت بیحیائی فتنہ پردازی
تجھے کچھ اور بھی ای نرگس مستانہ آتا ہے

وہی جھگڑا ہے فرقت کا وہی قصہ ہی الفت کا
تجھے ای داغ کوئی اور بھی فسانہ آتا ہی

میری تصویر بھی دیکھی تو کہا شرما کر
یہ برا شخص ہی اسکی نہیں نیت اچھی

کس صفائی سے کیا وصل کا تونی انکار
اس محل پر تو زباں میں تری لکنت اچھی

بہو بیٹی لیے کہیں ای داغ حسین ملتی ہیں
اپنے نزدیک تو ہے سب سے اطاعت اچھی

منا لیتی ہیں ہر مظلوم کو وہ عذر خواہی سے
گنہگاروں کو نفرت ہو گئی ہے بیگناہی سے

نہ اٹھیں کوچۂ قاتل سی لاشیں ناتوانوں کی
فلک تنکے ہی چنوائے نسیم صبحگاہی سے

سیہ کاری سی میری کاتب اعمال حیراں ہے
کہ اسکا نامۂ اعمال لکھیں کس سیاہی سے

نہ دھو آب مطہر سی داغ پیشانی کو ای ہمدم
ارے ناداں یہ دھبا مٹے گا روسیاہی سے

نہ درویشی خوشی نہ لطف پایا دین و دنیا کا
یہ دولت کی گدائی سی وہ دولت بادشاہی سے

مبارک دوستوں کو آئیں بیٹھیں بزم عشرت میں
جناب داغ اچھے ہو گئے فضل الٰہی سے

پھر خدا جانے کہاں تم ہم کہاں
عیش و عشرت کی یہی اک رات ہے

بات کرنی بھی نہ آتی تھی تمھیں
یہ ہمارے سامنے کی بات ہے

داغ سے جا کر ملے تھے ہم بھی آج
آدمی خوش وضع خوش اوقات ہے

کہاں بھی رات کو ہم سے ذرا نگاہ ملی
تلاش میں ہو کہ جھوٹا کوئی گواہ ملے

ترا غرور سمایا ہے اس قدر دل میں
نگاہ بھی نہ ملاؤں جو بادشاہ ملے

یہی تھی جی کی لڑائی یہی تھی جی کا ملاپ
کہ تجھ سے آنکھ لڑی اور پھر نگاہ ملے

مثل سنی ہے کہ ملنے سے کوئی ملتا ہے
ملو تو آنکھ ملے دل ملی نگاہ ملے

قمر کو جامۂ شب تو بصر کو پردۂ چشم
کئی لباس ترے نور کو سیاہ ملے

نوید بخشش عصیاں اوسے سنا دینا
جو شرمسار کہیں داغ روسیاہ ملے

الٰہی وصل سے انکار ہے ہم جان گئے
یہ نہ سمجھے کوئی کیا جلد کہا مان گئے

خانۂ دل ہے الٰہی کہ مسافر خانہ
کتنے ہی آئے یہاں کتنے ہی ارمان گئے

بندۂ عشق ہوا ایسے کہ الٰہی توبہ
تم تو معشوق کو اے داغ خدا مان گئے

شبنم سی شب ہجر کی ظلمت نہین جاتی
سوشوب پڑین تو بھی یہ رنگت نہین جاتی

سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہین جاتا
دل جاتا ہی دل سی تری الفت نہین جاتی

اللہ ری محشر مین کہو نگا ترے آگے
مجبور ہون مین اسکی محبت نہین جاتی

اول تو انھین شرم رہی منھ سی نہ بولے
جب شرم گئی وصل کی حجت نہین جاتی

جاتی ہی مری جان مین کہہ نہین سکتا
جبتک اسی تم دو نہ اجازت نہین جاتی

سو جاتی ہین اٹھ اوٹھکی جگانی سی شب وصل
اون نیند بھری آنکھونکی غفلت نہین جاتی

اے داغ برا مان نہ تو اوسکے کہی کا
معشوق کی گالی سی تو عزت نہین جاتی

ساتھ شوخی کے کچھ حجاب بھی ہے
اس ادا کا کہین جواب بھی ہے

عشق بازی کو ہے سلیقہ شرط
یہ گنہ بھی ہے یہ ثواب بھی ہے

ہوش مین ہو تو کیا کہین تم سے
نشہ مین ہے خمار خواب بھی ہے

داغ کا کچھ پتا نہین ملتا
کہین وہ خانمان خراب بھی ہے

آپ کا اعتبار کون کرے
روز کا انتظار کون کرے

ذکر مہر و وفا تو ہم کرتے
پر تمھین شرمسار کون کرے

جو ہو اوس چشم مست سے بیخود
پھر اوسے ہوشیار کون کرے

تم تو ہو جان اک زمانے کی
جان تم پر نثار کون کرے

داغ کی شکل دیکھکر بولے
ایسی صورت کو پیار کون کرے

ناروا کہیے ناسزا کہیے
کہیے کہیے مجھے برا کہیے

آپکا خیر خواہ میرے سوا
ہے کوئی اور دوسرا کہیے

ہاتھ رکھکر وہ اپنے کانون پر
مجھسے کہتے ہین ماجرا کہیے

ہوش جاتے رہے رقیبون کے
داغ کو اور باوفا کہیے

گلہ کیسا کہا نکلی نہ کسکا جان بلب ہونا
جب اوسنے پیار سے پوچھا تمہارا دم نکلتا ہے

تمھین میری مسیحا ہو تمھین میری تمنا ہو
تمھین پر جان جاتی ہے تمھین پر دم نکلتا ہے

الٰہی خیر کرنا آج کوئی داغ کے گھر سے
نہ لے شیون نکلتا ہے نہ لے ماتم نکلتا ہے

ہائے وہ دن کہ میسر تھی ہمیں بات نئی
روز معشوق نیا روز ملاقات نئی

بات کرتی نہیں لیتی ہے جو چٹکی دل میں
یہ تو ہے آپ کی تصویر میں اک بات نئی

رنگ رخ دیکھ کے ہم صاف بتا دیتے ہیں
یہ پرانی ہے پیاری یہ غزا بات نئی

داغ سا بھی کوئی شاعر ہے ذرا سچ کہنا
جسکے ہر شعر میں ترکیب نئی بات نئی

یہ ٹپکتا ہے تیری چتون سے
کہ اشارے ہوے ہیں دشمن سے

ہاے مجبوریاں محبت کی
حال کہنا پڑا ہے دشمن سے

ساعت وصل کے لیے ہم داغ
پوچھتے رہتے ہیں برہمن سے

تھک تھک کے نہ بیٹھیں گے نہ مر مر کے اوٹھینگے
اب ظلم نہ سہیے دل مضطر کی اوٹھینگے

افسانۂ غم اون کو سناؤں نہ سناؤں
ڈرتا ہوں کہ وہ خواب میں ڈر ڈر کے اوٹھینگے

ہم لطف کی بندے ہیں خدا کی قسم اے داغ
ہم سے نہ کبھی ناز ستمگر کے اوٹھینگے

آشفتگی گیسو کی اثر کچھ تو کر گئی
بن بن کے زلف غیر پہ بیٹھا کو بگڑ گئی

کیا کہیے کس طرح سے جوانی گزر گئی
بدنام کرنے آئی تھی بدنام کر گئی

زاہد شراب ناب کی تاثیر کچھ نہ پوچھ
اکسیر ہے جو حلق کے نیچے اوتر گئی

رہتی ہی کب بہارِ جوانی تمام عمر
مانند بوئے گل ادھر آئی ادھر گئی

اے داغ کیا کہوں شبِ فرقت کی واردات
جو میرے ہاتھ سے مرے دل پر گذر گئی

جور کے بعد ہے کیوں لطف یہ عادت کیا ہے
تم تلافی جو کرو اسکی ضرورت کیا ہے

ایک دن مان ہی جاؤ گے ہمارا کہنا
تم کہے جاؤ یہی تیری حقیقت کیا ہے

پوچھ لیتے ہیں یہ دستور ہے جلادوں کا
مجھسے قاتل نے نہ پوچھا تری حسرت کیا ہے

رحمتِ عام کا اظہار ہے اس پر ہی غنی
ورنہ پھر بندہ نوازی کی ضرورت کیا ہے

بوسہ مانگا تو کہا اوسنے بدل کر چتون
آپکو یہ بھی خبر ہے مری عادت کیا ہے

کیا کہوں کس سے کہوں دل کی حقیقت اے داغ
سب یہی پوچھتے ہیں کہیے تو حضرت کیا ہے

فسردہ دل کبھی خلوت نہ انجمن میں رہے
بہار ہوکے رہے ہم تو جس چمن میں رہے

شریک آہ و فغاں بھی سخن سخن میں رہے
جو میں رہوں تو بڑی دھوم انجمن میں رہے

ہزار حسن ہو اے شعلہ رو تو کیا ہے
بغیر شمع کے پروانہ انجمن میں رہے

زبان دی ہے مدد کو کسی تو وہ شے ہے
ترے دہن میں رہی یا مری دہن میں رہے

مسافری مین جب آرام پاؤ گی اے داغ
کہ تم سفر مین رہو آسمان وطن مین رہے

وہ آئے لے کے خندہ پیشانی کہین سے
تبسم ہے عیان چین جبین سے

لے گیا کوئی اوس پردہ نشین سے
چھپا کے منہ جو صورت آفرین سے

اوسے افسانۂ غم ڈرتے ڈرتے
سنایا کچھ کہین سے کچھ کہین سے

اونھون نے دل لیا ہے مفت وہ بھی
بڑی حجت سے نفرت سی نہین سے

تمھین پیدا دگر۔ اللہ کی شان
جفا کی داد مین چاہو [illegible] تمھین سے

تمھارے گھر مین ہے اوسکا ٹھکانا
گیا گو [illegible] دنیا [illegible] زمین سے

قیامت کا تو وعدہ اوس پر انکار
[illegible] پلٹ گیا تیری نہین سے

یہ جان ناتوان لیجیے وہ دیکھیے
[illegible] لیتے ہین نگاہ شرمگین سے

ٹپکتا ہی عرق بن بن کے آنسو
[illegible]

تماشا [illegible]
یہ کہدے کوئی آیا ہے کہین سے

[illegible] وعدے ملے محشر مین [illegible]
کرونگا عرض رب العالمین سے

کبھی [illegible] کیا ہے اتنا داغ کو خوش
چلے آتے ہین [illegible] حضرت [illegible] دہین سے

پوچھا جا مرے سر قدیہ گذرنیوالے
کیا گذرتی ہے تری جان پہ بگڑی والے

مرحبا اے دل دین پیکر مکرنیوالے
ہاتھ کانون پہ مری نام سے دھرنی والے

داغ دل داغ جگر نقش جفا نقش وفا
نہ مٹائے سے مٹین گے یہ ابھرنے والے

یہی اقرار یہی قول یہی وعدہ تھا
او دغا باز فسون ساز مکرنے والے

آپ محشر مین نہین قول کی تجھے کیا خوب
انگلیان اوٹھین گی وہ آئے مکرنیوالے

گالیان غیر کو دیتا ہون سنو تم خاموش
مین بھی دیکھون تو بڑی بات نہ کرنیوالے

دختر رز ہی بہت تیز مزاج ای زاہد
تیرا کیا منہ ہے ای بھرتی ہے پھرنیوالے

داغ کہتے ہین جنھین دیکھیے وہ بیٹھے ہین
آگئی جان سے دور آپ پہ مرنے والے

اگر تو حسن بلا اور یہ بنیاد شہ آفت ستم
گھر بگاڑینگے ہزار دن کی سنورنی والے

حشر مین لطف ہو جب ... تمنا ... دو
وہ کہین کون ہو تم ہم کہین مرنے والے

غسل میت کی شہیدان کو تری کیا حاجت
ایسے نہائے بھی نکھرتے ہین نکھرنے والے

حضرت داغ جہان بیٹھ گئی بیٹھ گئے
اور ہون گے تری محفل سے ابھرنے والے

تمت

27 DEC 1966 ۸۹۱۰۳۱۶
3136

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

١ ١ ٦ ٨٩١٫٤٣١٧
3136 د . د

دیوان داغ

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ
۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمی، مجلس انتظامی، مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکینگے۔
۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ و عہدہ داران جامعہ اور اراکین دارالترجمہ دس کتابیں ایک ماہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکینگے۔
۳۔ طلبائے [illegible] تین کتابیں جمع شدہ دو کتابیں بی اے ایل ایل بی و تحقیقاتی جماعتوں کے طلبہ پانچ کتابیں ایم اے اور انٹرمیڈیٹ کے طلبہ تین کتابیں دو ہفتہ کے لیے اپنے پاس رکھ سکینگے۔
۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلب سے حساب ایک آنہ یومیہ فی کتاب جرمانہ لیا جائیگا۔
۵۔ بشرط موقع کتابیں مکرر جاری کی جا سکینگی مگر اس غرض کے لیے کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔
۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ذمہ داری عائد ہوگی۔
۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے نہ لگایا جائے۔
۸۔ قلمی نسخے و حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکینگی فقط